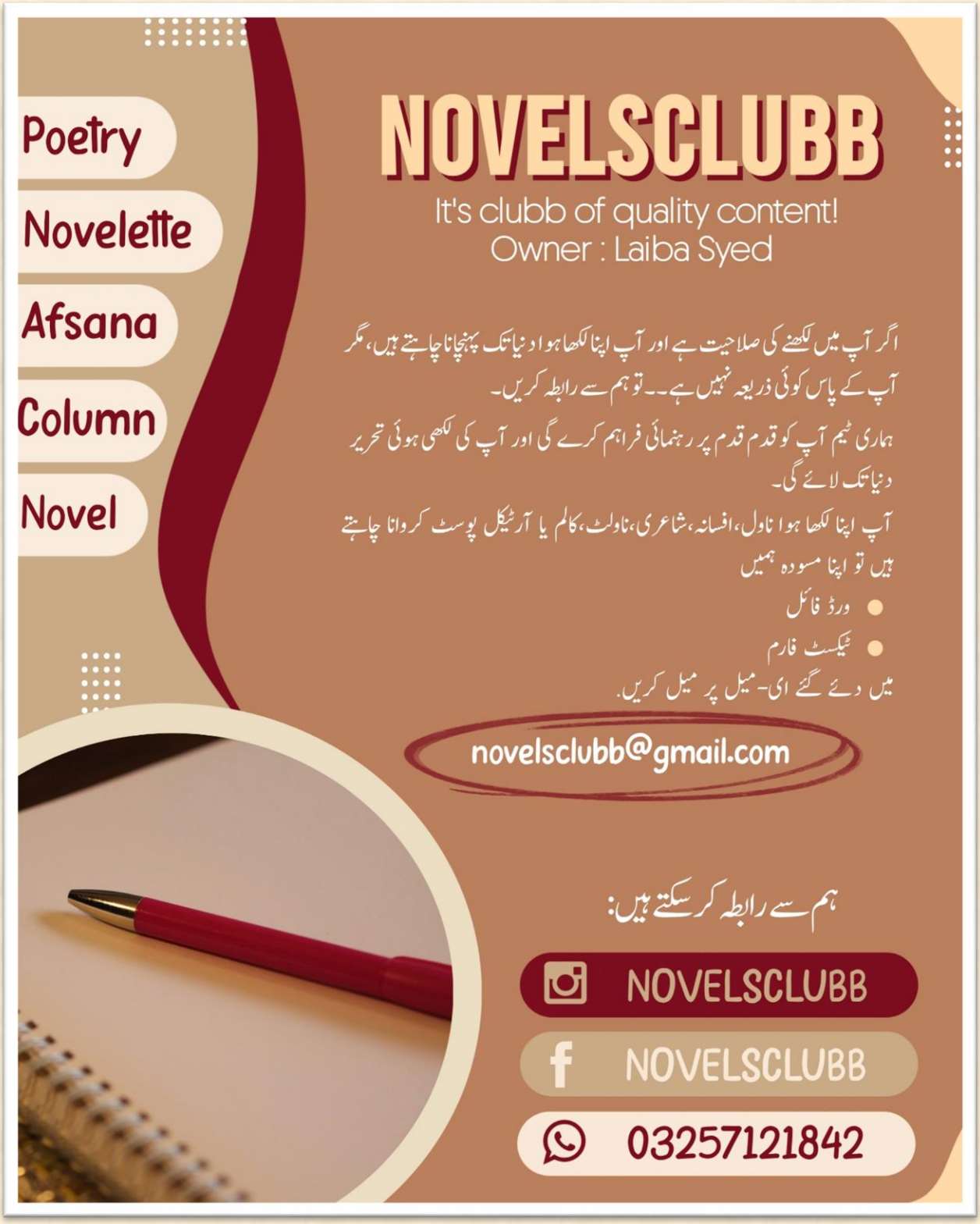

www.novelsclubb.com
عفریت
ناولز کلب
شزا حارث
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842


Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

عفریت

از قلم

شزا حارث

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کھٹن ماضی گزارنے والے انسان نہیں رہتے.. عفریت بن جاتے ہیں

عفرِیت

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انتساب:

ہر اس انسان کے نام جو اندر ہی اندر خود سے جنگ لڑ رہا ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پیش لفظ

عفریت..

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے. وہ جس نے مجھے عفریت لکھنے کی طاقت دی.

میری پہلی تحریر عفریت. اس ناول کو میں نے پندرہ برس کی عمر میں لکھنا شروع کیا اور دس مہینے بعد اس کی مصنفہ ہونے کا شرف میری زینت بنا. عفریت میری سولہ سالہ زندگی سے اقتباس ہے مجھے اس سے محبت ہے. عفریت لکھتے وقت مجھ پر اللہ کا کرم تھا کہ اسے لکھتے وقت مجھے ایک بار بھی یہ خیال نہیں آیا کہ اسے نہیں لکھنا چاہیے. میں نے عفریت کو بہت دل سے لکھا ہے. میں وہ راتیں نہیں بھول سکتی جو میں نے عفریت کے لیے جاگ کر گزاریں یہ کہنا عجیب ہے مگر سچ ہے وہ وقت جب میں نے عفریت لکھا میری زندگی کا بیک وقت سب سے اچھا اور سب سے برا وقت تھا.

لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں مجھے عفریت لکھنے کا خیال کیسے آیا. یقین مانیں میرے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں. لکھنا میرے لئے کسی معجزے سے کم نہیں ہے. بس رمضان کے وسط میں مجھے اس ناول کا خیال آیا اور میں نے اس کی چند سطر لکھ کر چھوڑ دیں مگر یہ کہانی یہاں ہی ختم نہیں ہوتی جون کے وسط میں عفریت کے کرداروں نے مجھے تنگ کرنا شروع کر دیا. عجیب ٹوٹے پھوٹے کردار کوئی حد سے زیادہ چالاک، کوئی ماضی کی یادوں میں گم. عفریت سے انسانیت کے سفر پر گامزن زندگی سے بے زار کردار. مگر ان کرداروں کو یقین تھا کہ قسمت کا لکھا بدلہ نہیں جا سکتا مگر اُسے اپنا کر اچھا ضرور کیا جا سکتا ہے. بس اس ہی بنا پر ان کرداروں نے مجھ سے خود کو لکھوانے پر مجبور کر دیا.

عفریت کے کرادر زلفہ شاہ، یاسع الیاس، اروہ حیدری، شمویل بیگ، غازیان ظفر، عبیر ڈاہری اور لئیہہ شاہ آپ کو بہت کچھ سکھائیں گے. اگر آپ ان لوگوں سے کچھ اچھا سیکھ کر اس پر عمل کریں گے تو میں سمجھوں گی کے میرا لکھا رائگاں نہیں گیا..

آخر میں میں سب سے پہلے خدا اور پھر خود کی شکر گزار ہوں. میں چیزوں سے بہت جلدی اکتا جاتی ہوں مگر "شزا" تمہارا بہت شکریہ تم نے اس کام کو مکمل کیا. خود پر بھروسہ رکھا اور میں اس کے بعد سب سے زیادہ "حافظ مسکان اقبال" تمہاری شکر گزار ہوں. اگر تم نہ ہوتیں تو آج عفریت بھی نہ ہوتی. شکریہ عفریت کے پلاٹ کو سننے کے لیے اسے بہتر سے بہترین بنانے کے لیے. میرے ساتھ رہنے کے لیے. اس کے ساتھ ساتھ نوبیشتہ الخیر اور فاطمہ اعجاز تمہارا بھی دل سے شکریہ اور سب سے زیادہ میرے آن لائن ریڈرز کا شکریہ جنہوں نے عفریت کو قسط وار پڑھا اور میرے ساتھ ان چھ مہینوں کے عرصے میں جڑے رہے.
میرے پیارے ریڈرز آپ سب کے بغیر میں کبھی عفریت کو ختم نہ کر پاتی. میں سب کی دل سے شکر گزار ہوں

والسلام

شزا حارث

حیدرآباد

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

باب اول: محرومی

محرومیاں مجبور کرتی ہیں

زندہ رہنے کا راستہ تلاش کرنے کے لیے، زندہ رہنے کے لیے

خلا کو پُر کرنے کے لئے، زخموں کو بھرنے کے لیے

گر کر اٹھنے کے لیے لیکن

محرومیاں انسان میں داغ چھوڑ جاتی ہیں

آخر یہ محرومیاں انسان سے کیا کیا کرواتی ہیں؟؟

آج موسم کافی خوشگوار تھا ہر طرف افراتفری تھی ہر انسان اپنے کاموں میں مصروف تھا ہر طرف ہریالی اور برسات کا موسم سکھر کی ان سڑکوں کو اور خوشگوار بنا رہا تھا یا شاید اس چلتی ہوئی لڑکی کو لگ رہا تھا جس کی کپڑوں پر مختلف رنگ لگے تھے ساتھ ہی کپڑوں پر

مختلف ٹائٹل اور آٹو گراف بھی نومایا تھے یوں ہی چلتے چلتے اس نے دو لڑکیوں کے گروپ کو دیکھا

انہیں دیکھتے ہی اس کے ذہن کے تہہ خانوں میں ایک شخص ابھرا تھا"وہ اسے شدت سے یاد کرتی تھی وہ یاد آج بھی اتنی ہی طاقتور تھی جتنی دو سال قبل

وہ ایک پل کو رکی آنسو کو انگلی کے گوشے سے صاف کرنے کے ساتھ اسکارف ٹھیک کیا اور پھر چل دی وہ شخص جا چکا تھا اور اس کے پاس صرف یادیں تھیں جنہیں اسے نہ چاہتے ہوئے بھی زندگی بھر اپنے ساتھ رکھنا تھا ایسا اُسے لگتا تھا یوں ہی سوچتے سوچتے وہ گھر کے دروازے تک پہنچ گئی

"زلفہ بیٹا تم آ گئیں"یہ آواز اس کی دادی کی تھی

"جی دادی"وہ کہہ کر چلتی ہوئی کمرے میں آ گئی اور کچھ دیر بعد سونے ہی لگی تھی کے اُسے ایک بار پھر وہ ہی خیال آیا اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

"کہاں چلی گئی ہو تم اروہ" کیسے بتاؤں تم مجھے آج بھی یاد آتی ہو ہر گروپ کو دیکھ کر تم مجھے یاد آئیں میری بہت دوست بنیں لیکن کوئی بھی تمہارے جیسی نہیں تھی والدین کی محبت سے تو میں محروم تھی ہی تمہارے بعد میں دوستی سے بھی محروم ہو گی "اُس کی روتی ہوئی سی آواز آئی. روتے روتے اُسے کچھ اور شخص بھی یاد آئے آنسو رکے اور چہرے پر غصّے کی آثار نمایا ہوئے اسے آج بھی وہ دن یاد تھا جب وہ اروہ کے سامنے رو رہی تھی گڑ گڑا رہی تھی کے ایسا نہ کرے اس کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا اِس میں اُس کا کوئی قصور نہیں تھا لیکن اُس نے نہیں سنی اور اروہ نے اسے چھوڑ دیا

اُسے اور غصہ آیا اور بے بسی سے آنسوں پونچھے. آج ایک فیصلہ اس نے کیا تھا کے اب اور نہیں وہ اُن سب کو یاد نہیں کرے گی لیکن شاید کچھ ارادے بنتے ہی ٹوٹنے کے لیے ہیں

✶✶✶

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شام کو جب وہ اٹھی تو وہ فریش تھی کھڑکی سے آتی ہوا اس کے کمر پر بکھرے لہراتے بالوں کو اُڑا رہی تھی. لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھی کچھ دیکھنے میں مشغول وہ ٹو پیس لان کے سوٹ میں ملبوس تھی میک اپ سے عاری چہرہ تیکھی اٹھی ہوئی دو رنگ کی آنکھیں اُسے ہیرو کرو میا تھا جس کے باعث اُس کی ایک آنکھ نیلی اور دوسری سبز تھی، گندمی رنگت، درمیانی نقوش، وزن تھوڑا زیادہ تھا وہ پر کشش تھی

"ہاں تو اب بتاؤ کیسا رہا کالج کا آخری دن" سوال کرنے والی اس کی برابر میں بیٹھی لڑکی لئیہہ تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زلفہ اور لئیہہ دونوں بہنیں تھیں

"اچھا تھا بس" دوسری طرف زلفہ نے کہا تو اس نے فوراً تردید کی "کیوں بھائی بس اچھا کیوں"

یہ لئیہہ تھی چھوٹے بال، بڑی شہد جیسی بھوری آنکھیں، گوری رنگت، گول ہونٹ، دبلی پتلی لئیہہ خوبصورت واقع ہوتی تھی

"کچھ ہوا ہے تو مجھے بتاؤ " لئیہہ اور بات کی کھال میں نہ جائے

"نہیں اب ہٹو میرے پاس سے آرام کرنے دو"اس نے خفگی سے کہا

"ہونہہ جا رہی ہوں بس یہ بتانے آئی تھی کہ تیار ہو جاؤ تایا ابو کے جانا ہے پھوپھو آئی ہوئی ہیں"وہ کہہ کر جانے لگی

"اچھا اور کون آیا ہے؟"سوال زلفہ کی جانب سے تھا

"اور ان کی بچے آئے ہیں"سنتے ہی زلفہ کی انکھوں میں چمک سے آئی جسے وہ لئیہہ سے چھپا گئی

"اچھا ٹھیک ہی تم جاؤ میں بس تیار ہو کر آئی" کہتے ساتھ ہی وہ اٹھی اور اپنا کمرہ سمیٹنے لگی . کالج کا یونیفارم جو کرسی پر پڑا تھا اُٹھا کر رکھنے لگی یہ اس کے کالج کا آخری دن تھا یونیفارم رکھتے رکھتے اُسے اپنا اسکول کا یونیفارم نظر آیا،اسے بے ساختہ کالج کے آخری دن سے میٹرک کا آخری دن یاد آیا.

Clubb of Quality Content

یہ مناظر ہیں روہڑی کے ایک اسکول کے جہاں سے ابھی ان کا گروپ پیپر دے کر اُترا تھا اور اب وہ سب اپنے کپڑوں پر رنگ بکھیرنے میں مصروف تھے پورے اسکول میں یہ ہی سمع تھا

زلفہ اروہ سے آٹو گراف لینے میں مصروف تھی کے شمویل کی آواز آئی "اروہ مجھے بھی دو میں رہ گیا آٹو گراف سے"

"صبر کرلو شمویل ملے گا سب کو ملے گا" وہ کہہ کر شمویل کے پاس آئی اور آٹو گراف دینے لگی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پورا نام لکھنا میرا شمویل بیگ" وہ فخر سے کہہ رہا تھا

"شمویل بیگ نہیں شمویل چھچھوندر لکھنا" عبیر نے شرارتی انداز میں جواب دیا، اُس کے اس طرح کہنے پر وہ سب ہنس دیے

"ہاں عبیر ٹھیک کہہ رہا ہے بلکل" غازیان نے عبیر کا ساتھ دیتے ہوئے کہا

یہ گروپ تھا پانچ لوگوں کا غازیان ظفر، عبیر ڈاہری، شمویل بیگ، زلفہ شاہ اور اروہ حیدری کا وہ پانچ آپس میں کافی تھے اور دو سالوں سے ساتھ تھے

زلفہ کھڑی عبیر سے بات کر رہی تھی اور غزیان محو ہو کر زلفہ کو دیکھ رہا تھا کہ شمویل کی آواز پر وہ چونکا

"کیا ہوا بھائی تو ایسے دیکھ رہا ہے جیسے آخری دفع دیکھ رہا ہو" شمویل نے کہا

"کیا یہ آخری بار نہیں ہے؟؟"

نہیں بھائی ہمارا گروپ ہے تو سہی ہم موبائل پر بات چیت کرتے رہیں گے" وہ اطمعینان سے کہہ رہا تھا

"ہمم" غازیان کی مدھم سی آواز آئی

"ارے اروہ پیچھے کیوں کھڑی ہو آگے آؤ" شمویل اب اروہ سے مخاطب تھا

"نہیں میں یہاں ہی ٹھیک ہوں"

"ارے مادام کن خیالات میں گم ہو کون ہے وہ جس سے بچھڑنے پر دل اداس ہو رہا ہے" وہ شرارتی انداز میں کہنے لگا

"دیکھو اگر وہ میں ہوں تو فکر مت کرو ہم اچھا ریلیشن ڈیویلپ کر سکتے ہیں میں اپنی گرل فرینڈز کو چھوڑ سکتا ہوں تمہارے لئے" ہاں وہ خاصا فلرٹی تھا

اروہ کچھ کہتی ہی کے غزیان نے شمویل کی گردن دبائی" کتنی دفع منع کیا ہے ایسی باتیں کرنے سے اور وہ بھی گروپ میں"

"ابے بھائی گردن تو چھوڑ میری ٹھیک ہے نہیں بولتا کچھ" وہ بدک کر پیچھے ہٹا

اُن کی اِنھیں باتوں کے درمیان زلفہ اور عبیر بھی ان کے پاس آچکے تھے

"ویسے کچھ یاد آئے یا نہ آئے اسکول کے پھڈے بہت یاد آئیں گے" عبیر نے بات شروع کی

"ہمم مجھے تم سب بھی بہت یاد آؤ گے ان لڑائیوں کے ساتھ ساتھ" اروہ نے کہا

"اچھا چلو اب دیر ہو رہی ہے گھر بھی جانا ہے" زلفہ یہ کہہ کر اروہ سے گلے ملنے لگی

"زلفہ صرف اروہ سے ہی گلے ملو گی" شمویل نے یہ کہہ کر غازیان کو آنکھ ماری

زلفہ کچھ کہتی ہی کے عبیر نے شمویل کو گھورتے ہوئے دیکھا اور آگے بڑھا. وہ شمویل کو پکڑنے ہی والا تھا کہ شمویل پیچھے ہٹ گیا

"تو نہیں سدھرے گا نہ" عبیر افسوس سے اُسے کہہ رہا تھا

"چلو خیر ہم جا کر کسی اور سے مل لیں گے" شمویل اور شرمندہ ہو جائے نا ممکن

اروہ کا تو بس نہیں چل رہا تھا کے وہ سب سے ہی گلے مل لے لیکن زلفہ کے اُسے گھور کر دیکھنے پر وہ سیدھی ہو گئی تھی

اروہ لڑکوں سے خاصا بے تکلُف تھی. زلفہ اس گروپ کا حصّہ ضرور تھی لیکن وہ اپنے کام سے کام رکھنے والی انسان زیادہ تھی. زلفہ اور اروہ بچپن سے دوستیں تھیں اور آٹھویں کلاس ختم کرنے کے بعد اروہ نے اپنا ٹرانسفر اسکول کی ہی co -education کلاس میں کروالیا

تھا اس کا کہنا تھا کے اس سے کانفیڈنس بڑھتا ہے اس کے گھر والے خاصے آزاد خیال تھے اس لیے مان بھی گ ئے. اروہ کی وجہ سے زلفہ نے بھی گھر والوں کو منا لیا تھا. زلفہ اس کلاس میں کبھی نہ آتی اگر وہ ایک شخص اُس کے لیے بات نہ کرتا

یہ گروپ بھی اروہ کی خواہش پر ہی بنا تھا

دبیر وڈیرے کا بیٹا تھا جس کے باعث اس کا گروپ میں کافی رعب تھا. شمویل ایک فلرٹی شخصیت کا انسان تھا جب تک وہ ہر لڑکی سے بات نہ کرلے اُسے سکون نہیں آتا تھا اور آخر میں غازیان تھا جس کے بارے میں یہ بتانا مشکل تھا کہ یہ کس قسم کا انسان ہے.

اب ہم واپس سکھر آتے ہیں جہاں زلفہ کی ماں اُسے پکار رہی تھیں

"زلفہ تم نے پھر دیر کر دی ناک میں دم کیا ہوا ہے جب پتا تھا کے جانا ہے پھر اتنی دیر.. پتا نہیں کس گناہ کی سزہ ہو تم" وہ غصے میں کہہ رہی تھیں

"بس آ گئی" یہ کہتے ہوئے وہ نیچے اتر آئی. اس نے نیلے رنگ کا ٹو پیس سوٹ پہن رکھا تھا اور ہم رنگ کا ہی اسکارف لیا ہوا تھا وہ کچھ عرصے سے اسکارف لیتی تھی

"اچھا ادھر بات سنو وہاں جا کر یہ اسکارف اتار دینا میرا مذاق نہیں بنوانا" زلفہ نے ان کی اس بات کو نظر انداز کیا

یہ دیکھ کر اُنہیں اور غصہ آیا

اُنہیں معلوم تھا وہ اُسے اسکارف کے متعلق کچھ بھی کہتیں زلفہ نہیں سنتی تھی. زلفہ کا کہنا تھا کے اُس نے یہ اسکارف اپنی مرضی سے لینا شروع کیا ہے تو جب اس کی مرضی ہو گئی تو ہی اُتارے گی

اس کے بعد وہ سب کار میں بیٹھ گ ئے اور تایا ابا کے گھر کی جانب جانے لگے. سکھر کی سڑکوں سے گزرتی ہوئی گاڑی اب سکھر روہڑی کے پل پر تھی. یہ پل ۱۳۱سال پرانا تھا جو کے اب تک کا سب سے لمبا کینٹیلیور پل ہے. اس پل کی خاصیت یہ تھی کے اس پر ٹرین، گاڑیوں اور پیدل چلنے کے لیے مختلف ٹریکس بنانے گ ئے تھے. اس پل کی فن تعمیر نہایت ہی دل فریب تھی. دریا سندھ پر بنا یہ پل دو شہروں سکھر اور روہڑی کو آپس میں جوڑے ہوئے تھا

یہیں اس پل سے سکھر کی بہلان با آسانی نظر آتی تھی ....بہلان (سکھر کی اُن اندھی ڈالفن کو کہتے ہیں جو صرف سکھر میں ہی پائی جاتی ہیں)

شام کا یہ منظر چہچہاتے پرندے، ہریالی، دریا اور ڈالفن کو دیکھتے ہوئے زلفہ کو اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہوا

✶✶✶

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب وہ سب وارث احمد کے گھر میں موجود تھے جہاں سامنے وارث احمد، شاہ احمد اور ان کی بہن مؤمنہ الیاس بیٹھی تھیں ان کی برابر میں ہی وارث اور احمد کی اہلیہ بھی موجود تھیں

"لئیہہ واہ تم تو آج بڑی حسین لگ رہی ہو' کہنے والی نرمل وارث تھی

"ہاں بھئی کیوں نہ لگے آخر بیٹی کس کی ہی" وارث احمد لئیہہ کو اپنی بیٹی کہا کرتے تھے

"ہماری لئیہہ ہے ہی اتنی پیاری" کشور وارث نے بھی اپنا حصہ ڈالا

زلفہ بس انتظار کرتی رہی کوئی اس کی بھی تعریف کرے لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا

"او ہو لئیہہ شکل دکھانا ادھر" شہریار نے غور سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"الٹی آرہی ہے اتنی بری شکل" اس نے برا سا منہ بنایا

اُس کی اس حرکت پر لئیہہ چلائی

"بابا دیکھیں نہ"

"کیوں تنگ کرتے ہو میری بیٹی کو" عقب سے شاہ احمد کی رعب دار آواز آئی

شہد جیسی بھوری آنکھیں، تیکھے نقوش، گوری رنگت بلکل لئیہہ جیسی لئیہہ نے نقوش اپنے باپ سے چرائے تھے اور زلفہ نے عادتیں

"ارے زلفہ تم کیوں اتنی چپ ہو" سوال کرنے والی زارا تھی

"بس یوں ہی"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ شاید چپ کا روزہ رکھ کر آئی ہے""عقب سے ایک خوبرو نوجوان کی آواز آئی

زلفہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا

کالی آنکھیں،اٹھی ہوئی ناک،پر کشش نقوش،گوری رنگت وہ دراز قد بھی تھا.وہ خاندان کا سب سے خوبصورت اور ہونہار مرد تھا اس نے کم عمری میں ہی پڑھائی کے ساتھ ساتھ بزنس میں بھی بہت ترقی کی تھی وہ ان سب کا فخر تھا،وہ یاسع الیاس تھا

اس نے زلفہ کو غور سے دیکھا اور پھر کہا"باقی سب تو ٹھیک ہے زلفہ لیکن تم آج زیادہ نہیں چمک رہیں"اس کے کہتے ہی نور آگے آئی اور منہ بسورتے ہوئے کہنے لگی

"غور سے دیکھو یاسع میں زیادہ چمک رہی ہوں، کبھی اپنی بہن کی تو تعریف نہیں کی تم نے" نور اور کسی کی تعریف برداش کرلے نہ ممکن

"واہ دیکھ رہے ہیں نہ آپ لوگ ہم تو نہیں دِکھے اِسے"ذوالکفل نے آنکھ دباتے ہوئے کہا

اور پھر وہ سب یاسع اور زلفہ کو چڑانے میں مصروف ہوگئے

"بھائی ہمیں تو معملا بڑھتا ہوا لگ رہا ہے لوگوں کو بس ایک ہی شخص چمکتا ہوا دِکھ رہا ہے"

وہ سب باز آنے والوں میں سے نہ تھے

"پھپھو اب تو آپ رشتہ مانگ لیں خاندان میں ایک جوڑی اور سہی"

"پہلی کون ہے "لئیہہ کو تجسس ہوا

"تم اور ذوالکفل ہو تو سہی "نرمل نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

ذوالکفل اور لئیہہ کی عمر میں تین سال کا فرق تھا اور بچپن سے ہی وارث احمد اور ان کی اہلیہ کو لئیہہ بہت پسند تھی لیکن فلحال انہوں نے یہ معملا بچوں پر چھوڑ دیا تھا

"بس کرو تم سب بچوں کے دماغ نہ خراب کرو سب بہن بھائی ہیں "مومنہ نے سختی سے کہا

"ہاں ہاں پھپھو ہم تو بس مذاق کر رہے ہیں تم لوگ سیریس مت ہو جانا "شہریار نے سب کو وارن کیا

وہ سب یہ بات کہہ کر چپ ہو گئے لیکن زلفہ نے اُسے مذاق میں نہیں لیا تھا. یاسع اس سے عمر میں دو سال بڑھا تھا اور تھا بھی بہت اچھا اگر وہ دونوں ساتھ ہو جائیں تو کتنا اچھا ہو اس نے بس سوچا.

ہمارے گھروں میں اکثر ایسے مذاق ہوتے ہیں اور بات ختم ہو جاتی ہے لیکن لڑکیاں نرم دل ہوتی ہیں وہ نظر انداز نہیں کر پاتیں

وہ سوچوں میں گم تھی کے نور کی آواز پر ہوش میں آئی "زلفہ اسکارف تو اتارو گرمی نہیں لگ رہی"

"نہیں میں ٹھیک ہوں"

"ارے تم ویسے ہی تھوڑی صحت مند ہو دیکھو اسکارف میں تمہارا منہ اور زیادہ موٹا لگ رہا ہے اور اوپر سے تمہاری آنکھیں منہ کو اور عجیب کر دیتی ہیں" نور اس میں نقص نکالے جا رہی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زلفہ کو اپنے بارے میں ایسی باتیں سن کر دکھ ہوا وہ ان سب جتنی خوبصورت نہیں تھی اس لئے اسے ہمیشہ باتیں سننی پڑتی تھیں

✶✶✶

یہ خاندان تھا احمد طاہر اور ان کی اہلیہ خدیجہ احمد کا جن کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی مومنہ الیاس، وارث احمد اور شاہ احمد. مومنہ الیاس سب سے بڑی تھیں اور ان کی تین اولادیں تھیں زارا الیاس، نور الیاس، اور سب سے چھوٹا یاسع الیاس

وارث احمد درمیانی تھے اور ان کی تین اولادیں تھیں شہریار وارث پھر نرمل وارث جو نور کی ہم عمر تھی اور آخر میں ذوالکفل وارث جو زلفہ کا ہم عمر تھا

شاہ احمد سب سے چھوٹے تھے اور ان کی دو بیٹیاں تھیں زلفہ شاہ اور لئیہہ شاہ

شام ڈھل چکی تھی اور اب رات کا وقت تھا وہ سب ڈنر کر کے بس فارغ ہی ہوئے تھے کہ شاہ احمد نے بچیوں کو گھر چلنے کو کہا

"چاچو آج اِنہیں یہاں ہی چھوڑ دیں ہم سب مزے کریں گے"

"ہاں بابا یہ ٹھیک ہے ہم سب آج یہاں ہی رُک جاتے ہیں" لئیہہ نے بھی اپنی خواہش ظاہر کی

"آپ لوگ چلیں جائیں چاچو" ذوالکفل نے بھی لئیہہ کا ساتھ دیا

"زلفا بیٹا گھر جانا ہے" اب شاہ احمد زلفہ سے مخاطب تھے

"ہاں ہاں زے بھی رُکے گی" زلفہ کے بجائے لئیہہ نے جواب دیا

وہیں کمرے کے ایک کونے میں مومنہ، نعیمہ اور کشور بیٹھیں تھیں

"نعیمہ زلفہ کو کوئی کریم استعمال کرواؤ رنگ دیکھو اس کا" مومنہ انھیں بن مانگے مشورے دینے لگیں

"جی باجی (مومنہ کو سب باجی کہتے تھے) ابھی اس کے کالج کی چھُٹیاں ہوئی ہیں اب لے کر آؤں گی کوئی اچھا فارمولا

"چلو نعیمہ گھر چلیں دیر ہو رہی ہے "شاہ احمد اب نعیمہ کو پکار رہے تھے

"جی آتی ہوں"

شاہ احمد اور نعیمہ جا چکے تھے اور اب وہ سب کزنز ڈرائنگ روم میں موجود تھے اور کھیلنے کے لئے گیم ڈیسائڈ کر رہے تھے کہ زلفہ کا فون بجا اور وہ کمرے سے باہر نکل گئی اس نے موبائل کی اسکرین کو دیکھا مہوش کالنگ

"ہاں مہوش کہو تم نے کال کی"

"تمہارے آج کے سبق کا کیا ہوا زلفہ"

"میں کچھ دن تک مصروف ہوں تھوڑے دنوں کے بعد دیکھتے ہیں"

"ٹھیک ہے "یہ کہہ کر مہوش نے کال کاٹ دی

زلفہ چند منٹ موبائل چلاتی رہی اور پھر کمرے میں آ گئی

"کہاں تھی تم ہم نے گیم اسٹارٹ کر لیا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں بس باہر ہی تھی، نرمل آپی میں کہاں سوؤں" وہ نور کو جواب دیتی نرمل سے مخاطب ہوئی

"اتنی جلدی سونے جاؤ گی" ذوالکفل اس کے آگے کھڑا ہو گیا

"ہٹو آگے سے مجھے نیند آ رہی ہے" زلفہ بے زاری سے کہنے لگی

"یار تم بھی عجیب ہو ہم مزے کرنے والے تھے تم جا رہی ہو"

"اس کو جانے دو ذوالکفل یہ صبح سے اٹھی ہوئی ہی" آواز لئیہہ کی تھی

"میں بھی تو صبح سے ہی اٹھا ہوا ہوں میرا بھی آج آخری پیپر تھا"

"مجھے نماز بھی پڑھنی ہے" یہ نماز اور اسکارف مہوش کی صُحبت کا اثر تھا

"ہاں ٹھیک ہے مولانی تم جاؤ" ذوالکفل اسے مزید تنگ کرنے لگا

وہ اب دوسرے کمرے میں بیٹھی ابھی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی اور سونے لیٹ گئی تھی لیکن سوئی نہیں اپنے اور یاسع کے بارے میں سوچنے لگی ایک وہ ہی تو انسان تھا جو ہمیشہ

اس کی طرفداری کرتا تھا اسے سب اکثر یاسع سے جوڑا کرتے تھے لیکن اس نے کبھی اتنا غور نہیں کیا تھا مگر اندر کہیں وہ اُسے اچھا ضرور لگتا تھا اسے ناپسند کرنے کی کوئی وجہ بھی تو نہیں تھی وہ تھا ہی اتنا اچھا اور یوں ہی over thinking کرتے کرتے اسے وقت کا پتا ہی نہیں چلا اور دور کہیں سے فجر کی آذان کی آوازیں آنے لگیں،وہ ایک بجے سونے لیٹی تھی اور اب پانچ بج رہے تھے سر شدید دکھ رہا تھا

✷✷✷

رات کے اس وقت وہ اپنے ماں باپ کے کمرے میں بیٹھی نگاہیں باپ کے چہرے پر مرکوز کیے وہ اُن سے التجا کر رہی تھی

"بابا پلیز مجھے سکھر جانے دیں میں عالمہ بنانا چاہتی ہوں پلیز بابا"

"تم ماضی میں جو کچھ کر چکی ہو،پتا ہے ہماری کتنی بدنامی ہوئی تھی اب بھی تمھیں شرم نہیں آتی ہم سے ہوسٹل جانے کی اجازت لیتے ہوئے" وہ غصہ میں لگ رہے تھے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"پلیز بابا میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں پلیز"

"تم نے ہماری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھایا چلی جاؤ اپنی شکل مت دکھاؤ مجھے" کہنے والی اس کی ماں تھیں

وہ آگے کچھ کہتی ہی کے اس کے والد اُسے دھ ّکا دیتے ہوئے کمرے سے نکل گ ئے

وہ بہت بری طرح ساتھ رکھی میز پر جا گری اور فرش پر پڑی التجا کرنے لگی "معما پلیز آپ بات کریں نا آپ مجھے دیکھنا نہیں چاہتی نا پلیز مجھے وہاں جانے دیں پلیز آپ کو اللّٰہ کا واسطہ معما" اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لدی تھیں

اُس کی ماں نے اُسے گھُور کر دیکھا اور کمرے سے باہر نکل گئیں

وہ اندر روتی رہی، درد سے کراہتی رہی لیکن فکر کسے تھی

✶✶✶

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دوپہر کے دو بج رہے تھے وہ سب دستر خوان پر موجود تھے پورے کمرے میں انڈا دیدو ،میرا پراٹھا کہاں ہے میری چائے کی آوازیں گونج رہی تھیں موسم آج بھی کل کی طرح خوشگوار تھا

"شہریار بھائی مجھے گھر چھوڑ آئیں ماما اکیلی کام کر رہی ہوں گی" زلفہ کو ماں کی فکر ہوئی

"میں بھی جاؤں گی" لئیہہ نے بھی اپنا حصہ ڈالا

"ہاں بیٹا ناشتے کے بعد تم ان دونوں کو گھر چھوڑ آؤ نعیمہ اکیلی دعوت کی تیاری کر رہی ہو گی "کشور کو ان کی فکر ہوئی

آج اُن سب کی دعوت شاہ احمد کے گھر تھی

"لئیہہ ویسے تم اس دفع پاس تو ہو جاؤ گی نہ" ذوالکفل اُسے تنگ کرنے لگا

"میں فیل کب ہوئی"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میری چھوڑو اپنی فکر کرو ایسا نہ ہو یونیورسٹی کی جگہ رکشہ چلانے جا رہے ہو" لئیہہ بھی کم نہ تھی

"اس لیے تو پوچھ رہا ہوں کہیں ایسا نہ ہو تمہیں بھی اُس ہی رکشہ چلانے والے کی دلہن بننا پڑے" کہتے ساتھ ہی اُس نے آنکھ دبائی

"استغفر للہ....یاسع دیکھیں نہ اِسے" اس نے ساتھ بیٹھے یاسع سے شکایت کی

"ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہے" شہریار سے چپ نہ رہا گیا

"ذوالکفل اب تم نے کچھ کہا تو یہ گلاس تمہارے منہ پر دے ماروں گی" اسے غصہ آیا

"اس میں غصے ہونے والی کیا بات ہے وہ رکشہ والا بنے یا بزنس مین دلہن تو تم ہی ہو گی" نور کے اس طرح سیریس ہو کر کہنے پر سب نے نور کو دیکھا اور لئیہہ اور یاسع نے ایک دوسرے کو

'مجھے تھوڑا کام ہے زلفہ تم یاسع کے ساتھ چلی جانا" یہ کہہ کر شہریار دستر خوان سے اٹھنے لگا

ساتھ ہی لئیہہ اور زلفہ بھی دستر خوان سے اٹھنے لگیں

تھوڑی دیر بعد اب وہ دونوں یاسع کے ساتھ جانے کے لیے تیار تھیں

پرس کندھے پر لٹکائے وہ چلتی ہوئی گاڑی کی جانب جانے لگی کے اچانک لئیہہ اسے دھکا دیتی آگے بڑھ گئی

"آگے میں بیٹھوں گی" زلفہ نے بس اسے دیکھا

"یاسع اِس سے کہے نہ آگے میں بیٹھوں گی دور ہٹے یہ" لئیہہ ضد کرنے لگی

"ٹھیک ہے تم بیٹھ جاؤ میں پیچھے ہی بیٹھ جاتی ہوں"

وہ اب گھر کے لیے نکل چکے تھے

"زلفہ اب آگے کیا ارادہ ہے" یاسع نے اُسے مخاطب کیا

اس نے یاسع کی طرف چہرہ گھماتے ہوئے نظریں اٹھائیں ہی تھی کہ گاڑی کے سامنے والی شیشے میں نظر آتیں اُس کی پُرکشش آنکھیں زلفہ کو ہی دیکھ رہی تھیں ایک تو اتنی پیاری آنکھیں اوپر سے کمبخت دیکھتا بھی آنکھیں سکیڑ کر تھا زلفہ کے دل کو کچھ ہوا

وہ اک پل کو پگھلی اور اگلے ہی لمحے سنبھل گئی

"ابھی سوچا نہیں ہے ویسے میڈیکل کی ہی کوئی فیلڈ لوں گی" وہ اب بھی اُسے ہی دیکھ رہا تھا

"میں تو انجینئرنگ لوں گی" لئیہہ نے اپنا فیصلہ سنایا

"ہاں یہ بھی اچھی فیلڈ ہے"

اب وہ لوگ گھر پہنچ چکے تھے یاسع اُنہیں ڈراپ کر کے جا چکا تھا

وہ دونوں گھر میں داخل ہوئیں اور نعیمہ کے پاس کچن میں آ گئیں

"ماما ہم لوگ آگ ئے اگر کوئی کام ہے تو....." اس کا جملہ مکمل ہی ہوتا کے نعیمہ نے زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ ششدر رہ گئی

"جب تمہیں پتہ تھا کے گھر میں کام ہوتا ہے تو کیا ضرورت تھی رُکنے کی، کسی کام کی ہو تم؟ دفع ہو جاؤ میرے سامنے سے"

"ماما میں آنے والی تھی لیکن لئیہہ نے مجھے بولنے کا موقع ہی کب دیا تھا" وہ آنکھوں میں آنسوں لیے دھیمی آواز میں بولی

"ماما دیکھیں کیسے مجھ پر الزام لگا رہی ہے، اگر آنا ہوتا نہ تو تم مانتی ہی نہیں رکنے کے لئے تمہیں بس بہانہ چاہیے تھا، ہونہہ اتنی شریف تم"

'اب کھڑی نہ رہو برتن دھو آ کر" نعیمہ زلفہ سے مخاطب تھیں

وہ وہیں کھڑی لئیہہ کو بے یقینی سے دیکھتی رہی

"مزہ آیا زے" لئیہہ زلفہ کے کان میں کہتی کچن سے نکل گئی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زلفہ برتن دھونے اور کچن کی صفائی کرنے کے بعد بھی کچن میں ہی کھڑی رہی، آنسوں بہہ بہہ کر خشک ہوگئے تھے یہ پہلی بار نہیں تھا جب نعیمہ نے اسے تھپڑ مارا تھا ان کا سلوک زلفہ کے ساتھ کچھ ایسا ہی تھا ماں کی محبت سے محرومی انسان دشمن کو بھی نہ دکھائے

وہ یوں ہی روتے روتے کچن سے نکل گئی

کمرے میں اکر اس نے اپنا موبائل اٹھایا. موبائل کی روشنی اس کے چہرے کو چمکا رہی تھی اس نے موبائل چلاتے چلاتے ہی اِک نظر کھڑکی کو دیکھا باہر بارش ہو رہی تھی وہ کھڑکی کے پاس جا کر بیٹھ گئی اسے بارش کی آواز بہت پسند تھی

اُس نے دوبارہ موبائل اٹھایا اور اپنی ای میل کھولی وہاں اُسے اپنے ایک پرانے انسٹا اکاؤنٹ کو ریکوور کرنے کے لئے ایک لنک ملا اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی یس کا آپشن دبا دیا. اب اس کا وہ پرانا اکاؤنٹ کھل چکا تھا وہاں ان پانچوں کا وہ گروپ بھی تھا جہاں وہ سب بات کرتے تھے ان چیٹس کو دیکھ کر ہر منظر اُس کی آنکھوں سے گزرنے لگا

("زلفہ....زلفہ کہاں رہ گئی ہو جلدی گروپ میں آؤ" یہ اروہ تھی

"ارے بس آ گئی اب کرو اسٹارٹ" میسج لکھتے ساتھ ہی اس نے یس کا بٹن دبا دیا

"چلو بتاؤ truth یا dare؟؟" اروہ نے شمویل سے سوال کیا

"میں dare لوں گا"

"ہاں تو شمویل تمہارا dare ہے ابھی غازیان کے گھر جاؤ اور اسے تھپڑ مارتے ہوئے ویڈیو بھیجو" اروہ اور زلفہ نے تھوڑی دیر بعد سوچ کر کہا

"یہ کیسا dare ہوا بھلا" شمویل ناسمجھی سے کہنے لگا

"نہیں کر سکتے کیا شمویل لال بیگ" ساتھ ہی ہنسنے والا ایموجی بھیجا

"کر سکتا ہوں میں" وہ ہار نہیں مانتا تھا

اور تھوڑی دیر بعد ہی اس نے غازیان کو تھپڑ مارتے ہوئے ویڈیو بھیج دی تھی

اس ویڈیو کے جواب میں غازیان نے بھی ایک ویڈیو بھیجی تھی جس میں شمویل اسے تھپڑ کھانے کے لئے منا رہا تھا جسے دیکھ کر وہ سب بہت ہنسے تھے

"زلفہ دیکھو کتنا فنی لگ رہا ہے شمویل" عبیر زلفہ سے مخاطب تھا

زلفہ کی زیادہ بات چیت عبیر سے ہی تھی وہ اس کے لئے بھائیوں جیسا تھا

اب باری عبیر کی تھی تو بتاؤ عبیر truth یا dare؟؟

"میں truth لوں گا"

"اپنا کرش بتاؤ" غازیان اس سب میں پہلی دفع بولا

"ہاں ہاں یہ سہی ہے، یہ بتاؤ" اروہ نے بھی غازیان کا ساتھ دیا

"میں نہیں بتا رہا"

"یعنی دی گریٹ عبیر ڈاہری ہار مان رہے ہیں" اروہ بھی کم نہ تھی

"عبیر میں بتا دوں" شمویل نے اُسے آفر کیا

"تو چپ رہ" عبیر نے اسے بری طرح جھڑکا

"چھوڑو ہو گی کوئی لڑکی" اروہ نے بات ختم کرنی چاہی

Clubb of Quality Content

"ہمم..... لڑکی ہی ہو گی کوئی اب لڑکا تو ہونے سے رہا"غازیان نے اپنا حصّہ ڈالا

عبیر نہ بھی بتاتا تو وہ سب جانتے تھے وہ کس کو پسند کرتا ہے

"اب زلفہ کی باری تو بتاؤ زے truth یا Dare؟"

"،میں truth لوں گی"

"اپنی دوست کا نمبر بتاؤ وہ بھی سچ سچ"ساتھ ہی شمویل نے آنکھ مارنے والا ایموجی بھیجا

"ویسے حد ہے... نام تمہارا شمویل ہے اور شرم تم سے چھو کر بھی نہیں گزری"اروہ سے چپ نہ رہا گیا

"میری ایک ہی دوست ہے اروہ اور اس کا نمبر تمہیں معلوم ہے"زلفہ نے بات ختم کی

"غازیان اب تمہاری باری"

"غازیان اپنا کرش بتاؤ"غازیان کے dare لینے پر اروہ نے اس سے سوال کیا

"غازیان کا بھی کوئی کرش ہو سکتا ہے کیا بھلا"زلفہ کو حیرت ہوئی

Clubb of Quality Content

"کولڈ کوفی ہی ہو گی" عبیر نے اپنی رائے دی، غازیان کولڈ کوفی کا بہت بڑا فین تھا اسکول کا کوئی ایسا دن نہیں ہوتا تھا کے غازیان اسکول آیا ہو اور اس نے کینٹین کی کولڈ کوفی نہ پی ہو

"میرا کوئی کرش نہیں ہے" وہ اپنا جواب بتا چکا تھا اس کے جواب کو دیکھ کر اروہ نے ایک منہ بسورنے والا ایموجی بھیجا تھا)

میسج پڑھتے پڑھتے اس کی نگاہ گھڑی پر پڑی چھ بج چکے تھے اس نے موبائل بند کیا اٹھی کپڑے نکالے اور نہانے چلی گئی

"بعض دفع لوگ چلے جاتے ہیں اور خود کو ہم میں چھوڑ جاتے ہیں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

✶✶✶

وہ اِس دفع پھر اپنے والدین کو منانے میں مصروف تھی. وہ شاید کہیں سے آئی تھی یا شاید کہیں جا رہی تھی اس نے سیاہ عبائے کے ساتھ ہم رنگ ہی اسکارف زیب تن کیا ہوا تھا سیاہ اسکارف میں اس کا شفاف چہرہ اور بھی چمک رہا تھا اس نے یہ عبایہ اور اسکارف کچھ عرصہ پہلے ہی لینا شروع کیا تھا

اسے دین کا کوئی شوق نہیں تھا مگر ایک دن یوں ہی اسکرولنگ کرتے کرتے اسے ایک اِسکالر کا اکاؤنٹ ملا اس نے مین گریڈ میں سے ہی ایک آیت پڑھی اسے وہ بہت پسند آئی. پھر وہ روز اس اکاؤنٹ کو دیکھنے لگی یہ سلسلہ مہینوں تک چلتا رہا حیرت تو اسے اس وقت ہوئی جب اسے یہ معلوم ہوا کے اُس ادارے کا مدرسہ سکھر میں ہے اور بس اس نے سوچ لیا کہ وہ اب اس ادارے میں ہی داخلہ لے گی

زندگی بعض دفعہ آپ کو ایسے مقام پر لے آتی ہے جو آپ کے ذہن و گمان میں بھی نہیں ہوتے اس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا آج وہ زندگی کے اِس مقام پر تھی جہاں اُس نے کبھی سوچا نہیں تھا.

"معما بابا پلیز مجھے اجازت دے دیں"

"تمھیں کیا لگتا ہے تم یوں اچانک عبائے میں آ کر ہمیں بے وقوف بنا سکتی ہو" اس کی ماں کا لہجہ اس کے الفاظوں سے بھی زیادہ سخت تھا

"بابا پلیز آپ مجھے ہوسٹل نہ بھیجیں آپ مجھے خالہ کے گھر چھوڑ دیں میں وہاں رہ لوں گی" اس کے لہجے میں التجا تھی

ساتھ ہی وہ اندر ہی اندر دعا بھی کر رہی تھی کے بابا ہاں کر دیں

"میں سوچ کر جواب دے دوں گا" اسے حیرت ہوئی اور کہتے ساتھ ہی کمرے سے نکل گئی

آخر کار انہوں نے اُس کی بات تو سنی

✷✷✷

رات ہو چکی تھی آسمان پر ہر سمت کالی گھٹا چھائی تھی بارش اب بھی ہو رہی تھی سیاہ رات میں تیز بارش کے ساتھ چمکدار بجلی موسم کو اور خوفناک بنا رہی تھی

سب دعوت پر ان کے گھر آچکے تھے لئیہہ نے آج نیلی جینز کے ساتھ پیلی کرُتی پہنی ہوئی تھی. وہ معمول کے مطابق سب سے باتوں میں مصروف تھی اور زلفہ ایک کونے میں بیٹھی تھی اس نے سیاہ رنگ کے سوٹ کے ساتھ سیاہ ہی اسکارف کیا ہوا تھا

تھوڑی دیر بعد کھانا لگ چکا تھا، بریانی اور چپلی کباب کی خوشبو گھر میں ہر سمت پھیلی تھی

کھانا ختم کرنے کے بعد زلفہ نے کچن کی صفائی کی اور اپنے کمرے میں چلی گئی

کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ کھڑکی کے پاس بیٹھ گئی اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا باہر گھپ اندھیرا تھا بس بارش اور بجلی کی آوازیں آرہی تھیں اُسے اندھیرے سے ڈر لگتا تھا لیکن ایک دن وہ ڈر بھی ختم ہو چکا تھا

(پانچ سالہ زلفہ شاہ گلابی رنگ کی پھولوں والی فراک پہنے دو پیاری پیاری پونیاں بنائے بیڈ پر بیٹھی تھی

"ماما پلیز مجھے بھی وہ چاکلیٹ چاہیے جو آپ نے لئیہہ کو دی ہے" وہ اپنی ماں سے ضد کر رہی تھی

"نہیں وہ لئیہہ کی ہے"

"ماما لیکن لئیہہ تو کھا چکی ہے نہ مجھے دے دیں نہ پلیز"

"دے دیں نہ" وہ معصوم سی شکل بنا کر کہہ رہی تھی،ماں کے نہ دینے پر اس نے رونا شروع کر دیا

اس کے روتے ہی نعیمہ اٹھیں اور زلفہ کو گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے جانے لگیں زلفہ اور زور سے رونے لگی،نعیمہ باتھ روم کے سامنے آ کر رُکیں اور زلفہ کو اندر ڈال کر باتھ روم کا دروزہ بند کر دیا یہ جانتے ہوئے کہ زلفہ اندھیرے سے ڈرتی ہے

"ماما پلیز مجھے باہر نکل دیں میں چاکلیٹ بھی نہیں مانگوں گی ماما مجھے ڈر لگ رہا ہے"

"ماما پلیز بھوت آجائے گا" وہ زور زور سے چیخ رہی تھی

مگر نعیمہ اسے بند کر کے وہاں سے چلی گئی تھیں

Clubb of Quality Content

وہ اندر اندھیرے میں روتی رہی سسکیاں لیتی رہی، دروزہ پیٹتی رہی لیکن کوئی بھی اُسے باہر نکالنے نہیں آیا کوئی بھی نہیں

تقریباً آدھے گھنٹے بعد باتھ روم کا دروزہ کھُلا اور نعیمہ نے اُسے باہر نکالا

"اب مانگو گی چاکلیٹ" نعیمہ نے اس سے پوچھا

"نہیں" وہ اب رو نہیں رہی تھی باہر نکلی تو وہ چپ تھی بلکل چپ اس نے رات کو یہ بات اپنے باپ کو بھی نہیں بتائی اور نہ ہی پھر کبھی نعیمہ سے چاکلیٹ مانگی

لوگوں کو لگتا ہے انسان اپنا بچپن بھول جاتا ہے، نہیں انسان اپنا بچپن کبھی نہیں بھولتا وہ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتا ہے ایک بری یاد کی طرح)

دروزہ کھلنے کی آواز پر وہ ایک دم چونکی ایک دراز قد مرد کمرے میں داخل ہوا تھا

"زلفہ یہاں کیوں بیٹھی ہو" پوچھنے والا یاسع تھا

"بس ایسے ہی" اُس سے اس کے علاوہ کوئی جواب نہ بن سکا

"کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتاؤ. کچھ ہوا ہے مامی نے کچھ کہا ہے "اس کے پوچھنے پر زلفہ نے ہاں میں گردن ہلائی

"تم ٹھیک تو ہو نہ زلفہ "یاسع کو اس کی فکر ہوئی

"ہاں میں ٹھیک ہوں (خراب بھی ہوں تو کس کو فکر ہے)اس نے بس سوچا

"چلو سب چھوڑو اب بتاؤ مجھے آگے کیا کرنا ہے"

"میں نے سوچا نہیں ہے"

"بس کرو یار تم اور سوچ کر نہ رکھو میں نہیں مان سکتا"

"مجھے بس جانا ہے یہاں سے ہوسٹل لیکن ماما بابا جانے نہیں دیں گے "وہ مایوس ہوئی

"میں بات کروں گا بتاؤ کہاں جانا ہے "وہ بات کرتا تھا اور سب مان جاتے تھے،اسے آج بھی یاد تھا جب یاسع نے اس کے سیکشن چینج کرنے کے لیے گھر والوں سے بات کی تھی اور سب مان گئے تھے

"مجھے فارمیسی کرنی ہے پھر ساؤتھ کوریا جانا ہے"

"ٹھیک ہے وہاں بھی چلی جانا مگر فلحال جس یونی میں ایڈمشن لینا ہے وہ بتاؤ"

یونی کوئی بھی گھر سے دور ہو بس"

"یونیز کے نام بتاؤ زلفہ" وہ جانتا تھا اس نے یہ سب سوچا ہوا ہے تو یونی بھی سوچی ہوئی ہو گی

"بیگم نصرت وومین یونیورسٹی لیکن وہ کافی قریب ہے گھر سے"

"ضیا الدین کیسی رہے گی وہ دور بھی ہے اور وہاں میری جان پہچان بھی ہے یا پھر آئی بی اے سکھر یونیورسٹی جہاں نرمل آپی جاتی ہیں" یاسع نے اسے مزید نام بتائے

"ضیا الدین ٹھیک ہے" وہ فیصلہ کر چکی تھی

ضیا الدین فارمیسی کالج اُس کے گھر سے دور تھا اور سکھر سے شکار پور کے راستے میں آتا تھا

"ٹھیک ہے میں بات کر لوں گا تم فکر مت کرو زلفہ" وہ اتنے اعتماد سے کہہ رہا تھا جیسے یہ منٹوں کا کام ہو

"تم تیاری کر لینا تھوڑی بہت ٹیسٹ کے لیے" ساتھ ہی وہ اسے مزید چیزیں بتانے لگا

تمہارا ریسٹورنٹ کیسا جا رہا ہے یاسع" اب سوال زلفہ کر رہی تھی

"اچھا جا رہا ہے، کل جا رہا ہوں میں گلگت" یہ سن کر زلفہ کا دل کیا وہ اسے یہاں ہی روک لے

لیکن اسے حق نہیں تھا ایسا کرنے کا

"تم تھکتے نہیں ہو یاسع"

"میں کیوں تھکوں گا" اس کے تاثرات بدلے

"تم ہر چیز ساتھ مینج کرتے کرتے تھکتے نہیں ہو، اپنی آنکھوں کے نیچے ہلکے دیکھو ایسا لگتا

ہے کئی راتوں سے نہیں سوئے" زلفہ نے فکر مندی سے کہا

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو میں کئی راتوں سے سویا نہیں ہوں میں ہر وقت کام میں مصروف

ہوتا ہوں لیکن میں تھک نہیں سکتا مجھے نہ چاہتے ہوئے بھی کھڑے رہنا ہے"

"سچ پوچھوں تو میں ہونہار کا ٹیگ خود سے لگائے بیزار ہو چکا ہوں لیکن یہاں پرواکسے ہے سب کو میرا ہونہار ہونا اور کامیابی دکھائی دیتی ہے لیکن کوئی بھی مجھ سے نہیں پوچھتا کہ میں کیسا ہوں؟؟ کیا میں ٹھیک ہوں؟"اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں

"پتا ہے زلفہ ابا کام نہیں کرتے تھے ہمیشہ ماموں نے ہماری مدد کی مجھے کھڑے رہنا پڑے گا

اپنے خاندان کے لیے تاکہ کسی بھی بچے کو کھانے کے لئے رونا نہ پڑے. کیا تم جانتی ہو زلفہ جب ابا امی کو مارتے تھے نا میں بہت روتا تھا وہ صرف امی کو نہیں مجھے اور آپیوں کو بھی مارتے تھے"وہ کھڑکی سے باہر دیکھتا کہتا جا رہا تھا اور زلفہ اسے سن رہی تھی لیکن زلفہ کی نظریں کہیں اور جمی تھیں وہ اس کے ہاتھوں کو تک رہی تھی جہاں اس کی نیلی اور ہری رگیں ابھر رہی تھیں،وہ شاید باقائدگی سے جم جاتا تھا

"ہم کئی کئی رات بھوکے سوتے تھے،زلفہ میں اکثر امی کو بچاتا تھا نہ تو ابا مجھے بھی بیلٹ سے مارتے تھے،وہ کام نہیں کرتے تھے ماموں جو بھی پیسے دیتے وہ ابو امی سے چھین لیتے اور شراب میں لگا دیتے" وہ رو دینے کو تھا

"مجھے کھڑے رہنا پڑے گا اپنے خاندان کے لیے اپنی ماں اور بہنوں کی اچھی زندگی کے لئے تاکہ انہیں کوئی چیز لینے سے پہلے سوچنا نہ پڑے کے اگر لے لیا تو کھانا کہاں سے کھائیں گے اُنہیں اپنی خواہشات کے لئے دل نہ مارنا پڑے"" وہ اب سنبھل چکا تھا

"جانتی ہو میں نے ریسٹورنٹ کیوں کھولا" یاسع سوال پوچھ کر خود ہی جواب دینے لگا

"کیوں کے میں چاہتا تھا کہ میری طرح کوئی بھی بچہ راتوں کو بھوکا نہ سوئے،مجھے بھوک سے ڈر لگتا ہے،مجھے لوگوں کے راتوں کو بھوکا سونے سے ڈر لگتا ہے" وہ اب بلکل نارمل لگ رہا تھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یاسع کے کراچی اور گلگت میں ریسٹورنٹ تھے اس کے ریسٹورنٹ میں ایسا بہت کم ہی ہوتا تھا کے کوئی وہاں آئے اور کھانا کھا کر نہ جائے اُسے اس بات سے کوئی غرض نہیں ہوتا تھا کے آنے والے کے پاس پیسے ہیں یا نہیں

"شکریہ مجھے سننے کے لیے زلفہ. میری پرواہ کرنے کے لیے" وہ ہاتھوں سے آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہہ رہا تھا

"اس کی کوئی ضرورت نہیں" اس نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

"میں اگلی دفع آؤں گا تو تمہارا یونیورسٹی میں ایڈمشین کروا کر ہی جاؤں گا اور تم لوگ بھی تو آؤں گے نہ اگلے مہینے زارا آپی کی شادی میں" وہ کہہ کر کمرے کا دروازہ کھولتا باہر نکل گیا اور زلفہ بس اُسے جاتا دیکھتی رہی

اتنا بے فکر دِکھنے والا یاسع بے فکر نہیں تھا وہ بستر پر لیٹی اُسے اور سوچے گئی

✶✶✶

لیپ ٹاپ کی اسکرین کے سامنے بیٹھی تھوڑی ہتھیلی تلے رکھے وہ کچھ دیکھنے میں مصروف تھی کہ پیچھے سے کسی نے اسے پکارا

"اروہ بی بی آپ کے والد بُلا رہے ہیں آپ کو" یہ ان کے گھر کی نوکرانی تھی

"اچھا تم چلو میں آتی ہوں"

وہ اٹھی اپنا دوپٹہ اٹھایا اور چپل پہنتے ہوئے اپنے والد کے کمرے کی جانب جانے لگی. وہ دروازے پر پہنچ چکی تھی. کمرے کا دروزہ کھٹکاتے ہوئے اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا وہ اندر ہی اندر دعا بھی کر رہی تھی کہ بابا مان گئے ہوں اس نے انہی سوچوں کے ساتھ کمرے کا دروازہ بجایا

"اندر آؤ اروہ" وہ اندر آئی

"جی بابا آپ نے بلایا" اس نے ہلکی آواز میں کہا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اروہ تمہیں جہاں داخلہ لینا ہے لے لو لیکن تم نہ ہوسٹل میں رہو گی نہ خالہ کے گھر تم گھر میں ہی رہو گی ہماری نظروں کے سامنے

"وہ مدرسہ سکھر میں ہے بابا" اروہ نے یاد دلایا

"کوئی مسئلہ نہیں میں ڈرائیور کا انتظام کر دوں گا اور ویسے بھی سکھر یہاں سے بیس منٹ کی مسافت پر تو ہے"

'سچ بابا" اروہ کو حیرت ہوئی

"ہمم... سچ کل چلنا میرے ساتھ داخلے کے لیے"

"شکریہ بابا.... اب میں جاؤں" وہ بہت خوش لگ رہی تھی

"جاؤ"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اٹھ کر خوشی خوشی اپنے کمرے میں جانے لگی آخر کار وہ اُس مدرسے میں جانے والی تھی .اس نے اپنے کمرے میں آکر وضو کیا اور نوافل ادا کرنے لگی،دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہی اس نے رونا شروع کر دیا

"اللہ تعالیٰ تھینک یو سو مچ مجھے بچانے کے لیے صحیح راہ دینے کے لیے مجھے بری زندگی سے نکال کر پاک کرنے کے لئے میرے ساتھ ماضی میں جو کچھ بھی ہوا اُس میں میری ہی غلطی تھی. اگر مجھے پہلے ہدایت مل جاتی تو شاید میں وہ گناہ نہ کرتی لیکن پھر میں سوچتی ہوں کہ اگر میں نے وہ گناہ نہ کیا ہوتا تو ہدایت کیسے ملتی."

انسان کی فطرت ہے وہ بغیر ٹھوکر کے نہیں سیکھتا اٹھنے کے لئے ایک دفع گرنا ضروری ہوتا ہے

"لیکن اللہ تعالیٰ میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں آپکی اچھی بندی بننے کی پوری کوشش کروں گی" اُسے جائے نماز پر بیٹھ کر باتیں کرنے کی عادت تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اللہ تعالیٰ زلفہ بھی سکھر میں کہیں رہتی ہو گی نہ وہ مجھے بہت یاد آتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس نے جو میرے ساتھ کیا کوئی اپنے دوست کے ساتھ کرتا ہے کیا؟؟

وہ نماز پڑھ کر اٹھی اور کل کی تیاری کرنے لگی اسے کل داخلے کے لئے بھی تو جانا تھا نا

✶✶✶

سب لڑکے اور لڑکیاں ساتھ مل کر ڈانس کر رہے تھے ہر طرف مختلف رنگوں کی ڈسکو لائٹس لگیں تھیں کمرے میں گانوں کا شور اتنا تھا کے کوئی کسی کی آواز با مشکل ہی سن سکے وہیں موجود ایک لڑکے نے ہاتھ کے اشارے سے ویٹر کو ایک ڈرنک لانے کو کہا. یہ شاید ایک کلب تھا ہاں یہ واقعی ایک کلب تھا

ویٹر اب اس کے لئے ایک گلاس لا چکا تھا جس میں پیلے رنگ کا کوئی مشروب تھا. اس نے گلاس اٹھا کر منہ کو لگایا اور ایک ہی سانس میں پی گیا اور دوبارہ ڈانس میں مشغول ہو گیا کہ اچانک اس کا دوست آیا اور اسے کھینچ کر ایک کونے میں لے گیا

"بھائی تو یہاں کیا کر رہا ہے چل لڑکی آگئی ہے"

"نہیں مجھے آج رات کے لیے وہ لڑکی چاہیے" اس نے سامنے کھڑی ایک دودھیا رنگت والی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوا کہا

"تو ایک بار چل کے تو دیکھ لے مست چیز ہے وہ بھی" وہ نچلے ہونٹ کو دانتوں میں دبائے کہنے لگا

اب وہ دونوں کلب کے اندر ہی ایک کمرے کی جانب جانے لگے. دروازے کی چوکھٹ پر پہنچ کر اس نے اندر کھڑی لڑکی کو دیکھا جس کے کپڑے اتنے برے تھے کہ اگر کوئی شریف آدمی دیکھتا تو شرم سے ہی مر جاتا

وہ چند لمحے لڑکی کو دیکھتا رہا اور پھر اپنے دوست سے مخاطب ہوا "چل اب تو نکل یہاں سے جا رہا ہوں میں اندر" وہ اندر جانے لگا تھا

"واہ آگیا نہ اوقات پر کہا تھا نہ مال ہے" کہتے ساتھ ہی اس کے دوست نے پیسوں کے لئے ہاتھ بڑھائے

"دے رہا ہوں" اس نے جیب سے پیسوں کی ایک موٹی گڈی نکالی اور دوست کہ ہاتھ پر رکھ دی

اب وہ اندر جانے لگا تھا. یہ تو طع تھا آج کی رات وہ یہیں گزارے گا.

✶✶✶

بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آم کھاتی ہوئی وہ آج ایک دفعہ پھر اپنے موبائل میں اس اکاؤنٹ کو کھولے بیٹھی تھی. کھڑکی سے آتی دھوپ کمرے کو روشن کر رہی تھی آج موسم کافی گرم تھا سکھر میں عمومن گرمی زیادہ پڑھتی تھی

اُس نے وہ گروپ کھولا آج وہ سب کسی اور بات پر بحث کر رہے تھے. شمویل غازیان اور دبیر نے اپنی ایک تصویر بھیجی تھی جس میں وہ تینوں ساتھ تھے اور مسکرا رہے تھے

"یہ تصویر میں باقی سب تو ٹھیک ہے یہ نیلی شلوار کمیز والا بندر کون ہے" اروہ نے نہ سمجھی سے کہا

"زلفہ! دیکھو ہم جانتے ہیں کیا اِس بندر کو" اروہ شمویل کو بڑے آرام سے بندر کہہ رہی تھی

"لگ تو جانا پہچانا رہا ہے. لگتا ہے زوو والوں نے آج کل اپنے جانوروں کا خیال رکھنا چھوڑ دیا ہے بندر کھلے عام گھوم رہے ہیں" زلفہ نے ساتھ ہی ہنسنے والا ایموجی بھیجا

"پیچھے کا لاڈالا عبیر کا ہے کیا" اروہ عبیر کی بلیک ریوو کو کالاڈالا کہہ رہی تھی

"ویسے مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا آج کل جنگلی بلیوں کے پاس موبائل کیسے ہے" شمویل اور بدلہ نہ لے

"کون کہاں ہے جنگلی بلی" زلفہ بلکل انجان بن گئی

"اِس کو چھوڑو یہ بتاؤ میں کیسا لگ رہا ہوں" یہ سیلف ابسیسڈ انسان عبیر تھا

"تم بھی صحیح لگ رہے ہو لیکن غازیان سب سے زیادہ اچھا لگ رہا ہے" اروہ نے کہا

"ایسا کیوں" عبیر نے پھر سوال کیا

"کیوں کے وہ تم دونوں سے لمبا ہے"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

غازیان چپ کر کے بس ان سب کی گفتگو کو سن رہا تھا)

زلفہ نے لمحے بھر کو موبائل رکھا اور خواب کی کیفیت میں کہا "کیا دن تھے وہ بھی زندگی کے خوشیوں والے محبت سے بھرپور آخر گھر والوں کے ساتھ وہ خوشی اور محبت محسوس کیوں نہیں ہوتی جو دوستوں کے ساتھ ہوتی ہے کاش زندگی میں دوست کبھی جدا نہ ہوتے کاش زندگی میں ہمیشہ اچھا وقت رہتا کاش باہر کی دنیا ظالم نہ ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا"

جب گھر میں محبتیں نہ ملیں تو انسان باہر ڈھونڈنے نکل جاتا ہے اور باہر سوائے اسباق کے کچھ نہیں ملتا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"زلفہ میری دوستیں آرہی ہیں تو ماما کہے رہی ہیں ان کے لئے کچھ بنا لو" لئیہہ چلاتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی

"کیوں تمہارے ہاتھ ٹوٹ گئے ہیں جو میں بناؤں"

"شکل اچھی نہیں ہے تو کم سے کم بات تو اچھی کر لیا کرو" لئیہہ طنزیہ انداز میں کہتی وہاں سے جانے لگی

"شٹ اپ لئیہہ" اس کی آواز معمول سے بلند تھی

"زیادہ چیخوں مت سچ بتا رہی ہوں اور میری بات سنو اپنی اس شکل پر کچھ لگا لینا ورنہ میری دوستیں کیا سوچیں گیں کہ میری بہن کتنی کالی ہے" وہ کہتے ساتھ ہی کمرے سے جانے لگی اور پیچھے کھڑی زلفہ آئینے میں اپنا چہرہ دیکھنے لگی

"کیا واقعی میرا رنگ اتنا برا ہے" اس نے بس سوچا اور پھر بالوں کو جوڑے میں باندھ کر کچن میں جانے لگی اُسے ایک دفع پھر وہ چار لوگ یاد آئے

"ارے زلفہ تم کیوں ان لوگوں کے جانے پر روتی ہو جو آتے ہی جانے کے لئے ہیں" اس نے خود سے کہا اور آگے بڑھ گئی

دوپہر کے چار بج رہے تھے لئیہہ کی دوستیں آچکیں تھیں. ان کا گھر تین کمروں ایک لاؤنج اور کچن پر مشتمل تھا ایک کمرے میں دادی تھیں ایک کمرے میں لئیہہ اور اُس کی دوستیں اور تیسرے کمرے میں اُس کی ماں تھیں جو سو رہی تھیں اور کچن میں وہ خود تھی وہ کچن کا سارا کام مکمل کر چکی تھی اب بس کھانے کی چیزوں کو سرو کرنا تھا

"وہ ماں کے کمرے میں آئی ہلکا پھلکا میک اپ کیا اور چیزیں سرو کرنے چلی گئی. اب وہ چیزیں تھوڑی تھوڑی کر کے میز پر لا کر رکھ رہی تھی

"لئیہہ یہ کون ہیں" یہ لئیہہ کی ایک دوست تھی جسے زلفہ کو دیکھ کر تجسس ہوا

"یہ میری بڑی بہن ہے زلفہ "لئیہہ نے سب کو اس کا نام بتایا

"زلفہ آئیں آپ بھی ہمارے ساتھ بیٹھیں نہ "اس کی دوست لئیہہ کی طرف دیکھ کر چڑانے والے انداز میں بولی حالانکہ وہ اچھے سے جانتی تھی لئیہہ اپنی بہن سے بہت چڑتی ہے

"نہیں مجھے تھوڑا کام ہے "وہ معذرت کر کے کمرے سے نکل گئی

"لئیہہ تمہاری بہن تو بلکل تم میں نہیں ملتی اور اس کی آنکھیں بھی الگ ہیں سب سے "اس کی دوست نے کہتے ساتھ ہی بسکٹ چائے میں ڈبویا

"ہاں یہ الگ ہے سب سے پتا نہیں کس پر چلی گئی "لئیہہ نے افسوس سے کہا

تقریباً سات بجے کے قریب لئیہہ کی تمام دوستیں جا چکی تھیں دوستوں کے جاتے ہی لئیہہ پھر زلفہ کے سر پر موجود تھی

"زلفہ تمہیں کہاں بھی تھا نہ اپنی اِس شکل کو تھوڑا گورا کر کے آنا" وہ اس پر چیخ رہی تھی

زلفہ کا رنگ صاف تھا لیکن لئیہہ اُسے ہمیشہ کالا کہا کرتی تھی

موبائل پر چلتی زلفہ کی انگلیاں روکیں "میں بلکل ٹھیک تھی لئیہہ تم اپنی آنکھوں کا علاج کرواؤ"

"زیادہ زبان مت چلاؤ کیا سوچ رہی ہوں گی میری دوستیں کہ میری بہن کتنی کالی ہے اس کی آنکھیں مجھے سے کتنی چھوٹی ہیں عجیب ہیں وہ کتنی موٹی ہے"

اس کے اس طرح کہنے پر زلفہ نے خود کو سامنے رکھے آئینے میں دیکھا پھر لئیہہ کو لئیہہ کے ہاتھ صاف تھے دودھ کی طرح اُس کے نہ تھے لئیہہ کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں اُس کی نہ تھیں لئیہہ نہایت ہی دبلی پتلی تھی وہ نہ تھی. لئیہہ کے بال سیاہ اور نرم ملائم تھے اُس کے نہ تھے پھر اس کی نظر لئیہہ کی صراحی نما گردن تک گئی اُس کی تو گردن بھی ویسی نہیں تھی. کیوں

تھی وہ ایسی اس کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے کسی نے صحیح ہی کہا تھا انسان کو سب سے پہلا ٹراما اُس کے گھر والے ہی دیتے ہیں

زلفہ نے اپنا موبائل اٹھایا اور مہوش کو کال ملائی. رِنگ جا رہی تھی دوسری طرف موبائل بج رہا تھا لئیہہ کمرے سے جا چکی تھی

"ہیلو" ہاتھ میں پکڑے موبائل کے اسپیکر سے مہوش کی دھیمی سی آواز آئی

"مہوش ہم سب کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے نا" زلفہ نے مہوش کے کال اٹھاتے ہی سوال کیا

"ہاں زلفہ ہم سب کو اللہ تعالیٰ نے ہی بنایا ہے" زلفہ کے اس طرح سوال کرنے پر مہوش کھٹکی

"تو پھر اللہ تعالیٰ نے کسی کو خوبصورت اور کسی کو بد صورت کیوں بنایا ہے""

"بتاؤ انہوں نے ایسا کیوں کیا ہے" زلفہ تیز تیز کہے جا رہی تھی

"زلفہ خوبصورتی کیا ہوتی ہے" سوال مہوش کی جانب سے تھا

"خوبصورتی وہ....."زلفہ نے سوچا لیکن اس سے کوئی جواب نہ بن سکا

"دیکھو زلفہ خوبصورتی وہ ہوتی ہے جو ہمیں اچھی لگے کیا تم نے نہیں دیکھا بعض دفعہ ہمیں وہ چیزیں بلکل پسند نہیں آتیں جن کو لوگ بہت خوبصورت کہہ رہے ہوتے ہیں"

"ایسا ہوتا ہے نہ"مہوش نے دوبارہ سوال کیا

"ہاں"زلفہ نے فوراً کہا

"خوبصورتی وہ ہوتی ہے جو ہمیں اچھی لگے زلفہ خوبصورتی دیکھنے والے کی آنکھ میں ہوتی ہے "مہوش نرم سے لہجے میں کہہ رہی تھی

"تو پھر ہم صرف گورے اور پتلے انسان کو ہی خوبصورت کیوں کہتے ہیں"

"یہ لوگوں کا نظریہ ہے زلفہ یہ معاشرے کا ناظریہ ہے کیا تم جانتی ہو افریقہ میں جو جتنا سیاہ ہوتا ہے لوگ اُسے اُتنا خوبصورت مانتے ہیں"

"کیا واقعی"زلفہ کو حیرت ہوئی

Clubb of Quality Content

"ہاں زلفہ یہ سب معاشرے کا نظریہ ہے کسی کو کچھ پسند ہے اور کسی کو کچھ. کوئی بھی چیز اچھی یا بری نہیں ہوتی یہ اُس کو دیکھنے والی آنکھ کا فیصلہ ہوتا ہے کہ وہ اسے کس طرح دیکھ رہی ہے" وہ لمحے بھر کو رُکی پھر دوبارہ بولی

"اللہ نے ہر چیز کی بہت ساری قسمیں بنائی ہیں اور ہر قسم بہترین بنائی ہے. تم نے قرآن کی سورہ التین پڑھی ہے"

"ہمم... عربی میں پڑھی ہے"

"میں تمھیں اس کا ترجمہ بتاتی ہوں" مہوش پرسکون لہجے میں کہے رہی تھی

"اور بے شک ہم نے انسان کو سب سے بہترین صورت میں میں پیدا کیا ہے"

(سورہ التین:۰۳)

"دیکھو زلفہ جب بنانے والا کہہ رہا ہے کے تم بہترین ہو تو تمھیں لوگوں کی پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے" مہوش کسی بھی طرح چاہ رہی تھی کے وہ سمجھ جائے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مہوش اور جو لوگ مذاق بناتے ہیں اُس کا کیا" زلفہ بہت الجھی ہوئی تھی

"زلفہ جب تم کوئی ڈرائنگ بناتی ہو تو لوگ تمھیں کہتے ہیں کے ڈرائنگ اچھی نہیں ہے یا ڈرائنگ کو"

"مجھے کہتے ہیں" زلفہ نے فوراً جواب دیا

"بلکل اس طرح ہم بھی تو اللہ تعالیٰ کی ایک ڈرائنگ ہیں تو جب بھی کوئی ہم پر سوال اٹھاتا ہے تو وہ ہم پر نہیں اللہ تعالیٰ پر سوال اٹھاتا ہے" مہوش بات ختم کر چکی تھی

"اچھا زلفہ مجھے تھوڑا کام ہے اور کل مدرسے میں ایڈمیشن کے لیے بھی جانا ہے بعد میں بات کرتی ہوں" یہ کہہ کر مہوش نے کال کاٹ دی مگر زلفہ سوچوں میں گم بس اسکرین کو تکتی چلی گئی

✶✶✶

لان میں آسمان کی طرف چہرہ کیے دائیں بائیں ٹہلتی عبایا پہنے کھڑی اروہ اپنے والد کا انتظار کر رہی تھی آج اُسے مدرسے میں ایڈ میشن کے لئے جانا ہے روہڑی میں آج بادلوں کا ڈیرہ تھا

"یہ کیا برقع پہن کر کھڑی ہو ایسے جاؤ گی" سوال کرنے والی اس کی ماں انیشہ حیدری تھیں

"جی ماما ایسے ہی جاؤں گی"

اس سے پہلے کے انیشہ حیدری کچھ اور کہتیں باہر سے گاڑی کے ہارن کی آواز آئی. اروہ کے والد آچکے تھے

وہ چلتی ہوئی گھر کے دروازے سے باہر آئی اور گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی

گاڑی اب روہڑی کی سڑکوں پر رواں دواں تھی سکھر روہڑی کا پل پار کرنے کے بعد وہ لوگ سکھر میں داخل ہو چکے تھے. کچھ ہی دیر بعد وہ لوگ جامعہ دار لعلوم سکھر کے باہر کھڑے تھے

ادارے کی عمارت لال اینٹوں کی بنی تھی آس پاس پیڑ اور پودے لگے تھے وہ ادارہ بلا شعبہ بہت خوبصورت تھا. اروہ اس عمارت کو حیران ہو کر دیکھے گئی. عمارت کے قریب ہی کئی گنبد بھی بننے تھے اُسے سمجھ نہیں آیا یہ کس کام کے ہیں لال اینٹوں کا بنا یہ مدرسہ فن تعمیر کا بہترین نمونہ پیش کر رہا تھا

وہ اب اندر جانے لگی تھی وہ عمارت باہر سے زیادہ اندر سے خوبصورت تھی دیواروں پر نہایت ہی مہارت سے قرآن کی آیتوں کی کیلی گرافی کی گئی تھی مختلف شیلف میں دین کی مختلف کتابیں اور ہر قسم کے قرآن پاک سیٹ تھے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کا نام" ریسپشنسٹ نے اس سے پوچھا

"اروہ حیدری"

کس چیز میں داخلہ لینا ہے"

"عالمہ کے کورس میں لینا ہے" وہ تھوڑی گھبرائی ہوئی تھی

"ٹھیک ہے آپ تھوڑا انتظار کریں"

ریسپشنسٹ کے کہتے ہی اروہ جا کر پاس بنی بینچ پر بیٹھ گئی اس نے مڑ کر بائیں طرف دیکھا وہاں ایک لڑکی پہلے سے بیٹھی تھی

"آپ کا نام کیا ہے" سوال مہوش کی جانب سے تھا

"میرا نام اروہ حیدری ہے. آپ کا؟"

"میرا نام مہوش زین ہے" مہوش کے جواب دیتے ہی ایک بار پھر خاموشی چھا گئی

"میں یہاں عالمہ کے کورس میں ایڈمشن لینے آئی ہوں اور آپ" مہوش نے ایک دفعہ پھر بات شروع کی

"میں بھی عالمہ کے کورس کے لیے ہی آئی ہوں" اروہ کے لہجے میں گھبراہٹ واضح تھی

"اس حساب سے تو ہم کلاس فیلو ہو سکتے ہیں" مہوش ہلکا سا مسکرائی

"جی" اروہ بھی جواباً ہلکا سا مسکرائی

"آپ یہاں ہی رہتی ہیں"

"نہیں میں روہڑی میں رہتی ہوں"

"ٹھیک" مہوش بات ختم کر کے اپنا سامان سمیٹتی اُٹھ کر چلی گئی

چند گھنٹے بعد وہ بالآخر خوشی خوشی اپنا ایڈمیشن کروا کر گھر واپس آچکی تھی.

✶✶✶

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب دوئم: بقا

بقا کی تلاش، ایک جستجو

ہر لمحہ، ہر گھڑی، ہر سانس

زندگی کے رنگ، موت کے سائے

دونوں کھیل ایک ہی دھاگے میں

جو زندگی کو جگائے اور موت کو شکست دے

بقا کی جنگ، ایک آواز جو جگاتی ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زندگی کی رہ میں چلنے کے لئے

خود کو مضبوط کرنے کے لئے

زندگی کی تاریکیوں کو کم کرنے کے لئے

کیوں کہ

اپنے مسائل کو خود حل کرنا پڑتا ہے

ہر انسان کو اپنی بقا کے لئے خود اٹھنا پڑتا ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس پر اندھیروں کے سیاہ بادل چھائے تھے. ان بادلوں کو سفید اس نے خود کرنا تھا یاسع کو گئے ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور زلفہ نے ابھی تک ٹیسٹ کی کوئی تیاری نہیں کی تھی. وہ دن بھر پرانے میسج پڑھتی رہتی اور رات کو یاسع کی سوچیں لے کر بیٹھ جاتی. رات کو سونے

کے بجائے fake scenarious بناتی رہتی. اس کا sleep schedule بہت بری طرح تباہ

ہو چکا تھا

زلفہ کچھ منٹ پہلے ہی نیند سے جاگی تھی آج جب اُس کی آنکھیں کھلیں تو کمرے میں اس کے علاوہ کوئی نہیں تھا. اس نے اپنے جسم کو حرکت دینی چاہی مگر بے سود. اس کا پورا جسم شرابور تھا. وہ ہمت کر کے اٹھی اور اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اُسے شدید بُخار ہو رہا تھا

"زلفہ اٹھ بھی جاؤ کب تک سوتی رہو گی" کمرے کا دروازہ کھول کر اس کی ماں اندر داخل ہوئیں

زلفہ کی حالت دیکھ کر وہ ایک پل کو رُکیں بکھرے بال، سوجی ہوئی آنکھیں، لال ٹماٹر چہرہ زلفہ کی شکل بتا رہی تھی کے اُسے بخ اُر ہے

ایک پل کے لئے نعیمہ کا دل کیا کہ وہ جا کر اسے گلے لگائیں دوائی دیں. مگر اگلے ہی لمحے انہیں زلفہ سے ملنے والا وہ ایک ایک غم یاد آنے لگا تھا

(نعیمہ اور شاہ احمد کی شادی گھر والوں کی مرضی سے ہوئی تھی. شادی کے چند مہینے بعد ہی نعیمہ امید سے ہو گئیں. شاہ احمد اور نعیمہ کی خواہش تھی کہ ان کے پہلا بیٹا ہو کیوں کے نعیمہ اپنی تین بہنوں میں سب سے چھوٹی تھیں اور ان کی بڑی بہنوں کے بیٹے تھے اس لئے نعیمہ کی خواہش تھی کہ ان کا بھی پہلا بیٹا ہو ایسا ہی ماجرہ شاہ احمد کے گھر تھا ان کے ایک بڑے بھائی تھے اور ان کے دو بیٹے تھے. ڈاکٹر نے انہیں الٹرا ساؤنڈ میں بیٹا ہی بتایا تھا شاید وہ مشین کی کوئی خرابی تھی کیوں کے پیدائش کے وقت ان کے یہاں بیٹے کی نہیں بیٹی کی پیدائش ہوئی تھی

بیٹی کی پیدائش کی وجہ سے شاہ اور ان کی والدہ کا رویہ نعیمہ کے ساتھ کچھ اچھا نہیں تھا یہاں تک کے زلفہ کی پیدائش کے دو دن بعد ہی ان کی ساس خدیجہ احمد نے نعیمہ کو کچن میں کھڑا کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر جھوٹی کا ٹیگ لگا کر پورے خاندان میں مشہور کر دیا تھا خدیجہ کو لگتا تھا نعیمہ نے یہ سب توجہ بٹورنے کے لئے کیا. اوپر سے سونے پر سوھاگا زلفہ ان کے خاندان کی طرح خوبصورت بھی نہیں تھی. اُس کی آنکھیں بچپن میں شاہ احمد جیسی بھوری ہی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تھیں. اُسے heterochromia وقت کے ساتھ ہوا تھا. heterochromia کی دو وجوہات ہوتی ہے ایک جو انسان کو وراثت میں ملتی ہیں اور دوسری جس میں حد سے زیادہ depression اور trauma سہنے کے باعث آنکھوں کا melanin (وہ مادہ جو آنکھوں کی رنگت کے لئے ذمہ دار ہوتا ہے) اپنا رنگ بدل لیتا ہے جس کے باعث انسان کی آنکھیں اپنا حقیقی رنگ چھوڑ کر دو مختلف رنگوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں.

جب کے لئیہہ کی پیدائش کے وقت سب اس کے بر عکس تھا. وہ لڑکی ضرور تھی مگر وہ خوبصورت تھی شاہ احمد جیسی اپنے خاندان جیسی وہ شاہ احد کا عکس تھی. اس بار دادی اور شاہ احمد نے کسی قسم کا کوئی ہنگامہ بھی نہیں کیا تھا دیر سے ہی صحیح مگر وہ قدرت کے فیصلے پر راضی ہو گئے تھے. لئیہہ نعیمہ کے لئے کسی تحفے سے کم نہ تھی. لئیہہ سے ان کی خاندان میں عزت اور بڑھ گئی تھی کیوں کے لئیہہ کے پیدا ہوتے ہی وارث احمد اس کا رشتہ مانگ چکے تھے. مانگتے بھی نہ کیوں؟ لئیہہ ان کے خاندان کی سب سے خوبصورت لڑکی تھی)

"جلدی اٹھ کر باہر آجاؤ کام بھی کرنا ہے" یہ کیسی ماں تھی جسے اپنی ہی اولاد پر ترس نہیں آیا. وہ جیسی بھی تھی. تھی تو ان کے وجود کا حصّہ ہی نہ

وہ کہہ کر دروازہ بند کرتی کمرے سے چلی گئیں. پیچھے کھڑی زلفہ انہیں دیکھتی رہی. یہ پہلی دفع نہیں تھا جب وہ زلفہ کو اس طرح چھوڑ کر گئی ہوں

(سات سالہ زلفہ شاہ چینخ چینخ کر رو رہی تھی

"ماما پلیز مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے مجھے دور نہ بھیجیں.. بابا پلیز مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے

"وہ کہتی ہوئی لرز رہی تھی

نعیمہ اُسے ساتھ رکھنے سے انکار کر چکی تھیں ان کا کہنا تھا کے زلفہ بہت بد تمیز ہیں وہ اسے نہیں پال سکتیں اور شاہ احمد نے بھی اُن کی یہ بات مان لی تھی

سامنے صوفے پر وارث احمد اور کشور وارث بیٹھے تھے جو زلفہ کو لینے آئے تھے لیکن زلفہ جانے کے لئے تیار نہیں تھی اُسے بھی ماں باپ کی وہ محبت چاہیے تھی جو لئیہہ کو ملی.

مگر وارث احمد پھر بھی شاہ کے کہنے پر زلفہ کو اپنے ساتھ لے گ ئے تھے اور چند ہی دنوں میں واپس بھی چھوڑ گ ئے تھے. کوئی کسی کی اولاد پالتا ہے کیا بھلا

وہ پورے ہفتے بعد واپس آئی تھی اور اپنی ماں کے سامنے کھڑی تھی

"واپس کیوں آئی ہو تم آخر تم مر کیوں نہیں جاتیں. نفرت ہے مجھے تم سے نفرت" زلفہ ان کا یہ رویہ دیکھ کر دادی کے کمرے میں چلی گئی البتہ نعیمہ کے الفاظ اب بھی اس کے دماغ میں گونج رہے تھے

والدین کو بعض دفع احساس نہیں ہوتا وہ غصے میں بچوں کو کیا کچھ کہہ جاتے ہیں اور وہ کب تک اُن کے ذہن میں رہتا ہے

"دادی یہ نفرت کیا ہوتی ہے" زلفہ دادی کے کمرے میں آتی معصومیت سے پوچھ رہی تھی

"بیٹا آپ کیوں پوچھ رہی ہو"

"ایسے ہی دادی")

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

(اُس کی ماں نے ایک دفعہ پھر اُسے مارا تھا مگر اس دفعہ صرف مارا نہیں تھا انہوں نے زلفہ کے ہاتھ پر گرم گرم چمٹا لگا دیا تھا. وہ اب دس سال کی ہو چکی تھی

"بیٹا کیوں تنگ کرتی ہو ماما کو، آپ تنگ نہیں کرو گی تو ماما ماریں گی بھی نہیں" خدیجہ اس کے جلے ہوئے ہاتھ پر مرہم لگاتی بولیں

"لیکن دادی لئیہہ تو زیادہ تنگ کرتی ہے وہ اُسے تو نہیں مارتیں" وہ آنکھوں میں آنسوں لئے بولی. وہ آج پھر رو رہی تھی

"بیٹا وہ چھوٹی ہے نہ"

"تو کیا میں چھوٹی نہیں ہوں دادی؟" زلفہ کا سوال سن کر خدیجہ سے کوئی جواب نہ بن سکا

"آپ ماما کے سامان میں کیوں گھسی" وہ بات بدلتی بولیں

"دادی وہ سامان میں نے نہیں لئیہہ نے توڑا تھا لیکن ماما نے مجھے مارا" وہ زخم کو دیکھتے ہوئے بولی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بیٹا ایسی کوئی بات نہیں آپ کی بھی کوئی تو غلطی ہو گی ورنہ ماما کو شوق تھوڑی ہے"

"دادی کیا میں منحوس ہوں" مرہم لگاتے دادی کے ہاتھ تھمے

"نہیں بیٹا آپ کو کس نے کہا"

"کسی نے نہیں دادی بس مجھے لگا"

"زلفہ تمہارے بال کتنے خراب ہو رہے ہیں" دادی زلفہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی بات بدل گئیں. عمر کا تقاضہ تھا دادی اب پہلے جیسی نہیں رہی تھیں. انہیں زلفہ کی فکر ہونے لگی تھی وہ ان کا خون تھی پوتی تھی

زلفہ کے بال بچپن سے ہی لمبے تھے لیکن نعیمہ اُس کے بال نہیں بناتی تھیں وہ ایسے ہی اسکول چلی جاتی اور وہاں سب بچے اس کا مذاق بناتے اور ایک دن اس ہی وجہ سے کلاس ٹیچر نے تھپڑ مار کر زلفہ کو کلاس سے باہر نکال دیا. وہ پورا پیریڈ کلاس سے باہر کھڑی رہی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور اگلے دن اسکول جانے سے پہلے زلفہ نے دادی کو بال بنانے کو کہا. دادی نے اُس کے بال بنا دیے. جب نعیمہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے دادی کو بھی بال بنانے سے منع کر دیا

دوسرے دن زلفہ پھر خوشی خوشی دادی کے پاس بال بنوانے آئی

"دادی بال بنا دیں"

"بیٹا اپنی ماما سے ہی بنوایا کرو میں کب تک بناؤں گی میں اب بوڑھی ہو رہی ہوں. میرے ہاتھوں میں درد ہوتا ہے مجھ سے چٹیا نہیں گوندی جاتی" یہ کہہ کر دادی نے اسے واپس بھیج دیا

زلفہ نے کمرے میں آکر روتے روتے بال بنانے کی کوشش کی اور تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ اپنے بالوں کو چٹیا میں گوندھ چکی تھی. وہ اسکول پہنچی تو ٹیچر نے اُسے پھر ڈانٹا کے اتنے خراب بال کس نے بنائے ہیں اور زلفہ نے انہیں سب بتا دیا کہ اس کی ماما اس کے بال نہیں بناتی ہیں اس لئے اُسے خود ہی بنانے پڑتے ہیں)

یہ سب سوچتی زلفہ نے کراہ کر آنکھیں میچ لیں. اسے یہ باتیں کیوں یاد آتی تھیں آخر یہ بچپن انسان کا پیچھا کیوں نہیں چھوڑتا. اس نے خود کو غور سے آئینے میں دیکھا آج ایک اور دفعہ بال ویسے ہی بکھرے تھے. چہرہ لال ٹماٹر ہو رہا تھا آنکھوں کے گرد ہلکے سیاہ ہوگ ئے تھے لیکن آج اس کی آنکھوں میں آنسوں نہیں آئے تھے. کیوں کہ روتے تو انسان تھے اور لوگوں نے اسے انسان چھوڑا ہی کب تھا

وہ بخار میں تپتی ہوئی اٹھی اور پڑھنے بیٹھ گئی اس نے سوچ لیا تھا بس اب اور نہیں وہ لئیہہ کی باتوں کو دل پر نہیں لے گی کیوں کے وہ کالی نہیں تھی لئیہہ حد سے زیادہ گوری تھی وہ موٹی بھی نہیں تھی لئیہہ حد سے زیادہ پتلی تھی اور نہ ہی کسی کا ظلم برداشت کرے گی. نہ ہی کسی کے لئے اپنی نیند کی قربانی دے گی.

وہ اپنے رنگ قد اور وزن کو اون کرے گی. اسے بس اب کچھ بھی کر کے آگے جانا ہے اسے اِس گھر سے جانا ہے مضبوط بننا ہے

وہ بیٹھی ان تمام سوچوں کو جھٹک کر ایک بار پھر پڑھائی کی طرف متوجہ ہوئی. وہ پڑھائی میں اچھی تھی لیکن اسے بہت محنت کرنی پڑتی تھی. سب لوگ ٹاپر اور اس کی کامیابی دیکھتے ہیں مگر اُس کامیابی کے پیچھے کی جانے والی محنت کوئی نہیں دیکھتا

"زندگی کے بعض لمحات ایسے بھی ہوتے ہیں جہاں کوئی بھی آپ کے لئے نہیں آتا آپ کو اپنی بقا کے لئے خود اٹھنا پڑتا ہے"

زلفہ نے آج ایک بار پھر اپنا دل مارا تھا اُسے دل مارنے کی عادت تھی مگر کیا یہ کرتے کرتے اُس کے پاس بچا بھی تھا؟؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہر دھڑکتے پتھر کو تم دل سمجھتے ہو جانا

عمریں گزر جاتی ہیں دل کو دل بنانے میں

✶✶✶

اروہ پورے کمرے میں کتابیں پھیلائے کسی مطالعے میں مصروف تھی اسے اپنا ہوم ورک پورا کرنا تھا

(اور مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں سورت النور:۳۱)

اسے پہلے تو سمجھ نہیں آیا کہ آنکھیں کیوں نیچی رکھیں پھر یک دم اسے اپنی ساری غلطیاں یاد آنے لگیں سب کی شروعات دیکھنے سے ہی تو ہوئی تھی. آنکھیں وہ غلطیاں کر دیتی ہیں جو انسان نے سوچی بھی نہیں ہوتی. ایک نظر بس ایک نظر محبت کے لیے کافی ہوتی ہے. اگر صحیح معنوں میں کہا جائے تو آنکھیں انسانی جسم کا سب سے خطرناک حصّہ ہیں یہ لوگوں کو دل میں اور دل سے اتارنے کا ہنر رکھتی ہیں

یوں ہی تو ہم لوگوں کو دیکھتے ہیں اور وہ ہمیں اچھے لگنے لگتے ہیں. پھر کچھ وقت ساتھ گزارنے کے بعد وہ ہمیں چھوڑ جاتے ہیں اور ہم ساری زندگی اُن کی یادوں سے نکل نہیں پاتے. وہ

ہمارے گلوں کا پھندا بن کر رہ جاتے ہیں جو نہ باہر آتا ہے نہ نیچے جاتا ہے بس نا برداشت ہونے والی تکلیف دیتا ہے

(اور اپنی زینت نہ دکھائیں مگر جتنا بدن کا حصّہ خود ہی ظاہر ہے اور اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں سورت النور:۳۱)

"زینت نہ دکھائیں" اس نے سوچا اور پھر لکھنا شروع کیا

زینت سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کے ذریعے عورت سجتی سنورتی ہے. جیسا زیور یعنی جہاں زیور پہنا جاتا ہو

(اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں) وہ اب آگے کی آیات کی تشریح کر رہی تھی

یہاں گریباں سے بال، گردن اور سینا مراد ہے. مومن عورتوں پر ان تمام اعضاء کو ڈھانپنا واجب ہے جب کے چہرہ مستحب

اس نے اب آگے کی آیت پڑھنا شروع کی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

(مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا اپنے بھانجوں یا اپنی مسلمان عورتوں. سورت النور:۳۱)

یعنی ہمیں یہ پردہ اپنے شوہر، باپ، بھائی، بیٹے، سسر بھتیجوں، بھانجوں اور مسلمان عورتوں کے علاوہ سب سے کرنا ہے. یعنی محرم کے علاوہ سب سے

وہ اب اپنا ہوم ورک مکمل کر چکی تھی ہوم ورک مکمل کرنے کے بعد اس نے ایک حدیث بھی پڑھی

(حضرت عائشہ فرماتیں ہیں "اللہ تعالیٰ ان عورتوں پر رحم فرمائے جنہوں نے سب سے پہلے ہجرت کی تھی جب اللہ نے یہ حکم نازل فرمایا "اور وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں" تو انہوں نے اپنی اونی چادروں کو پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیا تھا")

"جب اللہ کا فرمان نازل ہوا تو اس دور کی عورتوں نے اپنی چادروں سے اوڑھنیاں بنالیں. اس کے پاس اللہ کا فرمان اب نازل ہوا تھا. اس کے پاس تو بہت سے کپڑے تھے لیکن وہ تو پھر بھی پردہ نہیں کرتی تھی. وہ کیسی مومن عورت تھی جس کے پاس اللہ کا فرمان

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نازل ہوا مگر پھر بھی اس نے پردہ نہیں کیا وہ کیسے ملے گی اللہ سے "اس کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے تھے

وہ انہی سوچوں میں غرق تھی کے اس کی والدہ اندر داخل ہوئیں. انیشہ حیدری کے داخل ہوتے ہی اروہ نے آنکھوں کے آنسوں صاف کیے

"اروہ کل تمہاری خالہ آرہی ہیں بچوں کے ہمراہ اس لئے اچھا سا تیار ہو جانا"

"ٹھیک ہے معما" وہ مدھم آواز میں بولی

کہہ کر اس کی ماں کمرے سے نکل گئیں

"جنّت ہاتھ سے جانے کے علاوہ ہر رنج رائگاں ہے" اروہ نے خود سے کہا

ایک عزم تھا جو آج اس نے اپنی زندگی میں کیا تھا اب اسے پورا کرنے کا وقت تھا

✶✶✶

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لکڑی کی کرسی پر بیٹھا. وہ انگلیوں میں پین پھسائے گول گھومائے جا رہا تھا. وہ یہاں یونیورسٹی میں انٹری ٹیسٹ کے لئے آیا تھا وہ پڑھائی میں اچھا تھا لیکن آج اسے ٹیسٹ دینے میں بہت مسئلہ ہو رہا تھا یہ شاید کل کی ڈرنک کا اثر تھا. اس کا سر شدید دکھ رہا تھا. پورا کمرہ امتحان طالبات سے پُر تھا

سامنے سے چلتا ہوا ممتحن اس کے پاس آ کر رُکا "بیٹا آپ کو کیا ہوا ہے، آپ ٹھیک تو ہیں" اس نے گلاسز لگائے ہوئے تھے جس کے باعث ممتحن اس کی آنکھیں دیکھنے سے قاصر تھا

"جی میں ٹھیک ہوں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ ٹیسٹ دے کر باہر آ چکا تھا. اس نے اتنا ہی کیا تھا کے بس پاس ہو سکے. اب وہ اکیلا یونیورسٹی کے لان میں بیٹھا تھا کے پیچھے سے ایک لڑکی کی آواز آئی

"آپ ٹھیک تو ہیں نہ" اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا

وہ گوری رنگت، سنہری آنکھوں والی دبلی پتلی سی ایک لڑکی تھی. اس نے بلو جینز کے ساتھ نارنجی رنگ کی کُرتی پہنی ہوئی تھی اور دوپٹہ گلے میں تھا

"جی"

"آپ ہال میں بہت تھکے ہوئے لگ رہے تھے" ہمدردی سے کیا گیا سوال لڑکی کی جانب سے تھا

"بس ذرا طبیعت ٹھیک نہیں ہے"

"آپ کا ٹیسٹ کیسا ہوا" وہ لڑکی اس سے مزید سوال کرنے لگی

"پاس تو ہو ہی جاؤں گا"

وہ لڑکی آگے جواب ہی دیتی کے اس کا موبائل بجنے لگا

"چلیں نائس تو میٹ یو" وہ لڑکی کہہ کر داخلی دروازے کی جانب قدم بڑھانے لگی

✶✶✶

اب وہ اپنے دوست کے ساتھ آج رات پھر کسی کلب میں بیٹھا تھا. ارد گرد لڑکے لڑکیاں ڈانس میں مشغول تھے البتہ موسیقی کا شور آج تھوڑا کم تھا

"ہاں آج بھی اس ہی لڑکی کے پاس جانا ہے" ساتھ بیٹھے دوست نے اس سے سوال کیا

"نہیں کوئی اور" عام سے لہجے میں جواب دیا

"کیوں وہ اتنی اچھی تو ہے"

"تجھے پتا تو ہے میں کتنی جلدی بور ہو جاتا ہوں لڑکیوں سے" لاپرواہی سے جواب دیا

"تیرا کیا بنے گا تجھے ہر روز ایک نئی لڑکی چاہیے"

"شمویل بیگ اور ایک لڑکی سے خوش ہو جائے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا" اس نے کمینے پن سے کہا

مگر کیا واقعی؟؟ یہ تو شمویل بیگ کو زندگی بتائے گی. اس کا جواب سن کر کلب کی دیواروں نے آپس میں کہا تھا

✷✷✷

لئیہہ اور نعیمہ ابھی ہی بازار سے زارا کی شادی کی شاپنگ کر کے آئے تھے. کمرے میں ہر طرف سامان بکھرا تھا جسے زلفہ اور دادی دیکھ رہے تھے زلفہ بازار نہیں جاتی تھی کیوں کے اس کی پسند کی گئی کوئی بھی چیز نعیمہ کو پسند نہیں آتی تھی. اس لیے وہ گھر میں ہی رہتی اور چپ چاپ نعیمہ کے لائے ہوئے کپڑے پہن لیتی.

"ماما یہ میرا ہے کیا" زلفہ ایک جامنی رنگ کے کامدار غرارے کو ہاتھ میں تھامے بولی

"ہاں یہ تمہارا ہے"

"ماما مجھے یہ پسند نہیں آرہا مجھے زلفہ کا دے دیں" لئیہہ اپنے غرارے پر تبصرہ کرتی بولی.

اس کا اپنا غرارہ کریمی رنگ کا تھا

"تم نے تو یہ اپنی پسند سے لیا تھا نہ لئیہہ" نعیمہ کو حیرت ہوئی آج لئیہہ اپنی پسند چھوڑ رہی تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں وہاں یہ کریمی زیادہ اچھا لگ رہا تھا اور اب یہ جامنی والا زیادہ اچھا لگ رہا ہے" ایک تو یہ کپڑوں کا گھر آ کر شو بدل لینا

"نہیں میں یہ نہیں دوں گی مجھے کریمی رنگ نہیں پسند" زلفہ نے اپنا فیصلہ سنایا

"زلفہ میں آخری دفعہ کہہ رہی ہوں دے دو مجھے"

"اگر نہیں دوں تو کیا کرو گی تم" زلفہ نے ابرو اٹھائی

"ماما دیکھ رہی ہیں یہ کیسے زبان چلا رہی ہے" لئیہہ کی آواز معمول سے بلند تھی

"بڑی ہوں تمیز سے بات کرو"

"نہیں کرتی کیا کرو گی تم" وہ اب چیخنے لگی تھی

"زیادہ چیخو مت ورنہ چیخنا مجھے بھی آتا ہے" زلفہ اس سے بھی بلند آواز میں بولی

"ماما دیکھیں نہ اس کو" لئیہہ ماں کو شکایت کرنے لگی

نعیمہ لئیہہ کے کہتے ہی گھورتے ہوئے اُسے دیکھنے لگیں

Clubb of Quality Content

"زلفہ دو لئیہہ کو" نعیمہ نے بھی لئیہہ کی طرف داری کی

"نہیں دیتی کیا کریں گی آپ ماریں گی مجھے، جتنا مارنا ہے ماریں لیکن بس اب بہت ہو گیا میں کیوں ہمیشہ قربانی دوں" وہ کہتی ہوئی کوئی بھوکی شیرنی لگ رہی تھی

"کیسے زبان چل رہی ہے تمہاری اِس دن کے لیے پالا تھا میں نے تمہیں؟" نعیمہ نے اسے مزید غصے سے دیکھا

"تحصیح کریں صرف کھانا پینا اور کپڑے دینا پالنا نہیں ہوتا پرورش بھی کرنی ہوتی ہے جو آپ نے میری کی نہیں ہے تو آپ کا دکھ کرنے کا کوئی جواز نہیں بنتا" آج زلفہ پہلی بار ماں کے آگے بولی تھی. وہ لڑنے کے فُل موڈ میں تھی

"شرم نہیں آتی ماں سے اس طرح بات کرتے ہوئے"

"ماں کو شرم نہیں آتی دو بیٹیوں میں فرق کرتے ہوئے"

"تم دونوں میں فرق بنتا ہے" نعیمہ زور سے بولیں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیوں میں انسان ہوں اور لئیہہ ایلین یا میں ایلین ہوں اور لئیہہ انسان" وہ سوچ چکی تھی جب اپنا حق نہ ملے تو لڑ کر لو. جتنے اچھے ہم ہوتے ہیں دنیا ہم سے اتنی بری ہوتی ہے. بُرے بن جائیں یہ دنیا آپ کے قدموں میں ہو گی

"تم نہیں دو گی یعنی آنے دو اپنے باپ کو"

"کیا کریں گے وہ بھی زیادہ سے زیادہ ماریں گے نہ اور اس سے زیادہ آپ لوگ کر بھی کیا سکتے ہیں.. ہونہہ" وہ ہار نہیں مانے گی اس نے سوچ لیا تھا

لئیہہ اور دادی بس ہکا بکا ہو کر زلفہ کو دیکھ رہے تھے یہ کیسا روپ تھا زلفہ کا جو ایک دن میں نکل آیا تھا

"میں تمھیں شادی میں نہیں لے کر جاؤں گی"

"نہ لے کر جائیں بدنامی آپ کی ہو گی کے بیٹی کہاں ہے. کیا کہیں گی وہاں جا کر کہ میں کیوں نہیں آئی" وہ تھوڑا آگے آئی "کچھ بھی کرنے سے پہلے سوچ لی جیے گا. مجھ پر کیچڑ اچھالیں گی تو چھیٹے آپ اور لئیہہ پر بھی آئیں گے" وہ کھلے عام دھمکی دے رہی تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"شکلیں جتنی بھی اچھی کیوں نہ ہوں کردار پر بات آجائے تو سب بیکار ہے یہ تو معلوم ہے نہ آپ کو..ما..ما"اس نے ماما توڑ توڑ کر ادا کیا

نعیمہ زلفہ کو دیکھتی رہ گئیں یہ کیسا روپ تھا اس کا

"تم مجھے دھمکا رہی ہو"نعیمہ کی دھیمی آواز آئی وہ اب تک شاک کے عالم میں تھیں

"جو آپ سمجھیں اور دوسری بات میں آپ کی نوکر نہیں ہوں جو سارے گھر کا کام کروں. جو اپنے حصّے کا ہو گا وہ کر لوں گی کیوں کے مجھے ٹیسٹ کی تیاری بھی کرنی ہے"

"اور تم اب ہو سکے تو میرے منہ کم ہی لگنا انسان کی عزت اس کے اپنے ہاتھ ہوتی ہے"

اب وہ لئیہہ سے مخاطب تھی

لئیہہ جواب بھی نہ دے سکی

زلفہ نے اپنا جوڑا اٹھایا اور کمرے سے نکل گئی اسے کچھ بھی کر کے اس گھر سے جانا تھا تو کیوں نا یہ طریقہ ہی صحیح شاید تھک ہار کر عاجز ہو کر بھیج ہی دیں.

پیچھے کمرے میں لئیہہ، نعیمہ اور دادی نہ سمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گئے

"ماما یہ زلفہ کو کیا ہوا ہے. اس میں اتنی ہمت کب آئی" وہ حیرانی سے بولی

نعیمہ اسے جواب نہ دیں پائی. انہیں اس غصے میں اپنا عکس دکھا تھا. اُس کا غصہ بلکل نعیمہ جیسا تھا آخر تھی تو وہ انھی کی بیٹی نا.

✷✷✷

اروہ اپنے گھر میں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی. اس نے آج پیلے رنگ کا سیٹ اور ہلکی جیولری پہنی تھی. پیلے رنگ میں اس کی رنگت اور بھی دمک رہی تھی

"اروہ بی بی آپ کو بڑی بی بی بلا رہی ہیں" پیچھے سے نوکرانی کی آواز آئی

"ہاں تم چلو میں آئی"

اس نے مکمل تیار ہو کر اس کے اوپر ایک بری چادر اسکارف نما انداز میں لے لی تھی جس سے اس کے بال سمیت پورا سر اپا ڈھک چکا تھا البتہ چہرہ اب بھی کھلا تھا. اس نے فلحال نقاب کرنے کا نہیں سوچا تھا

وہ باہر آئی اور صوفوں پر آ بیٹھی. سامنے والے صوفے پر خالہ اور ان کے دو بیٹے بیٹھے تھے

اروہ کی یہ حالت دیکھ کر اس کی ماں اور خالہ نے ایک دوسرے کو نہ سمجھی سے دیکھا

"اروہ یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے اتنی بڑی چادر. بال کیوں چھپائے ہوئے ہیں"

اروہ میرے ساتھ ذرا اندر آنا" خالہ کے کہتے ہی انیشہ حیدری نے اروہ کو اپنے ساتھ چلنے کو کہا

"یہ کیا بد تمیزی ہے اروہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے تم نے اپنی. اتارو یہ چادر" وہ اسے کمرے میں لا کر غصے میں بولیں

"نہیں میں نہیں اتاروں گی" وہ اڑ گئی

"کیوں"

"خالہ کے بیٹے نہ محرم ہیں معما"

"یہ یقیناً اس مدرسے کا اثر ہے. میں نے کتنا کہا تھا نہ لو ایڈمیشن، مگر میری سنتا کون ہے بہر حال مجھے کچھ نہیں پتا ہے اتارو یہ اور باہر آؤ" وہ غصے میں کہے جا رہی تھیں

"ما..ما"

"بس باہر آؤ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اور یہ اتار کر آؤ" انہوں نے اروہ کی بات کاٹتے ہوئے اپنا فیصلہ سنایا

انیشہ حیدری اب کمرے سے جا چکی تھیں اور اروہ اندر بیٹھی رو رہی تھی "اللہ میں کیا کروں اب" اس نے سوچتے ہوئے موبائل اٹھایا اور مہوش کو کال ملائی

اروہ اور مہوش کی ایک ہفتے میں کافی اچھی بات چیت ہو گئی تھی

مہوش کے کال اٹھاتے ہی اروہ نے اسے ایک سانس میں پوری کہانی سنا دی

"اروہ تمہاری معما سمجھ جائیں گی انہیں تھوڑا وقت لگے گا" مہوش اس سے کہہ رہی تھی

"مہوش لیکن میں ابھی کیا کروں"اروہ پریشانی کے عالم میں بولی

"اروہ ابھی باہر نہیں جانا تمہاری معما ابھی غصے میں ہیں اور مہمان بھی آئے ہوئے ہیں"

مہوش نے بات سنبھالنے کی کوشش کی

"میں کوشش کرتی ہوں"اس نے کہہ کر موبائل پر بنا لال بٹن دبا دیا

وہ دو گھنٹے یوں ہی کمرہ لاک کر کے بیٹھی رہی

"اروہ دروازہ کھولو"دروازے کے اس پار سے انیشہ حیدری کی آواز آئی

وہ چپل پہنتی اٹھی اور دروازے تک آ کر لاک کھولا. دروازہ کھلتا جا رہا تھا. دروازے کے کھلتے ہی انیشہ حیدری اندر داخل ہوئیں اور اس کے رخسار پر اپنا ہاتھ چاپ دیا. اروہ جامد رہ گئی

"یہ کیا حرکت تھی. آخر تم نے کیوں ہماری عزت کا جنازہ نکلوانے کی قسم کھائی ہوئی ہے پہلے وہ ویڈیو اور اب یہ سب"

یہ لوگ ماضی کیوں نہیں بھولتے آخر. اروہ چپ رہی

"آنے دو تمہارے باپ کو سب بتاتی ہوں میں"وہ کہہ کر کمرے سے نکل گئیں.

✷✷✷

پورے چاند کی رات لمحہ لمحہ گھل رہی تھی. ہر سمت اندھیرا تھا دل کو ڈرا دینے والا اندھیرا مگر کون جانے کے وہ اندھیرا کسی کے لئے روشنی کی کرن تھا. آج ان کے گھر میں عدالت لگی تھی. وہ شاہ احمد کے کمرے میں ان کے سامنے بیٹھی تھی. چہرہ ہر جذبات سے عاری تھا

"زلفہ یہ میں کیا سن رہا ہوں تم نے ماما سے بدتمیزی کی ہے"

"بابا میں نے بس اپنا سوٹ لیا ہے جو ماما لئہیہ کو دے رہی تھیں"زلفہ نے دھیمی آواز میں تمیز سے کہا

"بس یہ کیا تھا تم نے؟بتاؤ"نعیمہ سلگ کر بولیں

"زلفہ جو بھی ہو اماما سے معافی مانگو"

ٹھیک نے"وہ کہہ کر نعیمہ کی طرف مڑی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سوری ماما" وہ تمیز سے کہتی کمرے کی چوکھٹ عبور کرتی باہر نکلی اور اپنے کمرے میں داخل ہوئی اس نے کمرے میں آتے ہی اپنی ڈائری نکالی. وہ روزانہ کا معمول بہت پہلے ہی لکھنا چھوڑ چکی تھی کیوں کے ایک دفع نعیمہ کے اسے مارنے پر زلفہ نے روتے روتے واقعے کی پوری تفصیل ڈائری میں لکھ دی تھی اور بد قسمتی سے وہ ڈائری لئیہہ کے ہاتھ لگ گئی . لئیہہ نے گھر میں آتے جاتے ہر انسان کو اس کا ایک ایک لفظ پڑھ کر سنایا. اپنی بہن نما آفت کی وجہ سے وہ بہت کم ہی لکھا کرتی اور لکھنے کے بعد ڈائری دادی کی الماری میں رکھ دیتی

اس نے ڈائری نکالتے ہی لکھنا شروع کیا

"میرے ماں باپ نے مجھے پیار کرنا نہیں سکھایا

میں نے اسے خاموشی سے سیکھا

کبھی میری ماں نے مجھ سے نہیں پوچھا کے تمہاری آنکھیں لال ہونے کی وجہ کیا ہے

میرے باپ کو میں اس وقت نظر آئی جب میں نے کوئی غلطی کی

میں نے اپنے آپ کو اس وقت سنبھالنا سیکھا جب کوئی میرے لیے نہیں آیا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں نے سر گوشی کی کے "'ہاں میں ٹھیک ہوں" جب گھر میں آوازیں بلند تھیں.

میں نے اپنے آنسوں خود صاف کیے حالانکہ ان کے لفظوں نے مجھے اندر سے زخمی کیا تھا،

میں نے اپنا ہاتھ خود تھاما جب یہ دنیا مجھے خود پر بھاری محسوس ہوئی،

میں نے خود کو زندہ رہنا سکھایا اس گھر میں جو گھر نہیں لگتا تھا،

(in a house that never feels like home)،

میں اپنی سوچیں اور خیالات پی گئی،

ہاں میں سب سہے گئی،

لیکن کس قیمت پر؟(but at what cost?)"

آنسوں کو روکنے میں ناکام زلفہ نے صفحہ پلٹا

لوگ شکایات کرتے ہیں انہیں کوئی نہیں سمجھا. ان کا دکھ زیادہ ہے لیکن جسے اس کی ماں نہ سمجھے اُس کا کیا؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"غیروں کے دیے ہوئے زخم کبھی نہ کبھی بھر جاتے ہیں اپنے کے زخموں کا کوئی مداوا نہیں ہوتا"

✶✶✶

نیم روشنی والا وہ کمرہ نہایت ہی نفاست سے سیٹ تھا. وہ اپنے کمرے کی صفائی خود کیا کرتا تھا. اپنے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے وہ شخص کچھ سوچنے میں مصروف تھا کے اچانک اسے وہ ایک بار پھر یاد آئی وہ اسے ہمیشہ یاد آتی تھی. یاد کے آتے ہی وہ سمجھ گیا کے اس کی آج رات بھی سسکتے ہوئے گزرے گی

"یا اللہ وہ مجھے بہت یاد آتی ہے مجھے اندازہ بھی نہیں تھا کے میں اسے اتنا یاد کروں گا. وہ میری زندگی کا حصّہ بن گئی ہے میری سوچوں میں اس کا حق ہے. وہ تاریکی میں میرے لئے روشنی کی مانند ہے. وہ مجھ میں اس طرح روشنی بھرتی ہے جیسے سورج کی پہلی کرن

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تاریک رات میں "اسے کئی سال اس طرح اکیلے میں خود سے اپنے محبوب کے بارے میں باتیں کرنے کی عادت تھی

"بس وہ جہاں بھی ہو خوش ہو، مجھے انتظار کرنا ہے نہ میں اس کے لئے ایک زندگی تو کیا کئی زندگیاں بھی انتظار کر سکتا ہوں"

ساتھ ہی اس نے ایک شاعری کی آڈیو ریکارڈنگ کھولی

"تم حقیقت نہیں ہو حسرت ہو،

جو ملے خواب میں وہ دولت ہو..

کس طرح چھوڑ دوں تمہیں جانا،

تم میری زندگی کی عادت ہو..

داستان ختم ہونے والی،

تم میری آخری محبت ہو"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

✷✷✷

ن ئے ماڈل کی سفید سیوک گاڑی مٹی کی چھوٹی پہاڑیوں کے درمیان کشادہ ہائی وے پر دوڑی جا رہی تھی. وہ کہنی کھڑکی سے ٹکائے آسمان کو دیکھنے میں مشغول تھا کہ اچانک اپنے دوست کی آواز پر وہ چونکا

"کس کوٹھے میں جانا ہے آج"

'آج نہیں دل نہیں ہے' وہ تھکا ہوا لگ رہا تھا

"خیریت تو ہے کہیں آج تو نے زیادہ تو نہیں پی لی" اسے حیرت ہوئی

"نہیں بس آج موڈ نہیں ہے" شمویل نے کہہ کر چہرہ دوبارہ کھڑکی کی جانب موڑ لیا

"ٹھیک ہے پھر واپس چلتے ہیں" وہ کہہ کر گاڑی واپس موڑنے لگا

"مجھے کچھ سامان لینا ہے مال لے چل"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ٹھیک ہے" ارتضٰی کو شمویل آج واقعی ٹھیک نہیں لگا تھا

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں کنگز سینک شاپنگ مال کے سامنے کھڑے تھے

پانچ ہزار چار سو اسکوائر فٹ پر بنا شیشے کا یہ تین منزلہ مال رات کے اندھیرے میں اس وقت روشنیوں سے چمک رہا تھا. اس مال میں دکانیں، شوروم، سینما حال اور ریسٹورانٹ کو مختلف فلورز پر ترتیب دی گئی تھی جسے باہر کھڑا انسان با آسانی دیکھ سکتا تھا

وہ دونوں اب اندر جانے لگے تھے

"کس فلور پر چلنا ہے" ارتضٰی نے شمویل سے سوال کیا

"تیسرے" وہ دونوں اب اندر داخل ہو رہے تھے

اندر کا ماحول نہایت ہی خوشگوار تھا. مال کا اندر کا آرٹیٹیکچر باہر سے بھی زیادہ دل فریب تھا

. اوپر جانے کے لئے دو راستے موجود تھے ایک لفٹ کا اور دوسرا گول سیڑھیوں کا جن کے کنارے شیشے کے تھے

لفٹ سے تیسری منزل پر پہنچ کر شمویل نے اپنی کچھ شرٹس لیں. انھوں نے کھانا کھایا اور تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ واپس جانے کے لئے تیار تھے

"بھائی تو رُک میں ابھی آتا ہوں" ارتضٰی کہہ کر غائب ہو گیا. اور شمویل نظریں جھکائے اپنی جگہ پر ہی کھڑا رہا

"ارے، آپ کی طبیعت کیسی ہے اب" یہ آواز اُس یونی والی لڑکی کی تھی

شمویل پہلے تو اسے پہچان نہیں پایا اور اگلے ہی لمحے اسے یاد آ گیا آیا کے یہ کون ہے

"جی میں ٹھیک ہوں" اس نے سامنے کھڑی سنہری آنکھوں والی لڑکی سے نظریں چراتے ہوئے کہا. کیوں کے اگر وہ اس کی آنکھیں دیکھ لیتی تو پہچان جاتی کے اس نے پی ہوئی ہے وہ یہ کام بچپن سے کرتا آرہا تھا اسے اندازہ تھا کب کتنی مقدار لینی ہے جس کی وجہ سے وہ نشے میں ہونے کے باوجود بھی حواس باختہ نہیں ہوتا تھا

"یار کتنا اچھا ہے نا تمیمہ یہ. کیسے نظریں جھکائی ہوئی ہیں "سنہری آنکھوں والی کے برابر میں کھڑی لڑکی نے سرگوشی کی

"اچھا تو ہے"

شمویل اب بھی وہیں کھڑا ارتضٰی کا انتظار کر رہا تھا

"ویسے آپ کا نام کیا ہے" تمیمہ نے اس نے سوال کیا

"میرا نام شمویل بیگ ہے. آپ کا؟" شمویل سے اب بھی نگاہیں اٹھائی نہ گئیں حالانکہ وہ ہمیشہ ڈرنک کر کے باہر گھومتا تھا. کسی کو لگتا ہے کے اس نے پی رکھی ہے تو لگتا رہے.

ان لڑکیوں کی سرگوشی سننے کے بعد عجیب خوف تھا جو اِس وقت اُس پر طاری ہو رہا تھا

"میرا نام تمیمہ سہل ہے"

"آپ نے یونی میں کون سا سبجیکٹ لیا ہے شمویل" تمیمہ نے ایک بار پھر سوال کیا

"میں نے سوشل سائنس لی ہے"

"واؤ میں نے بھی سوشل سائنس ہی لی ہے""

thats nice "شمویل ہلکا سا مسکرایا مسکراتے ہوئے اس کے بائیں گال میں گڑھا واضح ہوا

"اچھا اب میں چلتی ہوں" وہ کہہ کر پلٹ گئی

شمویل اس کی پشت کو دیکھتا رہا. کیا تھا اس لڑکی میں ایسا. اسے کبھی کسی لڑکی سے حیا محسوس نہیں ہوئی تھی اور ایک یہ تھی جسے دیکھ کر نگاہیں جھک جاتی تھی

پیچھے سے آتا ارتضٰی تمیمہ کو دیکھ چکا تھا

"یہ کون تھی شمویل"

"کوئی نہیں بس ایک دفع یونی میں ملی تھی. باقی سب چھوڑ تو مجھے گھر چھوڑ دے"

"اوکے"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

گھر پہنچنے کے بعد بھی آج اس نے مزید پی نہیں تھی. بھرپور کوشش کے بعد بھی وہ بوتل کو ہاتھ نہیں لگا سکا تھا

✶✶✶

زلفہ اپنے کمرے میں کپڑوں کا ڈھیر پھیلائے پیکنگ میں مصروف تھی انہیں رات کو کراچی کے لئے نکلنا تھا. آج آٹھ جولائی تھی اور کل نو جولائی زارا کی مہندی

اس نے بیگ میں تقریباً ساری جینز اور ٹاپ ہی رکھے تھے کیوں کا کراچی کا موسم سکھر کے مقابلے میں خاصا خوشگوار ہوتا ہے

تھوڑی دیر بعد رات کے سی پہر سب جانے کے لئے تیار تھے زلفہ چلتی ہوئی ایک کندھے پر س لٹکائے دوسرے ہاتھ میں بیگ لئے کمرے سے نکلی

"میں تیار ہوں باقی سب کہاں ہے"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بیٹا دادی گاڑی میں بیٹھ گئی ہیں. تم بھی جا کر بیٹھ جاؤ" شاہ احمد اسے تاکید کرتے ہوئے واپس کال پر مصروف ہو گئے

وہ یوں ہی چلتی ہوئی گاڑی تک پہنچی اور اپنا سامان رکھنے لگی تب تک لئہیہ اور نعیمہ بھی آ چکے تھے

تھوڑی دیر بعد شاہ احمد کی گاڑی شہر اۓ پاکستان پر دوڑ رہی تھی شاہ احمد ڈرائیو کر رہے تھے ان کے ساتھ آگے نعیمہ اور پیچھے کھڑکیوں کی طرف زلفہ، لئہیہ اور درمیان میں دادی بیٹھی تھیں. سکھر سے کراچی کا سفر سات گھنٹے کا تھا اور ابھی رات کا ایک بج رہا تھا. شاہ احمد کو چھوڑ کر سب سو چکے تھے سوائے زلفہ کے وہ کھڑکی کی طرف چہرہ کیے تھوڑی ہتیلی تلے ٹکائے باہر چھوٹے پہاڑ اور ستارے دیکھنے میں مصروف تھی اندھیرے کے باوجود بھی غور سے دیکھنے پر اسے باہر کا نظارہ نظر آجاتا تھا. اسے قدرتی چیزوں کے علاوہ کوئی بھی چیز اپنی طرف نہیں کھینچتی تھی نیچر لوریونو

✷✷✷

وہ صبح آج پھر کسی کام سے یونی آیا تھا اور سیاہ ٹراوزر شرٹ میں یونی کے اُہاتے میں بیٹھا تھا.
آج پھر آسمان پر بادل چھائے تھے. اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی آنکھیں شدید دکھ رہی تھیں اور نیند کے باعث بند ہو رہی تھیں

"شمویل تم"

"شمویل what a coincidence we meet again" تمیمہ اسے حیرت سے دیکھتی بولی وہ بھی آج کسی کم سے یونی آئی تھی

"جی" شمویل سے نظریں نہ اٹھائی گئیں آج تو اس نے پی بھی نہیں تھی. اسے یک دم اس لڑکی سے نفرت ہوئی کیسی بلا ہے یہ اس کے آتے ہی مجھے نہ جانے کیا ہو جاتا ہے. اس نے بس دل میں سوچا

وہ آکر اس کے ساتھ والی بینچ پر بیٹھ گئی. ہاں وہ معصوم ہمدرد تمیمہ خاصا بے تکلف تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ یہاں ہی رہتے ہیں سکھر میں"

"نہیں میں روہڑی سے آیا ہوں"اس نے متوازن لہجے میں کہا اب اتنا بھی بد تمیز نہیں تھا کے بات کا جواب نہ دیتا

"اچھا میں جعفر آباد سے ہوں یہاں پڑھنے آئی ہوں. میرے چاچا سکھر میں ہی رہتے ہیں"

"تو پھر آپ یہاں ہوسٹل میں رہیں گی"شمویل نے نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے سوال کیا

"جی ٹھیک کہا آپ نے"

"آپ نے کون سا سبجیکٹ لیا ہے"شمویل نے سوچتے ہوئے سوال کیا کہیں یہ بلا اس کے گلے کا ہار تو نہیں بننے والی

"ارے آپ کو بتایا تو تھا سوشل سائنس"وہ ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہنے لگی

اس کا جواب سن کر شمویل چند لمحے چپ رہا

"آپ کا نمبر مل سکتا ہے" شمویل کو خود بھی سمجھ نہیں آیا اس نے کس خیال کے تحت اس کا نمبر مانگا. سوال کرتے وقت اُس میں کوئی الگ ہی روح گھس گئی تھی یہ کہنا ٹھیک رہے گا

"ابھی تو میں اپنا موبائل بھول آئی ہوں چاچا کے گھر اور مجھے نمبر یاد بھی نہیں ہے تو نیکسٹ ٹائم"

"چلیں اب میں چلتا ہوں" شمویل نے یہاں سے جانے میں غنیمت جانی یہاں رہتا تو نہ جانے کیا کیا بول پڑتا. وہ اٹھا اور جانے لگا

"اہ کیوں بھول آئی میں موبائل اچھا خاصا نمبر مل جاتا اس کا" وہ خود کو ملامت کرنے لگی

✷✷✷

"ارے بچو اب اٹھ بھی جاؤ تیاری نہیں کرنی کیا. شام کے پانچ بج رہے ہیں" مومنہ پوری بچہ پارٹی کو اٹھانے میں مصروف تھیں

مومنہ کی آواز جب زلفہ کی سماعت سے ٹکرائی تو اس کی آنکھ کھل گئی. اس کی نیند ایسی ہی تھی حد سے زیادہ کچی وہ چاہے کتنی بھی تھکی ہوئی ہو ہلکی سی آہٹ پر اُٹھ جاتی تھی

'و..و"زلفہ نے اٹھتے ساتھ ہی انگڑائی لی اور ساتھ ہی گھڑی دیکھی شام کے پانچ بج رہے تھے.

وہ لوگ کراچی ٹریفک کی وجہ سے سات کے بجائے نو بجے پہنچنے تھے اور وہ نو بجے سے سو رہی تھی اسے حیرت ہوئی

وہ اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی. پورے گھر میں افراتفری پھیلی تھی ہر کوئی اپنے کاموں میں مصروف تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ناشتہ شام کے پانچ بجے کرنے کے بعد وہ اپنے کپڑے ہاتھ میں اٹھائے استری اسٹینڈ تک جانے لگی

"زلفہ میرے بھی کپڑے استری کر دو"،لئہیہ پھر اسے ستانے پہنچ چکی تھی

"کیوں تمہاری نوکر ہوں جو کروں"زلفہ سختی سے بولی

زلفہ کے اس طرح دو ٹوک انداز میں بولنے پر نرمل اور نور نے ایک دوسرے کو دیکھا. زلفہ لئہیہ سے بحث نہیں کرتی تھی وہ لئہیہ کی ہر بات مانتی تھی لیکن آج اس نے نہیں مانی تھی

جب کوئی نہ بولنے والا انسان اپنے حق کے لیے بولنا شروع کر دے تو اس سے زیادہ قہر ڈھانے والا کوئی نہیں ہو سکتا.

رات کے نو بجے وہ سب حال میں پہنچ گ ئے تھے. زلفہ نے آج اپنی ایک آنکھ جیسے ہرے رنگ کی کامدار فراک کے ساتھ ہرے رنگ کا ہی جالی کا دوپٹہ لیا ہوا تھا. بال جوڑے میں بندھے تھے جوڑے پر ایک سفید گجرا نہایت ہی نفاست سے لگا تھا. صرف دو گھنگرالی لٹیں گالوں کو چھو رہی تھیں. کانوں میں خوبصورت جھمکے اور اونچی ہیل پہنے ہلکے میک اپ کے ساتھ وہ سراپائے حسن و جمال لگ رہی تھی. آج اس نے اسکارف نہیں کیا تھا وہ اسکارف کرنا چھوڑ چکی تھی مہوش سے کئی دنوں سے بات نہیں ہوئی تھی اور وہ اس کے سیکھائے سارے سبق زلفہ کے ذہن سے نکل گئے تھے

دور کھڑی نور زلفہ کو دیکھ کر اس تک آئی

"زلفہ تم" اس سے آگے نور کچھ کہتی زلفہ نے فوراً اس کی بات کاٹی

"اگر تم مجھے یہ بتانے آئی ہو کے اسکارف کے بغیر میرا منہ زیادہ موٹا لگ رہا ہے یا میرے بال اچھے نہیں ہیں یا یہ کلر مجھے پر سوٹ نہیں کر رہا یا میرا میک اپ اچھا نہیں لگ رہا تو اپنا منہ بند رکھنا مجھے تمہاری رائے کی ضرورت نہیں نور آپی" زلفہ دو ٹوک انداز میں بولی

ہمیں کسی کو بھی اس کی خامیاں گنوانے کی ضرورت نہیں ہوتی کیوں کے وہ اگلا انسان خود میں موجود خامیاں ہم سے بہتر جانتا ہے

نور ہکا بکا سی رہ گئی وہ یہ سب ہی تو اسے بولنے آئی تھی لیکن آج زلفہ نے اس کی اچھی خاصی کر دی تھی

"زے میں تو کچھ اور کہنے آئی تھی" اس نے صفائی پیش کی

"ہمم.. جسے میں تو تمھیں جانتی ہی نہیں ہوں نور.. آپی" اس نے ایک ادا سے آپی کہا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نور ایک بہت ہی پک می قسم کی لڑکی تھی اُس سے کسی کی تعریف برداشت نہیں ہوتی تھی.

ہر چیز میں کیڑے نکالنا نور کی پسندیدہ عادت تھی. اس کا زور زیادہ زلفہ پر ہی چلتا تھا کیوں

کے زلفہ جواب نہیں دیتی تھی مگر آج زلفہ نے وہ بندھن بھی توڑ دیا تھا

زلفہ اسے جواب دے کر دادی کے پاس آ گئی

"زلفہ بیٹا ماشااللہ سے تم کتنی پیاری لگ ہو" دادی اس کی نظر اتارنے لگیں

"سارا میک اپ کا کمال ہے دادی" نرمل سے اس کی تعریف برداشت نہ ہوئی

"ہمم.. دادی پر افسوس دیکھیں کسی کی شکل تو میک اپ کے ساتھ بھی اچھی نہیں لگ رہی"

زلفہ نے لاپرواہی سے جواب دیا

زلفہ کے اس طرح کہنے پر دادی کی ہنسی چھوٹ گئی. نرمل یہ دیکھ کر شرم کے مارے ٹیبل

سے اٹھ کر چلی گئی

زلفہ کا رویہ آج اعلان کر رہا تھا کے کوئی اس سے بحث کرے تو خود ہی روئے

تھوڑی ہی دیر میں مہندی کا فنکشن شروع ہو چکا تھا ہال نہایت ہی دلکش تھا. ہر کونا پھولوں اور لڑیوں سے سجا تھا. ڈی جے بھی ایک کونے میں ہی میوزک کا سسٹم لیے بیٹھا تھا حال میں موجود فوٹو گرافر اور مووی میکر ہر لمحے کو تصویروں میں قید کرتے جا رہے تھے. زارا سادھے سے میک اپ میں سامنے اسٹیج پر بیٹھی تھی. اسٹیج پر تازہ سرخ گلابوں کی سجاوٹ کی گئی تھی جن سے تازہ مہک اُٹھ رہی تھی. ہر آتا جاتا شخص ایک پل کے لئے ان پھولوں کو رُک کر ضرور دیکھتا تھا. یاسع بھی اسٹیج پر کھڑا اپنے فوٹو شوٹ میں مصروف تھا. یاسع نے آج سفید کُرتا شلوار کے ساتھ ہرے رنگ کا دوپٹہ گلے میں ڈال رکھا تھا.

اسٹیج تک جاتی زلفہ یاسع کو دیکھ کر رکی وہ اب بھی اسٹیج پر موجود تھا ایک پل کے لئے زلفہ کو سمجھ نہ آیا کے یاسع زیادہ خوبصورت ہے یا اسٹیج پر کی جانے والی پھولوں کی سجاوٹ

زلفہ کے اسٹیج پر جانے سے قبل ہی ڈی جے تیز آواز میں گانا چلا چکا تھا ماحول میں ہر طرف ایک ہی شور تھا

دو نیں ستارے ہیں چند سا مکھڑا

کیا کہنا اس کا آفریں

دعوت میں جیسے کوئی شاہی ٹکڑا..

شاہی جوڑا پہن کے آئی جو بن دھن کے وہی تو میری سوئیٹ ہارٹ ہے

گانے کے چلتے ہی لئہیہ اور ذوالکفل اسٹیج پر پہنچ گئے. اب وہ رقص میں اپنی مہارت دکھانے میں مصروف تھے لئہیہ نے پیلی فراک پہن رکھی تھی اور ذوالکفل نے سفید کرتا شلوار کے ساتھ پیلے رنگ کا دوپٹہ گلے میں ڈال رکھا تھا

یک دم ہی پورے ہال میں اندھیرا چھا گیا. بس ایک گول دائرے نما روشنی لئہیہ اور ذوالکفل پر پڑ رہی تھی. ہال میں موجود ہر شخص کی نظریں لئہیہ اور ذوالکفل پر جمی تھیں اور ان دونوں کی ایک دوسرے پر. اسٹیج پر موجود ذوالکفل لئہیہ کی انگلی پکڑ کر اسے گھما رہا تھا.

ہر طرف تالیوں اور سیٹیوں کا شور تھا

ڈانس کے آخر میں لئہیہ گھومتی ہوئی آئی اور اچانک ہی اس کی فراک ہیل میں پھنسی اور وہ گرنے لگی لیکن گری نہیں ذوالکفل اسے اپنے بازوؤں میں تھام چکا تھا اس لمحے کو دیکھ کر کئی

لوگوں نے توبہ توبہ کر کے کانوں کو ہاتھ لگائے اور کئی نے ان کی اپنے کیمروں میں تصویر اتاری

ڈانس ختم ہو چکا تھا مگر ذوالکفل اب بھی محو ہو کر اسے دیکھ رہا تھا

"چھوڑو بھی مجھے اب" وہ اپنا نازک ہاتھ اس کی کمر پر مارنے لگی

"چھوڑ رہا ہوں. ویسے میرا شکریہ ادا کرنے کے بجائے مجھے ہی دماغ دکھا رہی ہو. تمہیں تو بچانا ہی نہیں چاہیے تھا گر کر تمہارا aural مائنس ہوتا نا تو مزہ آتا. ذوالکفل غلطی کر دی تم نے تو" وہ خود کو ملامت کرنے لگا

"ویسے چھوڑ سکتے تھے تم مجھے؟" وہ سوالیہ نظریں اس پر جمائے ایک ادا سے بالوں کو پیچھے کرتی وہاں سے چلی گئی

تقریباً رات کے دو بجے وہ لوگ گھر واپس آ چکے تھے اور آتے ساتھ ہی سو گئے تھے

✶✶✶

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اروہ اور مہوش مدرسے کے گراؤنڈ میں بیٹھی تھیں. ان کی کلاس کچھ دیر پہلے ہی ختم ہوئی تھی .ماحول میں ہر طرف سکون ہی سکون تھا

"تمہاری معما کا رویہ ٹھیک ہوا اروہ"

"نہیں" وہ افسوس سے بولی

"کوئی بات نہیں وہ ٹھیک ہو جائیں گیں. بس تم تھک مت جانا اروہ کیوں کے اگر تم تھک گئیں تو یہ دن تمہاری زندگی کا آخری دن ہو گا"

"مگر کیسے؟"

"اروہ بعض لوگ ہوتے ہیں نہ ہمت نہیں ہارتے تم بھی تو انھی میں سے ہو" مہوش ہر طریقے سے اس کی حوصلہ افزائی کی کوشش کر رہی تھی

"ہمم.." وہ پورا جواب بھی نہ دے پائی کہ اس کا فون بجا

"اچھا میں چلتی ہوں مہوش" ساتھ ہی وہ اٹھی اور مرکزی دروازے کی جانب جانے لگی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ آج دوبارہ اپنے کمرے میں موجود تھا. وہ کلب گیا تھا. مگر اس سے وہاں زیادہ دیر رکا نہیں گیا اور وہ گھر واپس آ گیا. شمویل کا کلب جاتے ہی دم گھٹنے لگا تھا وہ جب بھی کسی لڑکی کو دیکھتا اسے تمیمہ سہل یاد آتی. اس کی وہ معصوم سی شکل شرارتی سنہری آنکھیں شمویل کو اپنی جانب کھینچ رہی تھیں

اس کے کئی لڑکیوں سے تعلقات تھے اس نے تمیمہ سے بھی خوبصورت لڑکیاں دیکھی تھیں . مگر کوئی بھی ایسی نہیں تھی جسی کے پاس وہ دو مرتبہ گیا ہو. اسے کوئی بھی اتنا پسند نہیں آتا تھا لیکن یہ کیسی کیفیت تھی اس نے تو تمیمہ کو آنکھ بھر کر دیکھا بھی نہیں تھا. دل میں جو احساس محسوس ہو رہا تھا اس سے تو میں اور آپ باخوبی واقف ہیں

✶✶✶

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

الیاس ہاؤس میں ہر سمت بھاگ دوڑ مچی تھی سب اپنے اپنے کاموں میں مشغول تھے. آج بارات کا دن تھا اور بارات بھی دوپہر کی. تمام لڑکیاں تیار ہونے جا چکی تھیں انہیں وہاں سے ہی ہال جانا تھا. گھر میں صرف مرد حضرت ہی موجود تھے

"میں دلہن کو لے جاتا ہوں ہال باقی سب کو ماموں اور آپ لے آئیے گا شہریار بھائی" یاسع نے کہہ کر گاڑی کی چابی اٹھائی اور باہر کی جانب لپکا

رفتہ رفتہ وہ سب شادی ہال میں پہنچ چکے تھے. جامنی غرارے اور اونچی ہیل پہنے زلفہ ہال میں گھوم رہی تھی اس کے لمبے بال آج کمر پر بکھرے تھے. ہلکے پھلکے میک اپ اور جیولری کے ساتھ وہ اچھی لگ رہی تھی

وہیں دوسری طرف لئیہہ نے آج کریمی رنگ کا غرارہ پہنا تھا بال جوڑے میں بندھے تھے. یہ جُوڑا اس نے زلفہ کی ضد میں بنوایا تھا. مگر وہ جوڑے میں اتنی پرکشش نہیں لگ رہی تھی

"زے زے میرے ساتھ چلو" لئیہہ میٹھے لہجے میں بولی

"کہاں اور کیوں" زلفہ نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا

"زے پلیز میرے ساتھ ایک ٹرینڈ بناؤنا پلیز میری اچھی بہن نہیں ہو" مکھن لگانے والا انداز

"تمہیں یاد بھی ہے کے تمہاری کوئی بہن ہے؟"زلفہ نے طنز مارا

"اتنا زہر نہ اگلو اور آجاؤ"اپنے کام کے لیے تو لئہیہ کچھ بھی کر سکتی ہے

"زے تم باہر چلو میں آئی"

زلفہ اس کے کہنے پر باہر کی جانب جانے لگی شادی ایک بڑے بینکوئیٹ میں تھی جس کی وجہ سے بینکوئیٹ کے ساتھ ساتھ اس کے لان کو بھی مکمل طریقے سے سجایا گیا تھا

وہ لان میں آکر لئہیہ کا انتظار کرنے لگی. لان میں کھڑے اس کی گندمی رنگت سورج کی روشنی میں سنہری لگ رہی تھی. تب ہی اسے خود پر کسی کی نگاہیں محسوس ہوئیں. زلفہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا سیاہ ڈیزائن والے کرتے شلوار میں ملبوس ایک دراز قد لڑکا اپنی سیاہ آنکھیں اس پر مرکوز کیے کھڑا تھا

آج کتنے دن بعد ان کی نگاہیں ملی تھیں زلفہ کا چہرہ ایک پل کے لئے بلکل بدل گیا. دل کی دھڑکن تیز ہو گئی

اس نے یک دم ہی اپنی نگاہیں جھکا لیں وہ ایک بار پھر یاسع کی اثیر نہیں ہونا چاہتی تھی

اسی درمیان ہی لئہیہ بھی آچکی تھی وہ کیمرا مین کے طور پر اپنے ساتھ نرمل کو لائی تھی

"زے دیکھو تمہیں بولنا ہے معاف کرنا جمنا میں نے تمھیں پگلی کہا اور میں کہوں گی نہیں میں ہوں بھی تھوڑی سی کچھ بھی بول جاتی ہوں" وہ اسے ٹرینڈ سمجھانے لگی

"ٹھیک ہے"

وہ دونوں ایک کونے میں آکھڑی ہوئیں اور نرمل نے شوٹنگ شروع کر دی

"معاف کرنا جمنا میں نے تمھیں پاگل کہا" زلفہ نے اپنی لائن بولی

"نہیں میں ہوں بھی تھوڑی سی کچھ بھی بول جاتی ہوں" لئہیہ نے اپنی لائن بولی

"نرمل آپی لاؤ دکھاؤ کیسی بنی ہے" لئہیہ فوراً آگے آئی اس سے انتظار نہیں ہو رہا تھا

Clubb of Quality Content

وہ تینوں اب وڈیو پر تبصرے ہی کر رہی تھیں کے پیچھے سے نور بھاگتی ہوئی آئی

"جلدی چلو بارات آنے والی ہے جلدی اپنی اپنی پھولوں کی ٹوکریاں اٹھاؤ" وہ پھولے سانس کے ساتھ بولی

اس کے کہتے ہی وہ تینوں اندر بھاگیں. تھوڑی ہی دیر میں بارات آچکی تھی اور اب نکاح کا وقت تھا

"زارا الیاس ولد الیاس شامیر کیا آپ کو اپنا نکاح شارم علی ولد علی مرتضیٰ بعوض دو لکھ حق مہر سقہ رائج الوقت قبول ہے"

"قبول ہے.. قبول ہے. قبول ہے" کی آواز پر اس سب نے hoo کی آوازیں نکالنا شروع کر دیں

"شارم علی ولد علی مرتضیٰ کیا آپ کو اپنا نکاح زارا الیاس ولد الیاس شامیر کے ساتھ قبول ہے "

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"قبول ہے.. قبول ہے. قبول ہے" اس بار ان سب نے دوبارہ آوازیں نکالیں

نکاح ہو چکا تھا. نکاح کے تھوڑی دیر بعد ہی کھانا بھی کُھل گیا

"کھانا تو اچھا ہے نہ" نور بریانی کا نوالہ منہ میں رکھتی بولی

"ہاں" نرمل نے ہاں میں ہاں ملائی

شادی کی تمام رسومات ختم کر کے رخصتی کے بعد وہ سب گھر پہنچے اور گدھے گھوڑے بیچ کر سو گئے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

✷✷✷

بیڈ پر پڑا موبائل مستقل بجے ہی جا رہا تھا. تنگ آ کر آخر کار اُس رف سے حُلیے والی شخص نے موبائل اٹھایا

"شمویل کیا ہوا ہے باہر آنا"

"ارتضیٰ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے"

"اچھا یونی کا رزلٹ آگیا ہے تو چیک کرلے تیری سیلیکشن ہوئی یا نہیں" ارتضیٰ نے مزید بحث نہیں کی

"ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں" کہتے ساتھ ہی اس نے کال کاٹی اور اپنی ای میل کھولی وہاں مختلف پیغامات موجود تھے. اس نے سکھر آئی بی اے والا خانہ دبایا. وہ خانا کھلا اس نے موبائل کی چمکتی اسکرین پر اوپر نیچے انگلی گھمائی. نیچے ایک سطر درج تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کے اس کا ایڈمشن ہو چکا ہے اور کل اسے چالان جمع کروانے جانا ہے

اس نے ارتضیٰ کو کال ملائی. دوسری طرف فون بج رہا تھا

"ہاں میرا سیلیکشن ہو گیا ہے سوشل سائنس میں" اس نے اپنا پیغام سنا کر کال کاٹ دی.

چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ آئی تھی. اس نے پاس پڑی بوتل اٹھانا چاہی مگر اگلے ہی لمحے ہاتھ روک لیا

"نہیں شمویل تمھیں کل یونی بھی جانا ہے" وہ خود سے منمنایا

✶✶✶

وہ سب تکیے سے ٹیک لگائے پاؤں لمبے کیئے اسکرین کے سامنے بیٹھے تھے اس وقت رات کے دس بج رہے تھے. آج گیپ تھا اور کل ولیمہ

"یار جلدی بتاؤ کیا لگاؤں" نور ریموٹ ہاتھ میں لیے سب سے پوچھ رہی تھی

'اسکوئڈ گیم کا نیا سیزن آیا ہے نا وہ لگا لو" شہریار نے اپنی رائے دی

"ہاں ہاں یہ ہی صحیح ہے" اب تو پکا ہو گیا تھا کہ وہ لوگ یہ ہی دیکھنے والے ہیں

نور نے سیریز لگائی اور آ کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئی

"قسط کے شروع ہوتے ہی لئیہہ نے چیخ ماری یہ 456 کو کیا ہو گیا"" وہ حیران تھی

456 سنتے ہی زلفہ کو کچھ پرانی باتیں یاد آئیں

(زلفہ کا موبائل آتے میسج کی آوازوں سے بج بج کر پاگل ہو گیا تھا. اس نے موبائل اٹھایا یہ ان کے گروپ کے میسج تھے اس نے گروپ کھولا تو unread 100 messages کا پیغام آیا

"ایسا کیا ہو گیا آج""

وہ آہستہ آہستہ تمام میسج پڑھنے لگی. اروہ اور غازیان کسی سیریز کو ڈسکس کر رہے تھے. اس نے آگے اور میسج پڑھے وہ ایسکوئڈ گیم کے بارے میں بات کر رہے تھے

"اروہ تمہارا پسندیدہ کردار کون سا ہے"

"مجھے تو 456 پسند ہے"

"اتنی گندی چوائس" غازیان نے ساتھ ہی برا سا ایموجی بھیجا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے آگے مزید میسج پڑھے۔ ان میسیجز میں عبیر نے اروہ کو پروپوز کر دیا تھا۔ زلفہ کا سر چکرایا عبیر اروہ کو پسند کرتا تھا اتنا تو زلفہ جانتی تھی لیکن وہ پروپوز بھی کر دے گا وہ یہ نہیں جانتی تھی۔

اسے مزید جھٹکا اروہ کا جواب پر پڑھ کر لگا۔ اس نے عبیر کو بہت کھری کھری سنا کر ریجیکٹ کر دیا تھا اور ساتھ یہ بھی کہا تھا کے وہ کسی کو پسند کرتی ہے۔ گہری دوستیں ہونے کے باوجود بھی اروہ نے اُسے انجان رکھا

اس نے کوئی بھی جواب دیے بغیر موبائل رکھ دیا۔ اس نے کچھ نہ بولنے میں ہی غنیمت جانی ایک طرف دوست تھی تو دوسری طرف منہ بولا بھائی)

ایک زوردار چیختی ہوئی آواز پر زلفہ حال میں واپس آئی۔ اس نے ارد گرد دیکھا وہ آواز نور کی تھی۔ وہ کسی کردار کے مرجانے پر بری طرح چیخ رہی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زلفہ نے ایک نظر اس سیریز کو دیکھا جس پر وہ سب پاگل ہو رہے تھے. اسے وہ سیریز پہلی نظر میں ہی بری لگی. بس فضول میں لوگ مرتے رہیں اور ہے کیا اس میں. وہ وہاں سے اٹھی اور کمرے سے نکل کر چھت کی جانب جانے لگی

چھت پر پہنچنے کے بعد وہ کئی دیریوں ہی ٹہلتی رہی. کچھ دیر بعد ہی اسے کسی کے قدموں کی چاپ محسوس ہوئی اس نے مڑ کر دیکھا یاسع سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر آرہا تھا. وہ چھت پر آکر اس تک رُکا. اس کے ہاتھ میں دو مینگو شیک کے گلاس بھی تھے

"آج شیک, خیریت تو ہے چائے کا عاشق آج چائے نہیں پی رہا"

"تم چائے نہیں پیتی نہ اس لیے میں اپنے لیے بھی نہیں لایا"

"تم نے تیاری کر لی" ساتھ ہی ایک گلاس زلفہ کی جانب بڑھایا

"ہاں میری تیاری ہو گئی" وہ مطمعین تھی لیکن یاسع کو نہیں دیکھ رہی تھی

یاسع نے شیک کا ایک گھونٹ بھرا اور پھر کہا "ٹیسٹ کب ہے"

"۱۵کو"

"چلو میں بات کر لوں گا"وہ پھر شیک پینے لگا

"تم واقعی سوچ چکی ہو ہوسٹل کا"اس نے ابرو اٹھاتے ہوئے دوبارہ سوال کیا

"ہاں"زلفہ نے گردن ہلائی

"مامی تو کوئی مسئلہ نہیں کریں گی"

"نہیں"اب وہ اسے کیا بتاتی کے اس نے انہیں تنگ ہی اتنا کیا ہے۔یہ پرانی والی زلفہ نہ تھی جو ایک تھپڑ کھا کر رونے بیٹھ جاتی۔

"تم شیک کیوں نہیں پی رہی"

"پی رہی ہوں"اس نے شیک کے گلاس کو منہ لگایا

"تم کل ہی بات کر لو نہ یاسع ہوسٹل کی"وہ شیک کا گلاس منہ سے ہٹاتی بولی

"اتنی جلدی کیوں"یاسع نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا

"بس میں چاہتی ہوں سارا معاملہ جلدی ہو جائے"

"اچھا چلو ویسے ایک بات بولوں" وہ تھوڑا جھینپا

"ہاں کہو"

"اگر تم اپنا شیک نہیں پی رہی تو میں پی لوں" اس نے گلاس کی جانب اشعارہ کیا

"ہاں ہاں لے لو" وہ اپنا گلاس یاسع کے ہاتھ میں تھما چکی تھی

✷✷✷

سیاہ جینز کے ساتھ کف والی شرٹ پہنے بالوں کو جیل سے جمائے وہ شخص کسی کام سے یونی آیا تھا. وہ اپنا چالان جمع کروا کر ابھی بس بیٹھا ہی تھا کے اُسے سامنے سے سنہری آنکھوں والی لڑکی آتی دکھائی دی. پرس کندھے سے لٹکائے نیلی جینز کے ساتھ نیلی فراک پہنے وہ لڑکی اس کے پاس آ کر رُکی

"ہیلو شمویل" اس نے ساتھ ہی ہاتھ ہلایا

"ہائے" شمویل ہاتھ بھی نہ ہلا سکا

"آپ نے چالان جمع کروادیا" سوال تمیمہ کی جانب سے تھا

"جی"

"یہ لیں میرا نمبر آپ نے مانگا تھا نا. میں چالان جمع کروا کر آئی" اس نے پرس سے ایک پرچی نکال کر اُس کے ہاتھ میں تھمادی اور اندر کی جانب جانے لگی

پیچھے شمویل نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ وہ پرچی تھام لی. اس شمویل بیگ کو سمجھنا نہایت ہی مشکل تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

✶✶✶

سفید رنگ کی لمبی فراک پہنے اسٹریٹ بالوں کے ساتھ اپنی دونوں آنکھیں لینس کی مدد سے نیلی کیے ہلکے میک اپ میں لوگوں سے ملتی زلفہ کوئی پری لگ رہی تھی. کون کہتا ہے سفید رنگ سانولی رنگت پر اچھا نہیں لگتا؟.

آج ولیمہ کی تقریب تھی اور زلفہ آج معمول سے ہٹ کے سادھ تیار ہوئی تھی. وہ چلتی ہوئی آئی اور دادی کی برابر والی کرسی پر بیٹھ گئی

آج کا ہال ٹیولپس سے سجا تھا. ہر سمت پھولوں کی مہک پھیلی تھی

وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے کرسی پر بیٹھی دادی کی کوئی بات سن رہی تھی کے اچانک ہال میں اندھیرا چھا گیا اور صرف اسٹیج پر ایک لال رنگ کی روشنی نومایا ہوئی. اس روشنی کے گول دائرے میں ایک شخص گیٹار کے ساتھ بیٹھا تھا. زلفہ نے غور سے دیکھا وہ ذوالکفل تھا

وہ اسٹیج پر بیٹھا کسی گلوکار کی طرح گا رہا تھا. سب محو ہو کر اسے سن رہے تھے

بالاخر جب گلا خشک ہو گیا تو وہ اسٹیج سے اتر آیا اور زلفہ کی برابر والی کرسی پر آ بیٹھا

"کیسا گایا میں نے زلفہ" کسی نے تعریف نہ کی تو ذوالکفل نے خود ہی پوچھ لیا

"اتنا برا گانا میں نے زندگی میں کبھی نہیں سنا. خون آرہا ہے میرے کانوں سے گانا سننے کے بعد" زلفہ کی جگہ لئیہہ نے جواب دیا

لئیہہ کے اس طرح بولنے پر زلفہ کی ہنسی نکل گئی

"لئیہہ تم تو چپ ہی رہو" وہ بدمزہ ہوا

"بس کرو تم سب اتنا اچھا گانا گایا ہے میرے بھائی نے" نرمل ذوالکفل کی طرف داری کرتی بولی. وہ واقعی اچھا گاتا تھا

اس سب کے درمیان ہی زلفہ اٹھ کر جانے لگی

"کہاں جا رہی ہو" نرمل کو تجسس ہوا

"میں نے فٹ چیک کی وڈیو بنانی ہے بس وہی بنانے جا رہی ہوں" آہ یہ GEN Z کے چوچلے

وہ کرسی سے اٹھی اور اپنی فراک سنبھالتی ہال کے ایک کونے میں چلی گئی. جہاں روشنی اچھی تھی. اس نے پاس رکھی ٹیبل پر اپنا موبائل سیٹ کیا اور خود پلے کا بٹن دبا کر آہستہ آہستہ پیچھے ہونے لگی آہستہ آہستہ پیچھے ہوتی وہ ایک شخص سے ٹکرائی. اس نے ڈر کے

مارے آنکھیں بند کر لیں. بیلنس بگڑنے کے باعث وہ گرنے لگی تھی اور گر بھی جاتی اگر وہ کالی آنکھوں والا دراز قد مرد اسے نہ تھامتا.

زلفہ نے آنکھیں کھولیں تو یاسع کی پُر کشش آنکھیں سامنے ہی تھیں. کالی آنکھیں جب نیلی آنکھوں سے ٹکرائیں تو وہ دونوں محو ہو گئے ایک پل کے لیے ساری دنیا تھم گئی.

'زلفہ وہ میں" یاسع ہکلایا

""اس کے بولنے پر زلفہ ہوش میں آئی اور فوراً ہی دور ہٹی. چہرہ لال ٹماٹر ہو چکا تھا وہ نظریں چراتی فوراً وہاں سے نکل گئی رکتی تو محبت میں مر مٹنے کا اندیشہ تھا. آخر یہ کمبخت دل سے جاتا کیوں نہیں تھا

اس پورے منظر کو دور کھڑی شہد جیسی بھوری آنکھیں دیکھ چکی تھیں

✷✷✷

صبح کی سفیدی کراچی پر چھائی تھی اس وقت سات بجے وہ لوگ واپس جانے کے لیے تیار اپنا سارا سامان گاڑی میں سیٹ کر کے وہ سب گاڑی میں بیٹھ چکے تھے

گاڑی اب کراچی کی سڑکوں پر دوڑ رہی تھی. صبح کے وقت رش معمول کے مطابق کم تھا ورنہ شہر کراچی اور رش نہ ہونا ممکن

زلفہ کی نظریں کھڑکی سے باہر شہر کو دیکھ رہی تھیں. ۱۹۰۰ میں دنیا کا معروف ترین شہر ،پاکستان کا سابقہ دار لحکومت شہر کراچی اب ویسا نہیں رہا تھا جیسا کسی زمانے میں ہوا کرتا تھا .مگر اس شہر میں ایک کشش ہے جو انسان کو اپنی جانب کھینچتی ہے لیکن افسوس پاکستان کو سب سے زیادہ ٹیکس ادا کرنے والی اس شہر کی کسی کو پرواہ نہ تھی. چوری،ڈکیتی اور گندگی کی وجہ سے لوگ اب یہاں آنا پسند نہیں کرتے تھے. گورمنٹ نے اس عالیشان شہر کا حال تہس نہس کر دیا تھا. مگر زلفہ کو یہ شہر آج بھی پہلے کی طرح ہی پسند تھا کیوں کہ اس کے خیال میں اُسے نفرت گورمنٹ سے تھی جس نے شہر کراچی کا یہ حال کیا کراچی سے نہیں.

چند گھنٹے بعد گاڑی حیدرآباد اور کراچی کے موٹروے پر رواں دواں تھی. زلفہ ہر لمحے کو کیمرے میں قید کرتی جا رہی تھی. تصویر لیتے ہوئے اس کی نظر دور بنی بڑی بڑی ٹنکیوں تک گئی. اس نے غور سے دیکھا گاڑی اب تھوڑا آگے جا چکی تھی. آگے اُسے ایک بڑا طیارہ بھی

نظر آیا. وہ سوتی ہوئی لئیہہ کا ہاتھ خود سے ہٹائی ذرا آگے آئی اور پھر کہا"بابا یہ کیا ہے، میں نے پیچھے بڑی بڑی ٹنکیاں بھی دیکھی تھیں"اس کا اشارہ طیارے کی جانب تھا

"یہ بھولاری ایئر بیس ہے اور وہ ٹنکیاں اس شہر کی ہی ہیں"

"بھولاری"اس نے نام دھرایا

بھولاری حیدرآباد کے قریب مٹی والا ایک گاؤں ہے سندھ میں ہریالی اتنی نہ تھی جتنا ریگستان. اور وہ ریگستان نما ایک گاؤں ہائی وے سے با آسانی نظر آتا تھا

آگے ایئر بیس کے مزید طیارے دیکھ کر زلفہ کے منہ سے بے ساختہ واؤ نکلا

"بابا ویسے دریائے سندھ تو یہاں بھی ہے. تو کیا یہاں کوئی پل نہیں ہے"وہ مزید سوال کرنے لگی

"کس نے کہا یہاں بھی غلام محمد بیراج ہے جو جامشورو اور حیدرآباد کو آپس میں جوڑتا ہے"

"بس ایک ہی ہے"آہ یہ زلفہ اور اس کے سوال

"نہیں ایک اور بھی ہے کوٹری بیراج جو حیدرآباد اور کوٹری کو آپس میں جوڑتا ہے"

"کوٹری نام تو میں نے پہلی بار سنا ہے بابا"

"ہمم.. کوٹری دریا سندھ کے کنارے آباد ایک چھوٹا سا شہر ہے. اپنے بیراج، برٹش کے بنائے ہوئے ریلوے اسٹیشن اور ثقافتی ورثہ کی وجہ سے مشہور ہے"

"آپ وہاں کبھی گئے ہیں بابا" زلفہ سے پوچھے بنا نہیں رہا گیا

"ہاں ایک بار گیا تھا، چلو زلفہ اب تم سو جاؤ ویسے تاریخ کیا ہے آج"

"زلفہ نے تاریخ دیکھنے کے لیے اپنا موبائل اٹھایا اور پھر دیکھ کر کہا" تیرا جولائی ہے بابا"

کہتے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر تاریخ پڑھی آج تیرا جولائی تھی اسے یک دم دو سال پہلے والی تیرا جولائی یاد آئی

۱۳ جولائی دو سال قبل

"یار میں سکھر شفٹ ہو رہی ہوں کیوں نہ ہم ایک دفعہ مل لیں"زلفہ نے اپنی گندمی انگلیوں سے میسج ٹائپ کر کے بھیجا

"یار زلفہ تم کیوں جا رہی ہو"ساتھ ہی رونے والا ایموجی بھیجا

"ارے اروہ بس ایک پل کا ہی تو فاصلہ ہے"وہ اسے تسلّی دینے لگی

"یار اب جانا تو ہے چلو کوئی ملنے کی جگہ بتاؤ"

"تم سب آجاؤ گے نہ""

اروہ کے پوچھنے پر عبیر اور شمویل نے منع کر دیا تھا۔ان کا کہنا تھا کہ وہ دونوں شہر سے باہر جا رہے ہیں البتہ غازیان مان گیا تھا

"تو پھر ہم تینوں کہاں ملیں"اروہ نے سوال کیا

"ڈیرہ ٹو نائٹ ریسٹورانٹ کیسا رہے گا"غازیان نے مشورہ دیا

"میں تو آجاؤں گی کوئی مسئلہ نہیں. معما بابا آج ویسے بھی حیدرآباد جا رہے ہیں کل آئیں گے. زلفہ تم کیسے آؤ گی؟"

اروہ سیاستدان کی بیٹی تھی جس کے وجہ سے اس کے گھر والے خاصا آزاد خیال تھے. اس کے ساتھ ساتھ وہ تھی بھی ایک لوتی جس کے باعث اس پر آنے جانے کی کوئی روک ٹوک نہیں تھی. اس کی اپنی گاڑی بھی تھی وہ آنا جانا بہت آرام سے کر سکتی تھی

زلفہ اس کے برعکس ایک مڈل کلاس گھرانے سے تھی. جہاں لڑکوں سے دوستی کو بہت برا سمجھا جاتا تھا. زلفہ کے گھر میں کسی کو بھی اِس گروپ کے بارے میں معلوم نہیں تھا اگر گھر والوں کو معلوم ہو جاتا تو زلفہ کا جنازہ اُٹھنا پکا تھا

"اروہ میں تمہارے گھر آجاؤں گی. وہاں سے ہم چلے جائیں گے اور کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا" زلفہ نے اپنا پلان بتایا

"ہاں یہ ٹھیک ہے" اروہ نے ہامی بھری

"تو پھر آج رات ڈیرہ ٹو نائٹ ڈن" غازیان نے بات فائنل کی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ڈن" ساتھ ہی زلفہ اور اروہ نے بھی میسج بھیجا

شام کے ٦ بجے

وہ پرفیوم کی بوتل بند کر کے میز پر رکھتی شاہ کی آواز پر اپنا موبائل اور پرس اٹھاتی کمرے سے باہر آئی. اس نے شاہ کو فون کر کے بلا لیا تھا کہ وہ اسے اروہ کے گھر چھوڑ آئیں اور ٹھیک بتائے ہوئے وقت پر وہ گھر آگ ئے تھے

اس نے آج پاسمی رنگ کا ٹو پیس پہن رکھا تھا ہم رنگ ہی دوپٹہ سلیقے سے سر پر جما تھا.

چند ہی منٹوں بعد وہ اروہ کے گھر پہنچ چکی تھی

"مجھے کال کر دینا میں لینے آجاؤں گا""عقب سے شاہ احمد کی آواز آئی

"ٹھیک ہے بابا" وہ کہہ کر آگے بڑھ گئی

اروہ کے گھر کا عالیشان دروازہ کھل چکا تھا. وہ اب اندر جا رہی تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اروہ کے گھر ایک ملازم کے علاوہ کوئی نہیں تھا. اس کے والدین جا چکے تھے. شاہ احمد کے جاتے ہی تھوڑی دیر بعد زلفہ اور اروہ بھی ریسٹورنٹ کے لیے نکل گئیں

تقریباً سات بجے کے قریب وہ دونوں ریسٹورنٹ پہنچ چکی تھیں. ان کے جانے پر غازیان وہاں پہلے ہی موجود تھا. ریسٹورنٹ میں قدم رکھتے ہی ان کے دوپٹے سر سے اُتر کر گلے کا پھندا بن گئے تھے

روہڑی کا یہ ڈیرہ ٹو نائٹ ایک اوپن ایئر ریسٹورنٹ تھا. پارک نما بنے اس ریسٹورنٹ میں جھولے بھی لگے تھے. ریسٹورنٹ میں نفاست سے کیا گیا لکڑی کا کام اسے مزید دل آویز بنا رہا تھا. ریسٹورنٹ میں بیٹھنے کے لیے بھی لکڑی کے تخت کا انتظام کیا گیا تھا شام کے اس وقت لوگ خاصا کم تھے

وہاں ہی واقع ایک کونے میں نہایت ہی خوبصورت انداز میں پیڑوں کو اس طرح ترتیب سے لگایا گیا تھا کہ ہر آنے جانے والا شخص ان پودوں کے حسن کو ایک بار رُک کر ضرور دیکھتا تھا

"جلدی کرو یار" زلفہ کی آواز آئی کیوں کے آدھا گھنٹا وہ لوگ آرڈر دینے اور ہلکی پھلکی باتوں میں ختم کر چکے تھے

کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھی زلفہ بار بار مڑ کر دور لگے ان پیڑوں کو دیکھ رہی تھی. اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اُڑ کر ان تک پہنچ جائے.

تب ہی ٹیبل پر رکھا غازیان کا بھاری فون بج اٹھا

"میں ایک کال پر بات کر کے آتا ہوں. تم دونوں جا کر وہ پیڑ دیکھ آؤ" وہ کہہ کر جانے لگا

"ہاں ہاں ٹھیک ہے" زلفہ میکانکی انداز میں کہتی اروہ کو ساتھ لے جانے لگی

راہداری میں چلتی وہ دونوں پیڑوں تک پہنچ چکی تھیں

"زلفہ میں تو آگے نہیں جا رہی کیڑے ہوں گے وہاں" اروہ گھاس میں جانے سے منع کر کے پیچھے ہی رُک گئی

"ٹھیک ہے میں اکیلی چلی جاتی ہوں" زلفہ کے لیے قدرت سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا

وہ پیڑوں تک آئی ہی تھی کہ اس کا بھی فون بج اٹھا

"بابا کالنک" وہ زیرے لب دہراتی ایک کونے تک جانے لگی تا کہ آواز کی وجہ سے شاہ کو معلوم نہ ہو جائے کہ وہ باہر ہے

اروہ پیچھے اکیلی کھڑی تھی ریسٹورنٹ کے ایک کونے میں اروہ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص نہیں تھا اور اب تو زلفہ بھی غائب ہو گئی تھی

اپنا موبائل پرس میں رکھ کر وہ آگے قدم بڑھانے ہی والی تھی کہ پیچھے سے کسی نے اُسے پکڑ کر چہرے پر ایک رومال رکھا. اروہ دیوانہ وار اپنے ہاتھ چلانے لگی مگر کچھ بھی کام نہ آیا . رومال ناک کے قریب آتے ہی اُس کی آنکھوں کے آگے کالے بادل چھا گئے. اس کا دماغ سن ہو رہا تھا. وہ گرتی جا رہی تھی اس نے چیخنا چاہا مگر بے سود اندھیرا ہر سمت چھا چکا تھا..

✶✶✶

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب سوئم: آزمائش

آزمائشیں آتی ہیں جیسے رات میں طوفان،

جانچ کی طاقت اور مرضی کی روشنی،

ایک ایسی طاقت جسے ہم کبھی نہیں جانتے تھے

ایک لچک جو بہترین تلاش کرنے میں مدد دیتی ہے،

آزمائش وہ جو ہمیں اُبھارے،

ان نعمتوں کے لیے جو ہر امتحان کے ساتھ آتی ہیں،

آزمائشیں انسان کو سنوارنے کی ایک کرن لاتی ہیں،

تو آئیے ان آزمائشوں کو گلے لگائیں،

اور ان سے نکلنے والی طاقت کو اپنائیں،

ان آزمائشوں کے لیے جو رحمت کی بھیس میں نعمت ہوتی ہیں،

در حقیقت یہ آزمائشیں تو رحمت ہوتی ہیں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کمرے میں ہر سمت گھپ اندھیرا تھا. سیاہ بادلوں جیسا اندھیرا. وہ بادل جو ایک کھلے پر سکون آسمان کو سیاہی میں بدل دیتے ہیں. وہ جو آسمان کو رونے پر مجبور کرتے ہیں. سیاہی میں ڈوبے وہ بادل جو آسمان کے رونے پر دنیا کو ہنسنے کا موقع دیتے ہیں.

مگر کون جانے کے ایسے ہی کچھ بادل کچھ انسانوں کی زندگی پر بھی چھانے آگئے تھے جو انہیں رُلانے اور دنیا کو ہنسانے والے تھے

جب اس نے آنکھیں کھولی تو وہ ایک کمرے میں تھی. چند لمحے تو اسے حواس باختہ کرنے میں لگے مگر اس کی آنکھیں اب بھی دھندلا رہی تھیں. اس نے نیم کھلی آنکھوں سے خود کو دیکھا تو اس کے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹے تھے. پاس ہی ایک چادر بھی پڑی تھی شاید جس میں اسے چھپا کر لایا گیا تھا. اس نے پاس رکھی چادر اٹھائی اور فوراً خود پر ڈال لی. گردن گھما کر دائیں بائیں دیکھا تو کمرے میں دروازے کے قریب ایک شخص کی پشت دکھائی دی. وہ شخص اب اُس کی جانب پلٹ رہا تھا. اس نے غور سے دیکھا وہ غازیان ظفر تھا. وہ یک دم ہی

بیڈ سے اٹھنے لگی. اس نے جسم کو حرکت دینا چاہی مگر جسم شدید دکھ رہا تھا. پورے جسم پر لال نشان پڑ گئے تھے. وہ لڑکھڑاتی ہوئی اٹھی ہی تھی کے اچانک ہی کمرے کا دروازہ کھُلا اور زلفہ اندر داخل ہوئی. زلفہ کے ساتھ لوگوں کا ہجوم بھی اُمڈ آیا

اروہ کا سر گھومنے لگا. اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے کیا ہو رہا ہے وہ بس اندھا دھن چیخے جا رہی تھی. غازیان اور زلفہ پر الزامات لگا رہی تھی

"تم دونوں نے کیا کیا ہے میرے ساتھ بتاؤ مجھے" وہ دیوانہ وار چیخ رہی تھی

"اروہ میری بات سنو" زلفہ لوگوں کو ہٹاتی آگے آئی مگر لوگوں کا حد سے زیادہ ہجوم ہونے کے باعث وہ ان ہی میں پھنس کر کہیں گر گئی

"مجھے کچھ نہیں سننا" اس نے کہتے ساتھ ہی غازیان کے چہرے پر ایک زناٹے دار تھپڑ دے مارا

مجمے میں شور مزید بڑھ گیا وہاں موجود ہر انسان ویڈیو بنانے لگا. وہ لوگوں کے ہجوم سے نکلتی کمرے سے باہر نکلی ساتھ ہی اپنے پرس سے موبائل نکالا اس کا پرس بیڈ پر ہی موجود تھا وہ

بھی صحیح سلامت اور اروہ اس حالت میں بھی اپنا پرس اٹھانا نہیں بھولی تھی. اس نے موبائل نکالتے ہی ٹائم دیکھا رات کے ساڑھے نو بج رہے تھے. آگے قدم بڑھاتی اروہ نے چہرہ گھما کر کمرے کی جانب دیکھا یہ اُس ہی ہوٹل کا ایک خوفیہ کمرہ تھا

کمرہ نمبر 456

وہ دوڑتی ہوئی باہر آئی اور اپنی کار لے کر ہوٹل سے نکل گئی

پیچھے ہوٹل میں لوگ غازیان اور زلفہ کا تماشا بنانے میں مصروف تھے. غازیان ایک ایک کو صفائیاں دینے لگا تھا. اس نے زلفہ سے بھی بات کرنے کی کوشش کی مگر ہر کوشش رائگاں گئی اروہ کے جاتے ہی زلفہ بھی اس کمرے سے بھاگ آئی اور باہر کی جانب جانے لگی. اس نے ایک نظر اپنے موبائل کو دیکھا وہ آف ہو چکا تھا. اس کر سر چکرا رہا تھا. ہاتھ بری طرح لرز رہے تھے

"آٹو آٹو" اس نے باہر جا کر ہاتھ ہلایا

آٹو کے رکنے پر وہ ایڈریس بتا کر دھڑکتے دل کے ساتھ آٹو میں بیٹھ گئی. دماغ اب بھی یہ ہی سوچ رہا تھا کے اگر گھر والوں کو معلوم ہو گیا تو جان سے ہی مار دیں گے. اُسے اِس سے بھی زیادہ پریشانی اروہ کی حالت کو دیکھ کر ہو رہی تھی. ڈر کے مارے اس نے رکشے میں ہی رونا شروع کر دیا. اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا. پوری دنیا گھٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی. سکھر کی وہ تیز ہوائیں آج زلفہ کو گھٹن کی مانند لگ رہی تھیں. زندگی میں اب ایک نیا پچھتاوا تھا کاش اس نے اروہ کو اکیلا نا چھوڑا ہوتا تو شاید ایسا نہ ہوتا. مگر کون جانے کے لاکھ کاوشوں کے بعد بھی جو ہونا ہوتا ہے وہ تو ہو کر ہی رہتا ہے

(وہ جب فون پر بات کر کے واپس آئی تو اس نے اروہ اور غازیان کو بہت ڈھونڈھا. لیکن اسے ان دو دنوں میں سے کوئی بھی نہ ملا. یوں ہی پھرتے پھرتے اس کے موبائل کی اسکرین پر ایک میسج نمایا ہوا

"کمرہ نمبر 456 میں ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں" ایک غیر شناسا نمبر سے آیا ہوا میسج زلفہ بار بار پڑھے گئی. اس ہوٹل میں کوئی کمرہ بھی تھا

اصل حیرت اُسے اس وقت ہوئی جب وہ کمرے میں پہنچی. وہاں اروہ چادر اوڑھے بیٹھی تھی .اس کی حالت ٹھیک نہیں تھی جب کے غازیان وہاں پہلے سے موجود تھا. زلفہ کے اندر قدم رکھتے ہی لوگوں کا ہجوم بھی امڈ آیا. اندر آتا ہجوم ایسا منظر پیش کر رہا تھا جسے زلفہ ہی انہیں ساتھ لائی ہو)

"بی بی آپ کا گھر آگیا" رکشے والے کی آواز پر زلفہ حقیقت میں واپس لوٹی

رکشے سے اتر کر اس نے کرایا دیا اور ڈرتے ڈرتے گھر کا دروازہ بجایا. اسے شدید ڈر لگ رہا تھا ہاتھ اب بھی کپکپا رہے تھے

"آ رہی ہوں" لئیہہ کی آواز آئی

زلفہ گھر میں داخل ہو کر تیز تیز قدم لیتی کمرے کی جانب بڑھی

"زلفہ رُکو" عقب سے شاہ احمد کی آواز آئی

زلفہ نے کراہ کر آنکھیں میچ لیں اور شاہ احمد کی جانب مڑی. جسم اب بھی لرز رہا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کہاں تھیں؟ کہاں تھا نا مجھے کال کر دینا"

"بابا میرا موبائل آف ہو گیا تھا"لئیہہ کے چارجر چھپا دینے کے باعث وہ جانے سے پہلے موبائل چارج نہیں کر پائی تھی

"کس کے ساتھ آئی ہو اور وہ بھی اتنی دیر سے"غصے سے بھرپور آواز

"کہیں بابا کو معلوم تو نہیں ہو گیا"اس نے سوچا اور خود سے منمنائی"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا"

"بابا وہ اروہ کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی تھی اس لیے دیر لگ گئی اور اس کے ہی ڈرائیور کے ساتھ آئی ہوں"زلفہ نے صفائی سے جھوٹ بولتے ہوئے تھوک نگلا

"ٹھیک ہے اندر جاؤ اور آئندہ اتنی دیر نہیں ہونی چاہیے"وہ کہہ کر اپنے کمرے کی جانب چلے گئے

وہ چین کی سانس لے کر کمرے میں آئی اور چارجر ڈھونڈھ کر اپنا موبائل چارج پر لگایا. چند منٹوں بعد موبائل کھل چکا تھا. اس نے کانپتے ہاتھوں سے اپنا انسٹا کا اکاؤنٹ کھولا اور لاگ آؤٹ کر دیا. اسے جلد از جلد ان چاروں سے وابستہ ہر ثبوت مٹانا تھا.

دوسری جانب اروہ بھی اپنے گھر پہنچ چکی تھی. گھر میں ایک ملازمہ کے علاوہ کوئی نہیں تھا .وہ گھر میں داخل ہوتے ہی دوڑتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب چلی گئی. کمرے کے دروازے کے باہر پہنچ کر اس نے ادمرے ہاتھوں سے لاک میں چابی گھمائی تو لاک کھل گیا. وہ اپنا کمرہ لاک کر کے جاتی تھی.

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں داخل ہو کر اس نے ایک بار پھر دروازہ لاک کر دیا اور آئینے کی جانب قدم بڑھائے. اس نے خود کو ایک نظر آئینے میں دیکھا. حالت بہت زیادہ خراب تھی. وہ خود سے تھوڑے فاصلے پر رکھی میز کی چیزیں دیوانہ وار اٹھا اٹھا کر پھینکنے لگی. آنکھوں سے سمندر اب بھی بہہ رہا تھا

"تم دونوں میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو" وہ چیخے جا رہی تھی

"وہ غازیان وہ ریپیسٹ ہے. انہوں نے میرا فائدہ اٹھایا. میں نے تو اس سے محبت کی تھی نا وہ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے" اس کی آوازیں مزید بلند ہونے لگی تھیں

"کچھ دیر بعد وہ خود کو سنبھال چکی تھی. اُسے کچھ بھی کر کے اِس بات کو والدین سے چھپانا تھا. لیکن کیا ایسی باتیں زیادہ دیر چُھپی رہتی ہیں؟؟

✶✶✶

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سیاہ رات مزید گہری ہو گئی تھی. کمرہ خاموشی میں ڈوبا تھا. بس ایک لڑکی کی سسکیوں کی آوازیں اس سکوت کو کاٹ رہی تھیں. تاریکی میں ڈوبے اس کمرے میں جسم کو جما دینے والی سرد مہری تھی. مگر باہر کھڑے دو لوگوں نے سرد مہری میں اس کمرے کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا

"اروہ دروازہ کھولو" یہ آواز اس نے باپ کی تھی وہ غصے کے عالم میں دروازہ پیٹے جا رہے تھے

وہ ڈرتی ڈرتی اٹھی اور کمرے کا دروازہ کھولا

"یہ سب کیا ہے اروہ"

"کیا بابا" اس کے اس طرح انجان بن کر پوچھنے پر انیشہ حیدری نے وہ ویڈیو اس کے سامنے کی

"یہ.. وہ" اروہ کے دل کی دھڑکنیں تک تیز ہو گئیں

وہاں ہجوم میں کھڑے کسی شخص نے ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر ڈال دی تھی. اس ویڈیو میں اروہ کا نیم رخ اور غازیان آ رہے تھے مگر زلفہ نہیں تھی اور آس پاس لوگوں کا ہجوم تھا.

"کون ہے یہ لڑکا اور یہ کمرہ کہاں کا ہے" عمران حیدری کی آنکھوں میں خون اترا تھا

"وہ... وہ میری کسی سے لڑائی ہو گئی تھی تو وہ بس" اروہ ہکلائی

"بس کیا، تمہیں احساس بھی ہے تمہاری اس ویڈیو کی وجہ سے میرا سوشل سرکل تباہ ہو گیا ہے" اروہ کے والد سیاستدان تھے اور ان کی بیٹی کی ویڈیو کی وجہ سے ان کی ساکھ کو نقصان پہنچا تھا. انہیں اس وقت بھی اروہ کی کوئی پرواہ نہیں تھی بس پرواہ تھی تو اپنی ساکھ کی

"مجھے تو تم نے کہا کہ زلفہ کے ساتھ جاؤ گی" انیشہ حیدری غصے میں بولیں. اروہ اُنہیں کال پر زلفہ کے ساتھ جانے کا بتا چکی تھی

"معما آپ دیکھیں زلفہ بھی یہاں ہی ہو گی" اروہ نے اپنا دفاع کیا. وہ باقاعدہ کانپ رہی تھی وہ ویڈیو اروہ کی غازیان کو تھپڑ مارنے کی تھی اور اس وقت زلفہ ہجوم میں کہیں گر گئی تھی اس لیے وہ ویڈیو میں نہیں آئی تھی

"زلفہ اس میں کہیں نہیں ہے اور کتنا جھوٹ بولو گی تم. سچ سچ بتاؤ کون سی رنگولیاں کھیل کر آئی ہو" وہ دونوں اس وقت اوپن مائنڈڈ والدین سے دیسی والدین بن گئے تھے. جنہیں ساری دنیا پر بھروسا ہوتا ہے سوائے اپنی اولاد کے

"بابا میرا یقین کریں. میری کوئی غلطی نہیں ہے" وہ باپ کے پاس آگے آئی. عمران حیدری نے پہلے تو اسے کھاجانے والی نظروں سے دیکھا اور پھر اپنا بھاری ہاتھ اروہ کے رخسار پر چھاپ دیا.

اروہ دور جا گری انہوں نے اتنے سالوں میں آج پہلی بار اروہ پر ہاتھ اٹھایا تھا. کسی اور چیز پر بات آتی تو وہ شاید ایسا نہ کرتے مگر بات ان کی ساکھ پر آئی تھی اور وہ اپنی ساکھ کے لیے باپ بیٹی کا رشتہ قربان کر چکے تھے. ایک سیاستدان کے لیے سیاست سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا محبت بھی نہیں وہ اس بات کا چلتا پھرتا ثبوت دے گئے تھے

اروہ ٹھنڈے فرش پر پڑی تھی. عمران حیدری اب بھی اُسے ذلیل کر رہے تھے گالیاں دے رہے تھے. اپنے باپ سے باتیں سنتے ہوئے اروہ کو اِس گروپ سے شدید نفرت محسوس ہوئی. وہ ماں باپ جو اُسے ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھتے تھے آج وہ ہی اسے تھپڑ مار کر گئے تھے وہ بھی اُس کے دوستوں کی وجہ سے.

"نامحرم سے تعلقات انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتے اور خاص کر لڑکیوں کو"

✶✶✶

حال

بیڈ پر لیٹے تکیے سے ٹیک لگائے ہاتھ میں موبائل لیے وہ کچھ لکھ رہا تھا. بائیں ہاتھ کی جانب ایک کانچ کی بوتل بھی رکھی تھی وہ یقیناً شراب کی بوتل تھی. البتہ کلب وہ اب کم ہی جاتا تھا

"تمیمہ یونی کب سے شروع ہو گی" اس نے میسج لکھ کر سینڈ کا بٹن دبایا

"ایک دو ہفتے میں ہو جائے گی شاید" تمیمہ کا جواب آیا

"اور بتاؤ کیا کر رہی ہو"

"کچھ خاص نہیں"

"اچھا کچھ اپنے بارے میں بتاؤ تمھیں کیا پسند ہے کیا نہیں" شمویل چاہ کر بھی خود کو روکنے میں ناکام تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے کھانا، گھومنا،شاپنگ کرنا بہت پسند ہے"

"تمھیں کیا پسند ہے" تمیمہ نے سوال کیا

"مجھے بھی یہ ہی ساری چیزیں پسند ہیں جو تمہیں پسند ہیں" شمویل نے جواب لکھا

ان کی باتوں کا یہ سلسلہ دو گھنٹوں تک چلتا رہا. باتوں کے درمیان ہی عصر کا وقت ڈھل چکا تھا. اور ہر سمت اندھیرا چھایا تھا. لیکن دو لوگوں کی زندگی میں نئی نئی روشنی کی کرن پھوٹی تھی. مگر کیا یہ روشنی قائم رہے گی یا پھر سیاہی میں تبدیل ہو جائے گی یہ تو وقت بتائے گا.

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

✶✶✶

آئینے کے سامنے کھڑی وہ اپنا سراپا دیکھ رہی تھی. تب ہی آئینے میں دکھتی اُس کی ہم شکل لڑکی نے بولنا شروع کیا

"دیکھو اروہ کیا حالت ہو گئی ہے تمہاری، اپنی آنکھوں کے نیچے ہلکے دیکھو. تمہارے ماں باپ کا رویہ تمہارے ساتھ ایک بار پھر خراب ہو گیا ہے" اروہ سُن کھڑی اس آئینے والی لڑکی کو دیکھ رہی تھی

"اروہ زندگی ٹھیک ہو جائے گی تم یہ پردہ چھوڑ دو اس سے تمہاری اماں کا رویہ بھی ٹھیک ہو جائے گا. خود کو دیکھو اروہ کیا یہ وہ ہی خوبصورت اروہ حیدری ہے؟"

"زندگی ایک بار ملتی ہے اروہ اسے مزے سے گزارو کن چیزوں میں پڑ گئی ہو. کیوں اپنی زندگی مشکل بنائی ہوئی ہے دوسروں کو دیکھو کتنے خوش ہیں. کیا میں تمہیں زندگی اچھی کرنے کے لیے کچھ بتاؤں؟" آئینے والی لڑکی نے اس سے سوال کیا

"ہاں" اروہ نے میکانکی انداز میں گردن ہلائی

"تم قرآن اور پردہ چھوڑ دو پہلے جیسی ہو جاؤ سب ٹھیک ہو جائے گا. میرے ساتھ آجاؤ سب ٹھیک ہو جائے گا" کہتے ساتھ ہی اس آئینے والی لڑکی نے ہاتھ بڑھایا

اروہ جو مدہوش ہو کر اس ہم شکل لڑکی کو دیکھ رہی تھی اپنی بلی کے خود پر چھلانگ مارنے پر ہوش میں آئی

اس نے گھڑی دیکھی مغرب کا وقت ختم ہو چکا تھا. اس کی مغرب کی نماز قضا ہو گئی تھی.

اروہ کا سر دِکھنے لگا تھا. یہ سب کیا ہو رہا تھا. اروہ کی یہ حالت دیکھ کر پاس کھڑی کالی مخلوق قہقہہ لگا کر ہنسی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

✶✶✶

کھڑکی سے آتی روشنی اس کی گندمی رنگت پر گر کر سونے کا عکس پیش کر رہی تھی. گندمی رنگت والا چہرہ صاف ستھرا تھا. بال جوڑے میں بندھے تھے بس دو لٹیں حسب معمول گالوں پر جھول رہی تھیں

"دادی آپ کے پیروں کی مالش کر دوں" زلفہ دادی کے قدموں میں بیٹھی پوچھ رہی تھی

"ہاں کر دو زلفہ"

"وہ اٹھی اور سنگھار میز پر رکھی تیل کی بوتل اٹھا کر واپس دادی کے قدموں میں آ بیٹھی اور ان کے پیروں کی مالش کرنے لگی

"زلفہ اللہ تمہیں خوشیاں دے بیٹا بہت سکوں ہے تمہارے ہاتھ میں"

زلفہ کی پیدائش پر سب سے زیادہ مسئلہ خدیجہ کو ہی تھا انہیں پوتے زیادہ پسند تھے. مگر وقت کا تقاضہ تھا اب انہیں زلفہ سے زیادہ عزیز کوئی نہیں تھا. ایک زلفہ ہی تو تھی جو ان کا خیال رکھتی تھی، ان کے بال بناتی تھی ان کی ٹانگیں دباتی تھی.

"شکریہ دادی بس آپ دعا کیا کریں میرے لیے میں ہوسٹل چلی جاؤں" وہ مالش کرتے ہوئے بولی

"میں تمہارے لیے بہت دعا کرتی ہوں بیٹا تمھیں ہر وہ خوشی ملے جس سے تم محروم رہی ہو. مگر ہوسٹل کیوں جانا چاہتی ہو بیٹا" فکر مندی سے سوال پوچھا گیا

"بس دادی گھر میں رہوں گی تو پڑھائی کیسے کر پاؤں گی ہر وقت تو ماما اور لئیہہ سے لڑائی ہو جاتی ہے"

"تم بھی چلی جاؤ گی تو میں کیا کروں گی زلفہ؟ میں تو جیتے جی مر جاؤں گی" دادی بھیگی آنکھوں سے سوال پوچھ کر خود ہی جواب دینے لگیں

"ایسا نہ بولیں دادی آپ کو میری عمر بھی لگ جائے اور ویسے بھی کوئی کسی کے بغیر نہیں مرتا" زلفہ متوازن لہجے میں بولی

"اگر آپ لوگوں کا میلو ڈرامہ ختم ہو گیا ہے تو زلفہ تمہیں بابا بُلا رہے ہیں" دروازے کی چوکھٹ میں کھڑی لئیہہ طنزیہ انداز میں کہتی جہاں سے آئی تھی وہیں واپس چلی گئی

"اچھا دادی میں آئی" وہ تیل کی بوتل رکھتے ہوئے اٹھی اور شاہ احمد کے کمرے کی جانب جانے لگی

دروازے کی چوکھٹ پر پہنچ کر اس نے اندر آنے کی اجازت لی "میں آجاؤں بابا"

"آجاؤ"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"زلفہ کل تمہاری یونی کا ٹیسٹ ہے تم نے تیاری کر لی"زلفہ کے صوفے پر بیٹھتے ہی شاہ احمد نے اس سے سوال کیا. یاسع انہیں پہلے ہی یونی سے متعلق تمام معلومات فراہم کر چکا تھا

"جی میں نے تیاری کر لی ہے"

"تم نے سوچ لیا ہے ضیا الدین میں ہی لینا؟"

"جی بابا"

"دیکھ لو بیٹا وہ کافی دور ہے"وہ تصدیق کر رہے تھے

'بابا میں نے فارمیسی میں ہی لینا اور ویسے بھی کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا تو پڑتا ہے"وہ سمجھانے والے انداز میں بولی

"اب تم فیصلہ کر چکی ہو تو ٹھیک ہے کل چلنا میرے ساتھ"

"بابا اور وہ ہوسٹل"زلفہ نے ڈرتے ڈرتے کہا

"ہاں یاسع نے کہا تھا مجھے. اور ہم کل جا تو رہے ہیں ہوسٹل بھی دیکھ لیں گے" ان کے کہتے ہی زلفہ نے سکون کا سانس لیا

"ہوسٹل کیوں؟ گھر ہے تو صحیح رہنے کے لیے" نعیمہ نے تنقید کی

"اس سے پہلے کے زلفہ کچھ کہتی شاہ احمد نے جواب دیا

"ہوسٹل ہی ٹھیک ہے اب بچی روز روز اتنا سفر کیسے طے کرے گی" شاہ احمد کے کہنے پر نعیمہ نے مزید کوئی تنقید نہیں کی

"اب میں جاؤں بابا" زلفہ نے فاتحانہ نظروں سے ماں کو دیکھا

"ہاں جاؤ اور کل تیار رہنا" زلفہ ان کی بات سن کر خوشی خوشی کمرے سے نکل گئی

✶✶✶

اروہ مسلسل دو دنوں سے مدرسے کی چھٹی کر رہی تھی. دو دنوں سے وہ چاہ کر بھی قرآن پڑھ نہیں پائی تھی. وہ قرآن پڑھنے بیٹھتی مگر کھولے بغیر ہی فوراً اُٹھ جاتی. نمازوں کا بھی یہ ہی

حال تھا. وہ جلدی جلدی نماز پڑھتی اور بعض اوقات تو یہ بھی بھول جاتی کے کتنی رکعتیں ہو گئی ہیں. نمازوں سے خشوع و خضوع کہیں غائب ہو گیا تھا. جائے نماز پر بیٹھ کر گھنٹوں باتیں کرنے والی اروہ دو دنوں سے بغیر دعا مانگے اُٹھ جاتی تھی.

آج بھی وہ ہم شکل لڑکی اس کے سامنے تھی. وہ لڑکی کوئی حقیقی انسان نہیں تھی. وہ ذہنی تصور سازی تھی یہ اروہ کی سوچیں تھیں جو اس کو حقیقت کے روپ میں دکھ رہی تھیں.

"اروہ یہ تمہارا کیسا رب ہے جو تمہیں تکلیف دیتا ہے؟ دیکھو اپنی حالت میرے ساتھ آجاؤ میں تمہیں اچھی زندگی دوں گی"

اروہ گھبرائی ہوئی اسے تک رہی تھی کے اس کے فون سے ایک آواز آئی. اس نے گھبرا کر فون اٹھایا تو موبائل کی روشنی اس کے چہرے پر پڑی. اس نے غور سے اسکرین کو دیکھا وہاں گوگل کی طرف سے ایک میموری فلیش بیک آیا ہوا تھا. اس نے میموری کو دباتے ہوئے لاک کھولا تو ایک ویڈیو سامنے آئی. وہ زلفہ اور اروہ کی تین سال پرانی ایک ویڈیو تھی دکھ مل کے گزارے،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سکھ مل کر گزارے،

یار یاروں سے ہو نہ جدا

یہ ان دونوں کی اس گانے پر ایک ویڈیو تھی. جس میں وہ دونوں گلے مل رہی تھیں. اروہ نے آج کتنے دنوں بعد زلفہ کو دیکھا تھا یہ اسے خود بھی یاد نہیں تھا البتہ دل میں درد کی ایک لہر سی دوڑ گئی. اس نے زلفہ سے آخری ملاقات کے بعد تمام تصویر اور ویڈیوز کچرے کی نظر کر دی تھیں مگر وہ گوگل سے ڈیلیٹ کرنا بھول گئی تھی. اس نے بھیگی آنکھوں کے ساتھ تاریخ دیکھی آج 15 جولائی تھی. کچھ تاریخیں انسان کبھی بھولتا. اسے زلفہ اور تاریخ کو دیکھ کر دو سال پرانی 15 جولائی یاد آئی.

(یہ زلفہ اور اروہ کی آخری ملاقات تھی. زلفہ اروہ کے سامنے بیٹھی رو رہی تھی. گڑگڑا رہی تھی اپنی صفائیاں دے رہی تھی

"اروہ پلیز میرا یقین کرو. ہم بچپن کے دوست ہیں. میرا تمہارے علاوہ کوئی نہیں ہے. اروہ پلیز" وہ بھیگی آنکھوں کے ساتھ کہہ رہی تھی

"زلفہ یہ ہی تو میں کہہ رہی ہوں ہم بچپن کے دوست تھے لیکن تم نے پھر بھی میرے ساتھ یہ سب کیا"اروہ کی آنکھوں میں خون اترا تھا

"تمہیں شرم نہیں آئی. اپنی دوست کے ساتھ یہ سب کرتے ہوئے. آخر بگاڑا کیا تھا میں نے تمہارا"

"اروہfor GOD sakeایسا مت بولو"

"زلفہ دفع ہو جاؤ میرے سامنے سے اور آئندہ مجھے کبھی اپنی شکل مت دکھانا. دفع ہو جاؤ"وہ زور زور سے چیخنے لگی

زلفہ چند پل بھیگی آنکھوں کے ساتھ اسے تکتی رہی اور پھر اپنا پرس اٹھا کر چل دی. اسے امید کی کوئی کرن نظر نا آئی. بد گمانی کی بو ہر سمت چھا چکی تھی. اس نے زندگی میں بہت لوگ کھوئے تھے مگر آج کھو جانے والا انسان جان سے بھی زیادہ پیارا تھا.

ان دونوں کے درمیان وہ ایک پل کا فاصلہ دل کے فاصلوں میں تبدیل ہو چکا تھا. ان کے اس جان سے پیارے رشتے کو نامحرم تعلق کی دیمک کھا گئی تھی.)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس دن کو یاد کر کے اروہ کی آنکھوں نے ایک بار پھر آنسوں بہانا شروع کر دیے. زلفہ اُس کے لیے ہر دوست سے بڑھ کر تھی۔ اُس کے دل کا حصہ تھا اُسے آج بھی وہ ٹائٹل یاد تھا جو انہوں نے خود کو دیا تھا۔(we are two Bodies soul mates) .one soul

مگر یہ کیسا کھیل تھا جو وقت ان کے ساتھ کھیل گیا تھا.

"وقت چل دیتا اور پیچھے بس یادوں اور پچھتاوں کے ذخیرے چھوڑ جاتا ہے"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

✷✷✷

اپنی الماری کی تمام چیزیں باہر نکالے. پورا کمرا پھیلائے تھکی ہاری زلفہ گھٹنو میں سر دیے بیٹھی تھی. وہ یونی کا ٹیسٹ دے آئی تھی اور اسے یقین تھا کے پاس بھی ہو جائے گی

"زلفہ تم واقعی جا رہی ہو" عقب سے آتی آواز لئیہہ کی تھی

"ہاں، تمہیں تو خوش ہونا چاہیے یہ سُن کر"

"ہمم..وہ تو میں ہوں"

"ویسے تم کب کب آیا کروگی" لئیہہ کو زلفہ سے لاکھ اختلاف صحیح مگر پھر بھی اسے افسوس ہو رہا تھا.

"جب جب چھٹیاں ہوں گی"

"صحیح"لئیہہ تھکے تھکے انداز میں کہتی کمرے سے نکل گئی

اس کے جاتے ہی زلفہ نے موبائل اٹھایا اور وہ اکاؤنٹ کھولا. اس گروپ کی باتیں اب ختم ہو گئی تھیں. سب لوگوں کے نام کی جگہ انسٹاگرام یوزر لکھا ہوا آرہا تھا. مگر وہاں ایک انسان کی چیٹ اب بھی موجود تھی اروہ حیدری کی. زلفہ نے وہ چیٹ کھولی وہاں اُن کی اَن گنت باتیں تھیں کبھی نہ ختم ہونے والی. وہ باتیں پڑھ کر یک دم زلفہ کے چہرے کے تاصورات بدلے. اروہ صرف دوست نہیں تھی خاندان تھی اُس کی ماں تھی اُس کا سب کچھ تھی. اس کی سب سے اچھی دوست زلفہ کی دکھ سکھ کی ساتھی. اپنے آنسوؤں کو روکتے ہوئے زلفہ نے ایک لمبی سانس لی اور سیٹنگ میں جا کر اس اکاؤنٹ کو ہمیشہ کے لئے ڈیلیٹ کر دیا. وہ سب جا چکے

تھے کبھی نا واپس آنے کے لیے. اس کی زندگی کا یہ باب ختم ہو چکا تھا. اب اُسے ایک نئے باب کی شروعات کرنی تھی.

✶✶✶

تیز چلتی ہوئی ہوائیں درختوں کے پتوں کو اڑا رہی تھیں. دائیں بائیں جھومتی ہوئی درختوں کی ٹہنیاں اور ان پر بیٹھے خوبصورت پرندے

وہیں ان درختوں کی چھاؤں میں بیٹھی وہ الجھی ہوئی لڑکی اپنی انگلیوں میں پین پھسائے اسے گھمائے جا رہی تھی. اس الجھی ہوئی لڑکی نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو گھاس میں سے چلتی ہوئی ایک عبائے والی لڑکی اس تک ہی آ رہی تھی

وہ لڑکی اس کے نزدیک پہنچ کر اس کے برابر میں بیٹھ گئی

"اروہ اب بتاؤ کیا ہوا ہے تم ڈسٹرب لگ رہی ہو. تم نے ہوم ورک بھی نہیں کیا" مہوش فکر مندی سے بولی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کی پین گھماتی انگلیاں رکیں. پھر وہ چند لمحے مہوش کے چہرے کو خاموشی سے تکتی رہی اور پھر تھکے ہوئے انداز میں بولی "نہیں وہ بس" وہ اسے آئینے والی ہم شکل کے بارے میں نہیں بتا پائی کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو انسان کسی کے شیئر نہیں کر پاتا اس خوف سے کے کہیں سامنے والا اسے جج نہ کرے پاگل نہ سمجھے

"مہوش ہماری زندگیاں اتنی مشکل کیوں ہیں. ہمیں اتنی جنگیں کیوں لڑنی پڑتی ہیں" وہ نگاہیں اُس کے چہرے پر مرکوز کیے بولی

"اروہ یہ جنگیں در حقیقت ہماری آزمائشیں ہوتی ہیں جو ہمیں سنوارنے آتی ہیں. ہمیں گناہوں سے پاک کرنے آتی ہیں"

"مگر صرف میں ہی کیوں مہوش کیوں؟"

"دیکھو اروہ ہمیں لگتا ہے آزمائش صرف ہماری زندگی میں ہے. صرف ہم جنگ لڑ رہے ہیں. مشکلات صرف ہماری زندگی میں ہیں مگر یقین مانیں ایسا کچھ نہیں ہوتا. ہر انسان جنگ لڑتا ہے کوئی اپنے رنگ و قد کے خلاف

کوئی اپنی غربت کے خلاف

کوئی اپنے دماغی وسوسوں کے خلاف

کوئی اپنے دل کے خلاف

کوئی اپنے ایمان کے لیے شیطان کے خلاف

کوئی ماں باپ کے پیار کے خاطر

حقیقت یہ ہے کے جنگ سب لڑتے ہیں. آزمائش سب لڑتے ہیں. کہیں نہ کہیں کبھی نہ کبھی کسی بھی انسان کی زندگی مکمل پر سکون نہیں ہوتی" مہوش کہہ کر چپ ہو گئی.

"تو پھر کچھ لوگ اتنے پر اعتماد اور پر سکون کیوں نظر آتے ہیں. دیکھنے میں تو ہر انسان خوش نظر آتا ہے" آخری جملہ کہتے ہوئے اس کے لہجے میں ایک عجیب احساس تھا

"تم جانتی ہو وہ لوگ اتنے پر اعتماد اور پر سکون کیوں نظر آتے ہیں" وہ لمحہ بھر کو رکی اور پھر بولی" کیوں کے وہ لوگ ہمت نہیں ہارتے وہ شیطان اور اس کی سازشوں کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکتے وہ لوگ ڈٹ کر اس کا مقابلہ کرتے ہیں"

"اروہ میری پیاری دوست زندگی تھکائے گی لیکن تمہیں تھکنا نہیں ہے. تمہیں ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرنا ہے. صبر جمیل کرنا ہے اور اللہ پر بھروسہ رکھنا ہے. وہ ہی لوگ پر سکون اور پُر اعتماد نظر آتے ہیں جن کا بھروسہ دنیا والوں پر نہیں عرش والے پر ہوتا ہے"

"لیکن یہ زندگی تو ایک بار ملتی ہیں ہے نہ مہوش. تو ہم ایسی زندگی کیوں گزاریں جہاں ہمیں سکون ہی نہ ہو. ایسا کیوں" اروہ مہوش کی کوئی بھی بات سننے کے بجائے اس آئینے والی لڑکی کی باتیں دھراتی جا رہی تھی.

"اروہ کیا تم نے کبھی خوشیاں نہیں دیکھیں؟. تم اپنی زندگی کے اچھے لمحات کیوں بھول رہی ہو؟" اس نے کہتے ساتھ سوالیہ ابرو اٹھائی

"نہیں ایسا تو نہیں ہے. میں نے خوشیاں دیکھی ہیں بہت دیکھی ہیں" اروہ کو ندامت ہوئی

"تو پھر تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو کے تم نے زندگی میں سکون نہیں دیکھا" کہنے والی مہوش تھی انسان کی فطرت ہے وہ آزمائش کے وقت میں ہر نعمت کو فراموش کر دیتا ہے. بس یاد رکھتا ہے تو آزمائش کا غم.

"اور تمھیں کس نے کہا اروہ کہ زندگی ایک بار ملتی ہے کیا تمھیں آخرت کی زندگی کا علم نہیں؟. زندگی صرف ایک بار نہیں ملتی زندگی دو دفع ملتی ہے ایک دنیا کی اور دوسری آخرت کی. دنیا کی زندگی تھوڑی اور آخرت کی لمبی ہوتی ہے اور فیصلہ انسان کا ہوتا ہے کے وہ تھوڑا غم سہہ لے اور طویل سکون لے یا تھوڑی سکون کی زندگی گزار کر طویل غم کی زندگی گزارے" اس نے لمحہ بھر کا سانس لیا اور دوبارہ بولنا شروع کیا "تمھیں معلوم ہے نہ دنیا مومن کے لیے قید ہوتی ہے. دنیا کا تو دوسرا نام ہی آزمائش ہے اور ہمیں یہاں آزمائش کے لیے ہی بھیجا گیا ہے اور جو اس آزمائش کو قبول کرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو انہی لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

(اور صبر والوں کو خوش خبری سنادو. سورت البقرہ:۱۵۵)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہوش کی باتیں سنتے ہوئے اروہ کی آنکھیں بھیگنے لگیں. یہ سب باتیں تو اسے معلوم تھی مگر اس نے کیوں نہیں سوچیں وہ یک دم سارے اسباق کیسے بھول گئی. اس نے ہتھیلیوں سے آنکھیں رگڑیں اور ایک بار پھر مہوش کی طرف متوجہ ہوئی

"اور ہاں اگر یہ دنیا اتنی ہی اچھی ہوتی تو اللہ ہمیں کبھی موت نہیں دیتا. ہر چیز کے لیے ایک قیمت ادا کرنی پڑتی ہے. جنّت بھی تو جان کی قیمت مانگتی ہے نہ'

"مہوش مجھ سے نماز نہیں پڑھی جا رہی. مجھے عجیب عجیب سوچیں آتی ہیں. مجھ سے قرآن نہیں پڑھا جا رہا میں کیا کروں" وہ باقاعدہ آنسوؤں سے رو رہی تھی

"اروہ یہ ہی تو شیطان چاہتا ہے کہ وہ تمہیں نماز سے گمراہ کر دے. اپنے ساتھ تمہیں بھی آگ میں لے جائے"

"تو میں اب کیا کروں" اس نے ناسمجھی سے مہوش کو دیکھا

"تم اس سے لڑو وہ جتنا چاہے گمراہ کرے لیکن تم نماز نہ چھوڑو قرآن نہ چھوڑو. شیطان کو کامیاب نہ ہونے دو وہ ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے"

"مہوش اگر یہ میری آزمائش ہے تو میں اس پر پورا اترنے کی ہر ممکن کوشش کروں گی" وہ آنکھوں میں امید کی کرن لئے مہوش کو دیکھتی بولی. لان میں لگے درختوں کی ٹہنیاں اب بھی دائیں بائیں جھوم رہی تھیں

✶✶✶

وقت کو مانو پر ہی لگ گئے تھے. ایک جھٹکے میں اگست سے جنوری کا سفر طے ہو گیا تھا جنوری کے مہینے میں سردی خاصا بڑھ گئی تھی. جما دینے والی سردی کے ساتھ ٹھنڈی ہواؤں نے موسم کو مزید سرد بنا دیا تھا. زلفہ نیلی ٹراؤزر شرٹ کے اوپر نیلا اون کا سوئیٹر پہنے بیڈ پر کمبل اوڑھے بیٹھی تھی

وہ آج پورے چھ مہینے بعد ہوسٹل سے گھر واپس آئی تھی. ان چھ مہینوں میں اس کی یاسع سے بھی کوئی بات نہیں ہوئی تھی. اس کا گھر واپس آنے کا بلکل دل نہیں چاہتا تھا مگر اس دفع شاہ احمد کے اسرار کرنے پر وہ گھر آ گئی تھی

آج اس کا انٹر کا رزلٹ آیا تھا. سندھ بورڈ میں رزلٹ عموماً اتنے وقت بعد ہی آتے ہیں .مگر اس بار کچھ زیادہ ہی دیر ہو گئی تھی. وہ بیڈ پر بیٹھی اپنی مارک شیٹ دیکھ رہی تھی کے دفعتاً عقب سے لئیہہ آئی

لئیہہ کی آواز پر وہ چونکی اور پھر نگاہ اٹھا کر اس کو دیکھا

"زلفہ چچ.. چچ اپنی پرسنٹیج دیکھو ماما کو کتنی شرمندگی ہوئی ہو گی اپنی دوستوں کے سامنے تمہارا رزلٹ بتاتے ہوئے کیوں کہ ان کی دوست کی بیٹی کی ۹۱% آئی ہے "لئیہہ کے لہجے میں واضح طنز تھا

"تم اپنی یہ سانپ جیسی زہر اگلتی زبان بند نہیں کر سکتیں کیا"زلفہ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا

"سچی بات تو سب کو زہر ہی لگے گی اب"اس نے کہتے ہوئے ایک ادا سے چہرے پر آتی لٹ پیچھے کی

"زیادہ بکواس مت کرو میری بھی 88% آئی ہے"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اُس سے تو کم ہی ہے نہ.. ہونہہ"

"یہ تو تمہاری دفع دیکھیں گے کے کتنی آتی ہے. بلکے دیکھیں گے کیا. میں ابھی ہی بتا دیتی ہوں تمہارے نالائک پن کو دیکھ کر کے کتنی آئے گی" کہتے ہوئے زلفہ کے ہونٹ کمینی مسکراہٹ میں ڈھلے

"زلفہ زیادہ مت بولو ورنہ ایک تھپڑ لگاؤں گی ابھی" لئیہہ کو غصہ آیا

"ہاتھ اٹھاؤ گی.. اٹھاؤ.. ہاتھ نا توڑ دیا تمہارا تو میں بھی زلفہ نہیں" زلفہ نے ابرو اٹھائی

لئیہہ غصے کے عالم میں اسے مارنے کے لیے آگے آئی مگر زلفہ اُس سے پہلے ہی لئیہہ کے بال پکڑ کر اسے ایک تھپڑ رسید کر چکی تھی

اب منظر کچھ یوں تھا کے وہ دونوں ایک دوسرے کے بال پکڑے پوری طاقت سے کھینچے جا رہی تھیں. بال ٹوٹ کر ٹنڈ سے جدا نہیں ہوئے تھے باقی پیچھے کچھ بچا نہیں تھا. درد سے لئیہہ کی چینخیں پورے کمرے میں گونج رہی تھیں

ان دونوں کی یہ آوازیں سن کر دادی اور نعیمہ بھی کمرے میں آ گئے

"ارے بچیوں کیا ہو گیا چھوڑو ایک دوسرے کو" دادی بھی زلفہ کو پکڑتیں بھی لئیہہ کو

"دور ہٹو دونوں" نعیمہ نے ان دونوں کے بیچ میں آ کر دونوں کو الگ کیا.

"ماما چھوڑیں مجھے میں اسے بتاؤں" لئیہہ خود کو چھڑوانے لگی

"تم بتاؤ گی مجھے تھوڑی دیر پہلے والی چینخیں بھول گئی کیا؟"

"زلفہ میں دیکھ رہی ہوں تمہاری زبان بہت چل رہی ہے" نعیمہ نے اسے ڈانٹا

"تو آپ کیا چاہتی ہیں ہیں پہلے کی طرح آپ کی اس بیٹی سے پٹتی رہوں" زلفہ نے متوازن لہجے میں جواب دیا

نعیمہ اب لئیہہ کو کھینچ کر لے جا رہی تھیں. مگر وہ اب بھی چلّا رہی تھی "زلفہ میں تم سے تمہاری ایسی چیز چھینوں گی کے تم ساری زندگی روتی رہو گی"

"جس انسان کے پاس کھونے کے لیے کچھ ہو ہی نہ. اس سے کیا چھینوں گی تم؟"زلفہ نے تیز آواز میں اس کی بات کا جواب دیا اور پھر اپنے بال درست کرنے لگی جو لئیہہ خراب کر گئی تھی

"زلفہ بیٹا کیا ضرورت تھی تمھیں لئیہہ سے الجھنے کی جب تمہیں اس کا پتا ہے"

"دادی بات اس نے شروع کی تھی"

"لڑائی کس بات ہوئی؟"دادی نے سوال کیا

"میرے رزلٹ پر دادی. آپ کو نہیں لگتا کے ہمارے والدین کو سمجھنا چاہیے کہ ہر انسان محنت کرتا ہے اپنے بچوں کو دوسروں سے کمپیئر کرنا انہیں احساس کم تری کا شکار کر سکتا ہے.

مامانہ جانے کیا چاہتی ہیں دادی؟ میں آخر کیا کروں میں مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتا"وہ کسی خواب کی کیفیت میں کہے جا رہی تھی. جیسے کئی دنوں کی بھڑاس نکال رہی ہو

دادی بس اسے دیکھے گئیں. زلفہ کس قدر حساس تھی. ہر بات مذاق میں نظر انداز کر دینے والی زلفہ کو بھی برا لگتا تھا. زلفہ وہ باتیں کسی کو نہیں بتاتی تھی بس دل میں رکھ لیتی تھی لیکن اکثر ہمیں وہ ہی باتیں کھا جاتی ہیں جو ہم صبر کا گھونٹ بھر کر پی گئے ہوتے ہیں

ہمارے معاشرے میں ایسے بہت سے لوگ ہیں جو باتیں ہنس کر ٹال دیتے ہیں اور لوگوں کو لگتا ہے انہیں برا نہیں لگا مگر در حقیقت برا تو انہیں بھی لگتا ہے نہ کیوں کے دل تو ان کے بھی ہوتے ہیں

"دادی کہاں کھو گئیں آپ. میں آپ سے بات کر رہی ہوں" وہ دادی کو خود کی جانب متوجہ کر کے ایک بار پھر بولی

"یہ دنیا بھی کس قدر عجیب ہے نہ دادی کوئی بھی کسی بھی چیز پر خوش نہیں ہے"

احساس کمتری انسان کو کھوکھلا کرنے کے ساتھ ساتھ ذہنی مریض بھی بنا دیتی ہے.

✶✶✶

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ریسٹورانٹ کی عالیشان کرسیوں پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے. اپنی نہایت ہی خوبصورت انگلیوں میں موبائل لئے سنہری آنکھوں والی ایک لڑکی بیٹھی تھی. اس کے برابر میں ہی کئی اور لوگ بھی موجود تھے. سردی سے اس سنہری آنکھوں والی لڑکی کی ناک سرخ ہو رہی تھی

"تمیمہ یہ دیکھو وہ ہماری کلاس فیلو تھی نہ شفاء. یہ اس کا منگیتر ہے. پسند کی منگنی تھی لیکن بعد میں پتا چلا کے لڑکا نشہ کرتا ہے اور پھر منگنی ٹوٹ گئی" اس کے برابر میں بیٹھی لڑکی موبائل پر نگاہیں مرکوز کیے اسے پوری کہانی سنا رہی تھی

"بیچاری.. کتنا برا ہوا نہ اس کے ساتھ" تمیمہ نے افسوس سے کہا

"شمویل دیکھو کتنا برا لڑکا ہے نہ" تمیمہ اب وہ موبائل کی تصویر شمویل کو دیکھا رہی تھی

"مجھے تو نفرت ہے شراب پینے والے لڑکوں سے" تمیمہ نے لاپرواہی سے کہا

اس کی بات سنتے ہی شمویل نے تھوک نگلا اس کی ہتھیلیوں پر پسینے آنے لگی تھے.

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شمویل اور تمیمہ ان چھ مہینوں میں کافی اچھے دوست بن چکے تھے. اور اب وہ دوستی محبت میں تبدیل ہونے جا رہی تھی. وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرنے لگے تھے. تمیمہ اپنے گھر والوں کو آگاہ کر چکی تھی اور شمویل کے گھر والے بھی راضی تھے. تمیمہ کے گھر والے آزاد خیال تھے اس لیے ان کے رشتے میں کوئی مسئلہ نہیں ہوا تھا. ان دونوں کو اب بس شمویل کے والد کا انتظار تھا وہ باہر رہتے تھے. شمویل کی والدہ کئی سالوں پہلے ہی فوت ہو چکی تھیں اور بس ایک بہن تھی جو سکھر کی ہی کسی یونیورسٹی میں پڑھتی تھی.

شمویل شراب اب بھی پیتا تھا مگر تمیمہ سے چھپ کر البتہ ریڈ لائٹ ایریا وہ جانا چھوڑ چکا تھا. وہ اپنے اور تمیمہ کے رشتے میں کسی قسم کی بد مزغی نہیں چاہتا تھا. وہ تمیمہ کو کھونے سے ڈرتا تھا. وہ اسے جان سے بھی زیادہ عزیز تھی

وہیں ٹیبل پر بیٹھے شمویل نے خود سے سوال کیا "کیا وہ تمیمہ کے لیے شراب چھوڑ سکتا ہے"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں بلکل شمویل بیگ تمیمہ سہل کے لیے سب کچھ چھوڑ سکتا ہے شراب تو پھر کوئی شہ ہی نہیں" اندر سے آواز آئی تھی

✶✶

✶

یہ آدھی رات کا وقت تھا آسمان پر گول چاند نمایا تھا. ایک وہ حسین چاند تھا اور ایک اپنے کمرے کی بالکونی سے اسے دیکھتا ہوا وہ شخص. کراچی میں چلتی تیز ٹھنڈی ہوائیں اس کے بالوں کو اڑا رہی تھیں. وہ ہر چیز سے بے نیاز ایک بار پھر چاند کو تکنے لگا. یہ چاند اسے اپنے محبوب کی یاد دلاتا تھا وہ چند پل وہاں کھڑا کچھ سوچتا رہا اور پھر اندر آ گیا.

اہ یہ سردیوں کی اداس راتیں بھرے ہوئے زخموں کو ہرا کرنے کا ہنر رکھتی ہیں

وہ کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا اور غسل خانے میں جا کر وضو بنانے کے بعد تہجد ادا کرنے کھڑا ہو گیا. نماز ادا کرنے کے بعد اس شخص نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے

"یا اللہ وہ مجھے ہر رات یاد آتی ہے. میرا اس سے کئی عرصے سے رابطہ نہیں ہوا لیکن اس کی آواز میری سماعت سے نہیں جاتی. میں ہر رات اسے اتنا ہی یاد کرتا ہوں. کیا یہ محبت ہے اللہ.. کیا واقعی غازیان ظفر کو محبت ہو گئی ہے" وہ اب بھی کچھ کہے جا رہا تھا

اس طرح کی راتیں اس کے لئے نئی نہیں تھیں. پہلے اس لڑکی کی یادیں اتنا تنگ نہیں کرتی تھیں مگر اب اس کی یادیں زندگی کا حصہ تھی ان کے بغیر زندگی ادھوری تھی..

✶✶✶

اس نے جائے نماز پر بیٹھے گردن موڑ کھڑکی سے باہر دیکھا. باہر آسمان پورے زور کے ساتھ برس رہا تھا جیسے اس کا بھی کسی نے دل توڑا ہو

"اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دیں میرے ہر گناہ کے لیے. اللہ تعالیٰ میں واپس اندھیروں میں نہیں جانا چاہتی مجھے بچا لیں. اللہ تعالیٰ یہ شیطان کے وسوسے مجھے بری طرح توڑ رہے ہیں یہ خیال مجھے کبھی کبھی آپ کی ہی exsistance پر شک کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں. آپ کے جیسی پاک ذات کے بارے میں اللہ تعالیٰ. آپ تو وہ ہیں نہ جس نے ہمیں زندگی کی

ہر نعمت دی اور ہمیں آخرت کی سکون والی زندگی بھی دیں گے کیوں کے بے شک آپ ہی اول ہیں اور آپ ہی آخر ہیں میں مگر دیکھیں اللہ تعالیٰ یہ سب جاننے کے باوجود بھی میں ڈگمگاجاتی ہوں مگر اب میں ہر ممکن کوشش کر کے ان وسوسوں سے لڑوں گی شیطان سے لڑوں گی میں ہار نہیں مانوں گی اللہ تعالیٰ مجھے اب سمجھ آرہا ہے کے واقعی شیطان ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے کیوں کہ وہ ایسا وار کرتا ہے کے انسان سارے اسباق بھول جاتا ہے

"

یہ پردے کو توفیق اور حق کا راستہ اُس کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں تھا۔اروہ کی آنکھیں ایک بار پھر بھیگنے لگیں

ایک باہر آسمان رو رہا تھا

دوسرا اندر وہ رو رہی تھی

دفعتاً ہی کمرے کا دروازہ کھلا اور انیشہ حیدری نے اندر کی جانب قدم بڑھائے۔اُنہیں دیکھتے ہی اروہ آنکھوں کو ہتھیلیوں سے رگڑتے ہوئے اُٹھی اور جائے نماز اُٹھا کر میز پر رکھی

"معما آپ۔۔ آئیں بیٹھیں" وہ دروازے کی چوکھٹ پر کھڑی اپنی ماں سے مخاطب ہوئی

انیشہ چوکھٹ پر کھڑی غور سے اُس کے کمرے کا جائزہ لے رہی تھیں۔ آج نا جانے وہ کتنے دنوں بعد اُس کے کمرے میں آئیں تھیں

"اروہ بیٹا کیسی ہو"

"میں ٹھیک ہوں معما۔ آپ کیسی ہیں" یہ جملہ کہتے ہوئے ایک پل کے لیے تو اس کا دل کیا کہ ماں کے گلے لگ کر روئے اُنہیں سب بتا دے مگر افسوس وہ ایسا نہ کر سکی

"میں ٹھیک ہوں. اروہ بیٹا وہ میں کہنے آئی تھی کہ"

"معما اگر آپ پھر پردے کے بارے میں بات کرنے آئی ہیں تو پلیز نہ کریں۔ مجھے لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ یہ لوگ ان میں سے جب کوئی بھی میرے ساتھ میری قبر میں نہیں جائے گا تو اُن کی رضامندی لے کر کیا کرنا" اروہ تمیز سے ان کی بات کاٹ کر تیز تیز بولی چلی گئی

"نہیں اروہ بیٹا میں اس بارے میں بات کرنے نہیں آئی۔ میں تمہیں یہ بتانے آئی ہوں کے مجھے تم پر فخر ہے مجھے تمہاری ماں ہونے پر فخر ہے اروہ" اُن کی آنکھیں اُمڈ آئیں تھیں

"واقعی معما" وہ روتے ہوئے اُن کے قریب ہونے لگی اروہ کو قریب آتا دیکھ انیشہ حیدری نے اسے پکڑ کر خود سے لگالیا۔ ارد گرد موجود چیزوں نے سکون کا سانس لیا تھا لیتے بھی نہ کیوں آج اتنے وقت بعد ایک ماں نے اپنی اولاد کو آغوش میں لیا تھا

ایسا کیا ہوا تھا کے اُس کی ماں اچانک اتنا بدل گئی تھیں یہ سوچتے ہوئے اروہ کو چند دن پہلے والا واقعہ یاد آیا

اروہ کی ایک کزن کے لڑکے سے نازیبن تعلقات تھے۔ جس کے باعث خاندان کی خاصا بدنامی ہوئی تھی

"میری بیٹی کا اتنا بھی قصور نہیں ہے۔ اروہ کی وہ ویڈیو یاد نہیں ہے آپ کو" کہنے والی اروہ کی چچی تھیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میری بیٹی کے بارے میں ایک الفاظ بھی نہیں کہنا اُس کے کسی لڑکے سے ناز یبن تعلقات نہیں تھے اور الحمد للہ میری بیٹی مکمل پردہ کرتی ہے" انیشہ حیدری فخر سے کہہ رہی تھی

"اُس کے کردار پر کیچڑ اچھالنے سے پہلے خود کی بیٹی دیکھیں" انیشہ حیدری کہہ کر واپس پلٹ گئیں

جس بیٹی کو وہ دو سال سے کوستی آئیں تھیں۔ آج وہ ہی بیٹی اُن کے لیے فخر بن گی تھی)

میں نے آپ کی گود کو بہت یاد کیا معما" اروہ روتے ہوئے اُن سے الگ ہوئی

"میں نے بھی آپ کو بہت یاد کیا اروہ" وہ کہتے ہوئے اُس کا ماتھا چوم رہی تھیں۔ اروہ نے غور سے اُن کا چہرہ دیکھا وہ پریشان تھیں

"معما آپ کو کوئی پریشانی ہے"

"مجھے بس ایک ہی ٹینشن ہے اروہ"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا معما"

"بیٹا تمہاری شادی کی۔ ہماری کلاس والے اکثر پردے والی لڑکیوں سے شادی نہیں کرتے"

ماں بھی اپنے طریقے سے صحیح ہی سوچ رہی تھیں۔ انہیں اروہ کی فکر تھی

"معما آپ فکر نہ کریں اللہ نے میرا نصیب اچھا ہی لکھا ہو گا" وہ یقین سے کہتی ماں کی گود میں لیٹ گئی

انیشہ حیدری اب اُس کے بالوں کو ہلکا ہلکا سہلا رہی تھیں۔ چوم رہیں تھیں۔ مشکلوں کے بعد آسانیوں نے زندگی کا رخ کر لیا تھا۔

(بیشک ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے سورت المنشرح:۰۵)

✶✶✶

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پیلے ویلویٹ کے سوٹ میں ملبوس بالوں کو معمول کی طرح جوڑے میں باندھے،وہ پرش پر بیٹھی تھی۔ کھڑکی سے آتی ہلکی ہوا اس کی چہرے پر گرتی جھولتی دو لٹوں کو جھلا رہی تھی۔ جنہیں وہ وقتاً باوقتاً کانوں کے پیچھے اڑس رہی تھی

"دادی لگ گیا تیل آپ کے پیروں پر،پیر کافی سوکھے ہو رہے ہیں آپ کے لئیہہ سے کروا لیا کریں مالش"

"تمہیں معلوم تو ہے لئیہہ کا وہ کوئی کام نہیں کرتی ہے۔اپنی ماں کی حالت دیکھو اکیلے کام کر کر کے کیسی ہو گئی ہے"نعیمہ ان چھ مہینوں میں کافی دُبلی ہو گئی تھیں

"ہمم۔۔دادی"

"زلفہ بیٹا تم نہ جاؤ واپس یہاں ہی رُک جاؤ میرا تمھارے بغیر دل نہیں لگتا ہے۔ویسے بھی میری زندگی کا بھروسہ نہیں ہے آج ہوں کل نہیں"

"ایسا نہ بولیں دادی۔ویسے کہیں آپ کو دادی سے ملنے کی جلدی تو نہیں ہو رہی"زُلفہ نے آخری جملہ آنکھ دباتے ہوئے کہا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"زلفہ ذرا ادھر آؤ زیادہ مذاق سوجھ رہا ہے تمہیں" وہ بیڈ پر پڑا کشن اُسے مارنے کے لیے اٹھانے لگیں

"دادی سچ بتائیں آپ کو دادا کی یاد آ رہی ہے نہ" وہ شرارتی انداز میں بولی

دادی جواب دینے کے بجائے اس دفع مسکرا دیں

"او ہو دادی تو بلش کر رہی ہیں دیکھیں گال بھی لال ہو رہے ہیں" زُلفہ شرارتی سا مسکرائی

"زُلفہ چُپ ہو۔ تھوڑی تو شرم کرو بوڑھی دادی کو تنگ کر رہی ہو" وہ شرماتے ہوئے بولیں۔ دادی واقعی بلش کرنے لگی تھیں

"چلیں دادی آئی لو یو احمد طاہر بول کر دیکھائیں" اس دفعہ کہنے پر دادی نے کُشن اُٹھا کا اُسے مار دیا

"اہ دادی لگ گئی" وہ منہ بسورتے ہوئے ناٹک کرنے لگی اُس کے کہتے ہیں دادی نے اسے گلے لگا لیا۔ وہ زُلفہ کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھیں

"واہ میں تو مذاق کر رہی تھی۔ چلیں اب بولیں آئی لو یو احمد طاہر" زلفہ اب بھی باز نہ آئی

دادی نے اس دفع اُس کے سر پر چت لگائی اور ساتھ ہی وہ دونوں ہنس دیں۔ کمرہ اُن دادی پوتی کی ہنسی سے گونج اُٹھا۔ اُن کی اِس ہنسی کو دیکھ کر دیواروں نے آپس میں کہا تھا" خدایہ ہنسی ہمیشہ سلامت رکھے مگر کیا کوئی شہ ہمیشہ سلامت رہتی ہے؟؟

✶✶✶

وہ گہری نیند میں تھی جب ایک چیختی ہوئی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔ اُس نے با مشکل آنکھ کھول کر دیکھا۔ یہ اُس کا فون تھا جو مسلسل بجے ہی جا رہا تھا

وہ کہنی کے بل اوپر اُٹھی اور میز پر رکھا اپنا موبائل اٹھایا

"ہیلو کون ہے" اُس نے نیند بھری آواز میں کہا۔ نیند کے باعث وہ کال کرنے والے کا نام نہیں دیکھ پائی تھی

" تمیمہ میری بات سنو" موبائل سے شمویل کے آواز آئی

"ہاں کہو" وہ یک دم اٹھ بیٹھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تمیمہ ڈیڈ آرہے ہیں پاکستان تو تم اپنے گھر والوں سے بات کر لو ہم منگنی کر لیتے ہیں"

"اچھا اور تمہاری بہن"

"وہ بھی آجائے گی میں فون کر دوں گا اُسے"

"چلو میں بھی گھر بات کرتی ہوں" کہہ کر تمیمہ نے کال کاٹ دی

✶✶✶

اپنے ہوسٹل کے ڈروم میں بیٹھی آس پاس کتابوں کا ڈھیر پھیلائے زُلفہ پڑھ رہی تھی وہ تھوڑی دیر پہلے ہی یونی سے آئی تھی۔ مگر پڑھائی کرتی وہ فالیشہ کی باتوں سے ڈسٹرب ہو رہی تھی

"فالیشہ تھوڑا آہستہ بولو" اُس نے تھکے تھکے انداز میں فالیشہ سے کہا۔ اُسے شام سے پہلے اپنا اسائمنٹ پورا کرنا تھا کیوں کے رات کو وہ جاب پر جاتی تھی۔ ہوسٹل آنے کے دو مہینے بعد ہی زُلفہ نے فالیشہ کے ساتھ جاب شروع کر دی تھی۔ اُسے شاہ احمد سے پیسے مانگتے ہوئے اچھا نہیں لگتا تھا

فالیشہ موبائل رکھ کر چلتی ہوئی آئی اور زُلفہ کے پاس بیٹھ گئی۔ زُلفہ نے پڑھائی چھوڑ کر اُس کے چہرے کو دیکھا۔ اُس کا چہرہ لال ہو رہا ہے تھا آنکھیں بھیگیں تھیں

"کیا ہوا کس کی کال تھی' زُلفہ نے فِکر مندی سے کہا

'ایک دوست تھی' وہ آنکھوں کو ہتھیلیوں سے صاف کرتی بولی

"کیا ہوا دوست ناراض ہے؟" زلفہ نے تکا لگایا

"ہاں" زلفہ کی پیشن گوئی صحیح ثابت ہوئی تھیں

"دیکھو فالیشہ اچھے دوستوں کو منع لینا چاہیے۔ اچھے دوست کسی نیکی کا تحفہ ہوتے ہیں۔ اُن کا ہونا آپ کی زندگی کو بہتر بناتا ہے مگر افسوس اِس کا احساس اُن کے جانے کے بعد ہوتا ہے "

یہ کہتے ہوئے زلفہ کی آواز میں ایک عجیب سا درد تھا. انسان خود کو چاہے کتنا بھی مضبوط کر لے پرانے دوستوں کی یاد ہمیشہ آتی ہے

"زلفہ وہ میری بیسٹ فرینڈ تھی یہاں آنے کے بعد ہماری کبھی کبھی بات ہوتی تھی مگر اب اُسے کوئی اور دوست مل گئی ہے وہ مجھ سے بات نہیں کرتی اور اب تو اس نے کہا کہ میں اس کی اچھی دوست نہیں بن سکی اور وہ ناراض ہو گئی۔۔یہ کیسی دوستی ہوئی بھلا۔۔؟"

"تمہاری نظر میں دوست کون ہوتا ہے فالیشہ "زلفہ نے جواب دینے کے بجائے اپنا سوال کیا

اُس کے پوچھنے پر فالیشہ سے کوئی جواب نہ بن سکا

"فالیشہ دوست وہ ہوتا ہے۔ جس سے روز بات کرنا ضروری نہیں۔ آپ اُس سے چاہے مہینے میں ایک دفعہ بات کریں مگر اُس سے بات کر کے آپ کے دل کو سکون ملے۔اُس سے دل کی بات بغیر ڈر کے کہی جا سکے۔ وہ آپ کو جج نہ کرنے۔ دوست وہ ہوتا ہے جس سے بات کر کے آپ دنیا کا ہر غم بھول جائیں. کیا وہ تمھارے ساتھ ایسی تھی فالیشہ"

"نہیں وہ ہمیشہ مجھ سے لڑتی تھی۔ زلفہ میرے پاس زندگی میں کوئی نہیں تھا۔بابا باہر رہتے تھے اور میری ماما بہت پہلے ہی گزر چکی تھیں ایک بھائی ہے لیکن اس کی اپنی زندگی ہے وہ

اُس وقت میں میرا سہارا تھی۔ زلفہ وہ جیسی بھی تھی میرے لیے اہم تھی۔ میں اس کے بغیر کیسی رہوں گی زلفہ" وہ دوبارہ رو دینے کو تھی

"فالیشہ دوستوں کے جانے سے زندگی ختم نہیں ہوتی۔ لوگ آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں اور اگر وہ بھی جانا چاہتی ہے تو اُسے جانے دو"

"زلفہ تم نے دوستوں کو کھونے کا غم سہا ہے"

"وہ سب چھوڑو فالیشہ یہ بتاؤ تم صبح کس سے بات کر رہی تھیں" زلفہ نے اُس کے بات ٹالی ورنہ دوستوں کو کھونے کا غم زلفہ سے بہتر بھی کوئی جان سکتا تھا کیا؟

"زلفہ تم اپنے دکھ شیئر کیوں نہیں کرتیں" اُس نے زلفہ کی بات کا جواب دینے کے بجائے اپنی بات کی

"کیوں کے مجھے لگتا ہے کے دکھ بانٹنے سے بڑھتے ہیں"

فالیشہ چند لمحے خاموش رہی اور پھر زلفہ کی بات یاد آنے پر بولی

"ہاں وہ میری بھائی کی کال تھی"

"خیریت" زلفہ کو اچھنبا ہوا اُن چھ مہینوں میں پہلی بار اُس نے فالیشہ کے منہ سے فیملی کا نام سنا تھا

"ہاں ڈیڈ پاکستان واپس آ گئے ہیں اور اب میرے بھائی کی منگنی ہے"

"اچھا"

"زلفہ آج ہم دونوں جاب سے آتے ہوئے شاپنگ پر چلیں گے"

"ٹھیک ہے" زلفہ اُس کی بات کا جواب دے کر ایک بار پھر پڑھائی میں مگن ہو گئی

✶✶✶

ریسٹورانٹ کی عالیشان کرسی پر بیٹھی شال میں لپٹی وہ لڑکی ویٹر کو آرڈر لکھوا رہی تھی. ہلکی پھلکی بارش سے موسم خاصا سرد ہو گیا تھا

"مہوش تمہارے لیے کیا منگواؤں"

"جو تمہارا دل کرے"

اروہ کو ایک بار پھر اپنی آزادی اور کار واپس مل گئی تھی. اس دفع اس نے عہد کیا تھا کہ وہ اس آزادی کا غلط استعمال نہیں کرے گی. اس ہی خوشی میں وہ آج مہوش کو مدرسے سے واپسی پر کیفے لے آئی تھی.

"ویسے مہوش مجھے ایک بات بتاؤ" ویٹر کو آرڈر دے کر اروہ نے اس سے کہا

'ہاں پوچھو"

"تم اتنی اچھی کیوں ہو؟"

"یہ کیسا سوال ہے اروہ؟"

ویٹر اب ان کا آرڈر لا چکا تھا. انہوں نے کھانا شروع کیا ہی تھا کے دفتعاً ہی مہوش کا فون بجا

"جی جی میں آئی" وہ فون پر بات کرتی ٹیبل سے اٹھنے لگی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اروہ مجھے جلدی گھر چھوڑ دو میری امی گر گئی ہیں"اس کے کہتے ہی کھانا چھوڑ کر اروہ نے بل ٹیبل پر رکھا اور وہ دونوں گاڑی کی جانب لپکیں

"مہوش خیریت تو ہے،امی ایسے کیسے گر گئیں، تمہارے گھر میں کوئی اور نہیں ہے کیا؟"

اروہ نے گاڑی میں بیٹھ کر اُس سے سوال کیا

"اروہ میری بھابھیاں امی کا خیال نہیں رکھتیں وہ لوگ اوپر والے پورشن میں رہتے ہیں اور ہم نیچے"

"اچھا"اروہ دھیمی آواز میں بولی

"اروہ پلیز جلدی کرو امی میرا واحد سہارا ہیں"

"ہم پہنچ جائیں گے فلحال تم بھائی بھابھی سے کہو کے ہوسپٹل لے کر جائیں"

"مجھے بھائی بھابھی کی نہیں پڑوسی کی کال آئی تھی. انہوں نے ڈاکٹر بلا لیا ہے گھر پر ہی"

تھوڑی ہی دیر میں مہوش کا گھر آچکا تھا. وہ دروازہ کھول کر باہر نکلی.

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مہوش کوئی میڈیسن یا کچھ بھی چاہیے ہو تو مجھے بتانا"

"شکریہ اروہ مگر ابھی تم گھر جاؤ کافی دیر ہو گئی ہے" اروہ بس اسے دیکھے گئی کتنی صابر تھی وہ. اپنا درد کسی کو نہ بتانے والی. ہر بات میں صبر کرنے والی.

ہر انسان کے پاس اپنی ایک کہانی ہوتی ہے جس کے بارے میں وہ بات نہیں کرتا. اور ہمیں لگتا ہے یہ شخص بہت خوش ہے. بس کہانی جس کی نہ سنی جائے اس کی اچھی

وہ انہی سوچوں میں گاڑی دوڑاتی گھر کی جانب بڑھ گئی

✷✷

✷

سوات میں واقع اس ریسٹورانٹ میں معمول کے مطابق رش تھا. پینٹ شرٹ پر موٹی جیکٹ پہنے وہ آج بھی وجیہہ لگ رہا تھا. زمین پر رکھی ٹیبل کے درمیان سے گزرتا وہ ایک شخص کی آواز پر رکا

"سر یاسع وہ ایک کام تھا"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں تھوڑا تھکا ہوا ہوں ابھی فلحال تم دیکھ لو"

"اوکے سر"

یاسع ہوٹل کے ایک کمرے کی جانب بڑھ گیا جہاں وہ سوات آکر رہا کرتا تھا. سردی کے باعث آج اسے ہلکا بخار تھا. کمرے میں آکر اس نے خود کو بیڈ پر دھکیل دیا اور پھر ایک خیال کے تحت پاس رکھا موبائل اٹھایا

چند لمحے اپنی مصوروں جیسی انگلیاں موبائل پر چلاتا رہا اور پھر موبائل کان سے لگالیا

"یار فون اٹھاؤ" اس نے اکتاہٹ سے موبائل کو دیکھا

چند لمحوں بعد دوسری جانب سے ایک لڑکی کی آواز ابھری

"یاسع خیریت تم نے کال کی. کوئی کام تھا" اس نے ایک ہی سانس میں تین جملے کہہ دیے

"اب کیا کوئی کام ہو گا تو تمہیں فون کروں گا زلفہ؟"

"میرا وہ مطلب نہیں تھا" زلفہ نے اپنا دفاع کیا

"پھر کیا تھا؟"

"تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے"

"ہلکا سا بخار ہے"

سنتے ہی زلفہ کا دل اچھل کر حلک میں آیا. اسے آج بھی یاسع سے محبت تھی اس انسان کے سحر سے نکلنا حد سے زیادہ مشکل تھا. زلفہ کو اس لمحے خود سے خوف آیا اسے اپنی محبت سے خوف آیا

"دوائی لی تم نے"

"نہیں ابھی نہیں لی" یاسع نے عام سے لہجے میں کہا

"کیوں؟"

"اب میرا خیال رکھنے والا کوئی ہے نہیں اور مجھ سے اپنا خیال رکھا نہیں جاتا"

"تو شادی کر لو مل جائے گا کوئی خیال رکھنے والا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیوں کیا تم نے لڑکی دیکھ رکھی ہے میری شادی کے لیے"

"میں کیوں دیکھوں گی پھپھو دیکھیں گی لڑکی" زلفہ اب اسے کیا بتاتی کہ وہ خوش نصیب "لڑکی" تو وہ خود بننا چاہتی ہے

"تم بھی دیکھ لو. تمہاری پسند کو نا نہیں کہوں گا"

"اور یہ نوازش کس خوشی میں؟"

"آج چھ مہینے بعد تم سے بات کرنے کی خوشی میں"

اس کے کہنے پر زلفہ مسکرا دی یاسع کے ہونٹ بھی ہلکی مسکراہٹ میں ڈھلے

"اور بتاؤ یونی کیسی جا رہی ہے. پیپرز کیسے ہوئے"

"اچھی جا رہی ہے. پیپرز بھی اچھے ہوئے"

" by the way congratulations for your result" یاسع نے نرمی سے کہا

"تھینک یو"

"ویسے تمھیں یہ سب خبریں دیتا کون ہے؟"زلفہ نے جانچتے انداز میں کہا

"تمھیں چھ مہینوں میں میری یاد نہیں آئی ایک بھی فون نہیں کیا"یاسع نے بات بدلی

"میں کیوں یاد کرنے لگی تمھیں"

"ہاں زہے نصیب ہماری اتنی حیثیت کہاں کے آپ ہمیں یاد کریں"فلمی انداز

"تمہیں واقعی بخار ہے یاسع دوائی لو"زلفہ اپنی ہنسی روکتی بولی

"تم مجھے پاگل کہہ رہی ہو"لگتا ہے یاسع کو واقعی بخار ہے

"میں بس یہ کہہ رہی ہوں کے اپنا خیال رکھو"

"جو حکم"

"تم بھی اپنا خیال رکھا کرو زلفہ تاکہ مجھے ٹینشن کم رہے"یاسع مذاق سے ہٹ کر سنجیدہ ہوا

"کہہ کر حساب برابر کر رہے ہو"

"نہیں"

"پھر کیوں"

"کیوں کے مجھے تمہاری فکر ہے زلفہ" ایک لمحے کے لئے دونوں طرف خاموشی چھا گئی.

رات گہری ہوتی جا رہی تھی مگر ان کی باتیں اب بھی جاری تھیں زلفہ کہے جا رہی تھی یاسع پوری توجہ سے سن رہا تھا.

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

✶✶✶

جنوری کا مہینہ ختم ہونے کو تھا مگر سردی کا زور اب بھی کم نہ ہوا تھا. تمیمہ اور شمویل اپنی منگنی کی شاپنگ کرنے مال آئے ہوئے تھے. ایک دن بعد ان کی منگنی تھی

"شمویل یہ والا دیکھو" تمیمہ نے ایک سفید رنگ کے لباس کی جانب اشعارہ کرتے ہوئے کہا

"تمیمہ مجھے تو لال پسند آرہا ہے"

"نہیں شمویل وہ تو بارات کے لیے ہوتا ہے ابھی صرف منگنی ہے" تمیمہ سمجھانے والی انداز میں بولی

"تم کہو تو بارات بھی ابھی ہی کر لیں" شمویل بیگ سے انتظار نہیں ہو رہا تھا

"ہمم... بارات بھی ابھی ہی کر لیں" تمیمہ نے اس کی نکل اتاری

"یونی ختم ہو جائے پھر بارات بھی دیکھ لیں گے" تمیمہ نے جملہ مکمل کیا

"اس میں تو ساڑھے تین سال لگیں گے" شمویل نے بے صبری سے کہا

"تمھیں زیادہ جلدی نہیں ہو رہی" وہ ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی

"بس تم سے محبت ہی اتنی ہے.. تمہارے بغیر رہا نہیں جاتا اب"

"سچ" تمیمہ نے ابرو اٹھائی

"ہاں ہاں بلکل سچ" شمویل کے فلمی انداز میں کہنے پر وہ دونوں ہنس دیے

"وہ سب چھوڑو ہم پہلے ابھی کے لیے ڈریس تو لے لیں"

"تمہاری بہن کو بتا دیا تم نے" تمیمہ کو اچانک یاد آیا

"ہاں لیشہ آجائے گی منگنی والے دن"

"اس کا نام لیشہ ہے؟" تمیمہ نے پھر سوال کیا

"نہیں. لیشہ تو میں بولتا ہوں نام کچھ اور ہے"

"اچھا" کہتے ہوئے اس کی نظریں ایک دور سے نظر آتے لباس پر پڑیں

"شمویل وہ دیکھو سی گرین والا کتنا پیارا ہے جلدی چلو وہاں" وہ شمویل کو کھینچ کر لے جانے لگی

Clubb of Quality Content

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں سی گرین والا لباس خرید کر مال سے باہر نکل رہے تھے کہ دور بنی ایک اونچی عمارت پر کھڑے سیاہ لباس والی شخص نے ان کی تصویر نکالی

"یہ لڑکی وہ ہی ہے؟" وہاں کھڑے ان کے سربراہ نے سوال کیا

"جی سر، تمیمہ سہل نام ہے اس کا. چھ مہینے سے شمویل بیگ کے ساتھ ہے اور سننے میں آیا ہے کہ کل ان کی منگنی ہے"

"ٹھیک ہے اس منگنی کو ایک یاد گار دن میں بدل دو. اٹھالو لڑکی کو"

"شمویل بیگ میری بہن کو ٹھکرانے کا انجام تمھیں اب معلوم ہو گا"وہ کہتے ہوئے کمینی مسکراہٹ کے ساتھ ہنسا

✷✷✷

لوگوں کے ہجوم سے گزرتیں ہوئیں گلے میں دوپٹہ لیے پرس کندھے سے لٹکائے. تھک ہار کر وہ دونوں ایک دکان کے پاس آ کر رکیں

"فالیشہ دیکھو یہ وہ ہی دکان ہے جو دادی نے بتائی تھی"اس ہے بے زاری سے کہا

"ہاں زلفہ وہ ہی ہے"

"یار مجھے تو سمجھ نہیں آرہا کے یہاں سکھر بازار میں آخر اتنا رش کیوں ہوتا ہے. ایسا لگ رہا ہے لوگ فضول میں باہر گھوم رہے ہیں"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سب چھوڑو اور اندر چلو" زلفہ اسے کھینچتی ہوئی اندر لے گئی

اس نے آج لال سندھی اجرک کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور اس پر اجرک کا ہی سوئیٹر تھا اس کے برعکس فالیشہ نے جینز شرٹ پر کالی جیکٹ پہنی ہوئی تھی.

زلفہ ان چھ مہینوں میں بازار آنے کی عادی ہو چکی تھی. فالیشہ اچھے گھرانے سے تھی مگر اسے اپنے والد سے پیسے مانگنا اچھا نہیں لگتا تھا. اس لیے وہ اور زلفہ مال جانے کے بجائے دادی کی بتائی ہوئی دکان پر آ گئے تھے. جہاں اچھے فینسی سوٹ مناسب قیمت پر ملتے تھے

"بھائی اچھے سوٹ دکھادیں تقریب کے لحاظ سے"

"کھڑی رنگ جو (کس رنگ کا)" دکان والا سندھی میں بولا

"واگٹائی رنگ جو (جامنی رنگ کا)"

"ٹھیک ہے آپ اس طرف آجائیں" دکان والا اب بھی سندھی بول رہا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ کتنے کا ہے" زلفہ اور فالیشہ ایک جوڑے کی جانب اشعارہ کرتے ہوئے سندھی میں بولیں .وہ دونوں بھی با آسانی سندھی بول رہی تھیں

"پانچ ہزار کا"

تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں دکان والے سے بحث کے بعد وہ پانچ ہزار کا سوٹ ساڑھے تین ہزار میں لے کر دکان سے اتر رہیں تھیں کہ پیچھے کھڑے لڑکے نے کہا

"کہاں جا رہی ہو ڈارلنگ"

زلفہ اور فالیشہ نے مڑ کر دیکھا یہ وہی لڑکے تھے جو پہلے بھی فالیشہ اور زلفہ کو گھور رہے تھے

"فالیشہ چھوڑو مجھے میں اسے بتاؤں" زلفہ نے فالیشہ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا

"نہیں زلفہ گھر چلو دفعہ کرو اسے" فالیشہ اسے ٹھنڈا کر کے آگے لے جانے لگی

رات کے اس وقت رش کی وجہ سے کوئی بھی ان لڑکوں کے یہ حرکت دیکھ نہیں پایا تھا اور دکان کا اونر بھی دوسرے کسٹمر میں مصروف تھا.

زلفہ اس کے ساتھ چپ چاپ واپس جانے لگی ہی تھی کہ اس لڑکے نے پھر ہانک لگائی اور آنکھ بھی ماری. یہ دیکھ کر زلفہ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور وہ خود کو چھڑاتی ہوئی ان لڑکوں کی جانب جانے لگی. فالیشہ بھی اس کے پیچھے گئی

"دیکھ دیکھ پاس آرہی ہے" لڑکے آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے

زلفہ ان کے قریب آکر رکی اور ان میں کھڑے ایک لڑکے کہ چہرے پر زوردار تھپڑ دے مارا

"تم تمہاری ہمت کیسے ہوئی. ہمیں چھیڑنے کی" اس نے کہتے ہوئے اس لڑکے کو ایک اور تھپڑ رسید کر دیا ساتھ ہی وہ ہاتھ میں پکڑی پانی کی بوتل اس پر انڈیل چکی تھی. آس پاس لوگوں کا ہجوم سا لگ گیا ہر آنے جانے والا اس لڑائی کو دیکھنے لگا.

زلفہ اب بھی اسے گریبان سے پکڑ کر جھنجھوڑ رہی تھی. اگر اس کے گھر والے یہ دیکھ لیتے تو حیرت سے مر ہی جاتے. آخر زلفہ میں اتنی ہمت کب آئی.

"بہن آپ اس کا گریبان تو چھوڑیں. ہوا کیا ہے" ارد گرد موجود لوگ اسے ٹھنڈا کرنے لگے

"کیوں چھوڑوں. حرکتیں دیکھیں ہیں اس گھٹیا انسان کی. آج تو میں اس کا سر پھاڑ کر ہی جاؤں گی" کہتی ہوئی وہ کوئی بھوکی شیرنی لگ رہی تھی

ایک کی دھلائی کے بعد دوسرے کھڑے لڑکے وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئے.

"زلفہ بس کرو چلو میرے ساتھ" فالیشہ اُسے کھینچتی ہوئی ہجوم سے باہر لے گئی.

سکھر بازار سے نکلنے کے بعد وہ دونوں گھر کے لیے نکل گئیں

"فالیشہ پانی دینا" زلفہ نے پانی مانگا

"پانی.. وہ تو تم اس لڑکے پر پھینک چکی ہو کہاں ہے دوں"

"اس نے حرکت ہی ایسی کی تھی" زلفہ کو اور غصہ آیا

"اچھا چلو بس اب دفعہ کرو. سوٹ اچھا مل گیا نہ بس کافی ہے" فالیشہ نے بات ختم کی

✶✶✶

وہ یونی سے باہر نکلتی گھر کی جانب جا رہی تھی. موبائل کی بیٹری ختم ہو چکی تھی. کل اس کی منگنی تھی اس لیے وہ ہوسٹل کے بجائے چاچا کے گھر جا رہی تھی.

اسے یونی سے نکلنے میں تھوڑی دیر ہو گئی تھی. دوپہر کے اس پہر نہ بندہ تھا اور نہ بندے کی ذات. چند منٹ کھڑے رہنے کے بعد اس نے دور سے آتے رکشے کو ہاتھ کے اشعارے سے روکا.

"بھائی اولڈ سکھر جانا ہے"

"ٹھیک ہے بیٹھ جاؤ"

اولڈ سکھر یونی سے اٹھارہ منٹ کی مسافت پر تھا. تمیمہ بیٹھی اپنے ناخنوں سے کھیل رہی تھی. ساتھ ہی اسے شمویل پر غصّہ بھی آ رہا تھا کیوں کہ وہ آج یونی نہیں آیا تھا.

رکشہ رُکا تو اس نے گردن اٹھا کر باہر دیکھا. رکشے والا اسے کسی سنسان عمارت میں لے آیا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھائی یہ کون سی جگہ ہے یہ اولڈ سکھر نہیں ہے" وہ ڈرتی ڈرتی بولی

رکشے والا اپنی جگہ سے اتر کر اس کے قریب آنے لگا وہ رکشے سے اتری اور بھاگنے لگی.

اچانک ہی اس کے قدم تھمے. پیچھے سے کسی نے لوہے کی بھاری چیز اس کے سر پر دے ماری تھی. تمیمہ کی آنکھوں کے آگے تاریکی چھانے لگی تھی. وہ زمین بوس ہو رہی تھی مگر لبوں پر اب بھی ایک ہی شخص کا نام تھا.

"شمویل... شمویل"

✶✶✶

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب چہارم: بے بسی

انسان بھی کتنے بے بس ہوتے ہیں

زندگی کی راہوں میں الجھے ہوئے،

وقت کے دھاروں میں بہتے ہوئے،

اپنے حال میں قابو پانے میں بے بس،

حالات کی لہروں میں بہتے ہوئے،

اپنی منزلوں کی تلاش کرتے ہوئے،

اپنے طاقت اور کمزوری کے درمیان پستے ہوئے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ٹھوکریں کھا کر گر کر اٹھتے ہوئے،

انسان چاہتا ہے زندگی کو تھام لے،

مگر زندگی تو پسلتی ہے،

اپنی مرضی سے چلتی ہے،

کبھی رُلاتی ہے کبھی ہنساتی ہے،

یہ زندگی بے بسی کے کس موڑ پر لے آتی ہے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لکڑی کی کرسی پر بیٹھی سیاہ عبائے والی لڑکی اپنے پیروں کو دائیں بائیں ہلا رہی تھی. سکھر پر بادلوں کا ڈیرہ تھا

"تمہارے آنے کا شکریہ اروہ اور ان سب چیزوں کا بھی"

اروہ آج انیشہ حیدری کے ہمراہ مہوش کے گھر اس کی والدہ کی خیریت معلوم کرنے آئی ہوئی تھی

"شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں مہوش"

"ماما یہ مہوش ہے میری دوست" اروہ نے ماں کو مہوش سے ملوایا.

"اسلام و علیکم آنٹی کیسی ہیں آپ" محبت بھرے لہجے میں سلام کیا

"و علیکم اسلام بیٹا میں ٹھیک الحمد للہ، آپ بتاؤ"

"آنٹی میں بھی ٹھیک الحمد للہ"

"بیٹا آپ یہ کارڈ رکھ لیں. اس سے آپ کی ماما کا علاج آسانی سے ہو جائے گا" ہلکی پھلکی گپ شپ کے بعد انیشہ حیدری نے پرس سے ایک کارڈ نکال کر مہوش کی جانب بڑھایا. اروہ انہیں مہوش سے متعلق سب بتا چکی تھی

"نہیں آنٹی اس کی کوئی ضرورت نہیں" مہوش نے نا سمجھی سے اروہ کو دیکھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مہوش ایسے نہ دیکھو رکھ لو پلیز مجھے خوشی ہو گی"

"نہیں میں نہیں لے سکتی اتنی مہنگائی میں اپنے گھر کا خرچ ممکن نہیں ہوتا ہے پھر امی کے علاج کے اخراجات بھی"

"مہوش ہمارے لیے کوئی مسئلہ نہیں میرے بابا سیاست دان ہیں. میری طرف سے نہیں حکومت کی جانب سے سمجھ کر رکھ لو پلیز "اروہ نے معصوم شکل بنائی

مہوش کے لاکھ منع کرنے کے باوجود اروہ آگے آئی اور کارڈ مہوش کے ہاتھ میں تھما دیا.

مہوش کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے. مہوش کا بھائی ہمیشہ اسے اور ماں کو پیسوں سے ترسا کر رکھتا تھا

"ارے روتی کیوں ہو پاگل "اروہ کے کہنے پر مہوش اس کے گلے لگ گئی

✶✶✶

وہ اپنے کمرے میں دائیں بائیں ٹہلتا دیوانہ وار تمیمہ کو کال ملا رہا تھا

"تمیمہ کال اٹھاؤ عالیہ کو ٹرائے کرتا ہوں" اس نے سوچتے ہوئے عالیہ کے نمبر پر کال ملائی. بیل جا رہی تھی دوسری جانب فون بج رہا تھا

"ہاں کہو شمویل" موبائل سے عالیہ کی آواز آئی

"یار عالیہ تمیمہ کال نہیں اٹھا رہی. مجھے ٹینشن ہو رہی ہے"

"اس میں ٹینشن کی کیا بات ہے شمویل" عالیہ لاپرواہی سے کہہ رہی تھی

"مطلب" شمویل نے نا سمجھنے والے انداز میں کہا

"دیکھو بھائی تمہاری منگنی ہے نہ تو اسے شرم آ رہی ہو گی. اکثر لڑکیاں تڑپانے کے لیے ایسا کرتی ہیں. اب ایک ہی دفع منگنی کے بعد بات کر لینا" عالیہ اپنی بنائی کہانی سنانے لگی

"اچھا صحیح مگر اس کا فون بند جا رہا ہے"

"تو فون بھی تمہاری وجہ سے ہی بند کیا ہو گا نہ تاکہ تم تنگ نہ کر سکو"

"چلو ٹھیک"اس نے کہتے ساتھ ہی فون بند کیا اور پھر سکھ کی پر سکون سانس لی. تمیمہ ٹھیک تھی اس سے زیادہ پر سکون شمویل کے لیے کیا ہو سکتا تھا.

✶✶✶

فروری کا مہینہ شروع تھا روہڑی میں چلتی ہوائیں اور بھی بڑھ گئی تھیں. اروہ آرام سے کمبل میں پیر لمبے کیے لیٹی تھی. تیز چلتی ہوا سے اس کے کمرے کی کھڑکی کھلی. وہ کمبل سے نکلی اور چپل پہن کر کھڑکی کی جانب بڑھی. کھڑکی بند کی اور واپس پلٹ گئی

Clubb of Quality Content

"اروہ"عقب سے ایک آواز آئی

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا سامنے وہ ہی ہم شکل آئینے والی لڑکی بیٹھی تھی.

"تم تم کیوں آئی ہو دوبارہ"اروہ ہکلاتی ہوئی بولی

"اروہ میرے ساتھ چلو میں تم سے محبت کرتی ہوں"

"دفع ہو جاؤ مجھے تم سے محبت نہیں چاہیے. اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرتے ہیں اور یہ کافی ہے

"

"تمہارے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کے وہ تم سے محبت کرتے ہیں"

کہتے ساتھ ہی وہ لڑکی غائب ہو گئی اور اروہ کو ایک دفعہ بھی شک میں مبتلا کر گئی. اس کا وہ اعتماد کہیں ایک دفعہ پھر ٹوٹ رہا تھا.

وہ گم سم سی بیڈ تک آئی اور خود سے باتیں کرنے لگی

"اللہ تعالیٰ کیا آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں. بتائیں مجھے کیسے معلوم ہو گا"

اس نے موبائل اٹھایا اور مہوش کو کال ملانے لگی مگر ملائی نہیں. آخر کب تک وہ لوگوں سے اپنی پریشانیاں بانٹتی رہے گی. اس نے وہ ہی اسکولر کا اکاؤنت کھولا اور اسکرولنگ کرنے لگی. یوں ہی اسکرولنگ کرتے کرتے اس کی آنکھوں کے سامنے سے ایک آیت گزری اروہ نے غور سے اسے پڑھا

(اور نیکی کرو بیشک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے سورت البقرہ:۱۹۵)

اروہ چند پل حیران رہ گئی. اللہ تعالیٰ نے اسے جواب دیا تھا. شیطان انسان کو نیکیوں سے روکنے ہی تو آتا ہے مگر اروہ کو اس کی نہیں سننی تھی اسے اللہ کی سننی تھی اسے اس ہستی کی سننی تھی جو اس سے محبت کرتی ہے. اسے اللہ کی دی ہوئی ہدایت پر عمل کرنا تھا. اب محبت کی باری اس کی تھی.

وہ سکون کا سانس لیتی دوبارہ بیڈ پر لیٹ گئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

✶✶✶

وہ رات کو کسی آواز کے تحت جاگا. اس نے گھڑی اٹھا کر وقت دیکھا رات کے دس بج رہے تھے. وہ آج جلدی سو گیا تھا. پاس پڑا اس کا موبائل مسلسل بجے جا رہا تھا. اس نے غنودگی کے عالم میں موبائل اٹھایا

"کون؟"

"بیٹا تمیمہ تمہارے ساتھ ہے" اس آواز پر وہ یک دم اٹھ بیٹھا

"شمویل تم سن رہے ہو بیٹا تمیمہ صبح سے اب تک گھر نہیں پہنچی ہے. اس کا فون بھی بند جا رہا ہے" یہ آواز سنتے ہوئے شمویل بیگ کے پیروں تالی زمین کھسک رہی تھی. سانس تک رکنے لگا تھا. اسے بھری سردی میں پسینے آرہے تھے

"تم سن رہے ہو شمویل" موبائل سے آواز اب بھی آرہی تھی

"میں.. میں آتا ہوں انکل. تمیمہ میرے ساتھ نہیں ہے" اس کے جو منہ میں آیا وہ بول کر موبائل بند کرتا اپنی گاڑی کی جانب بھاگا

وہ تیز تیز ڈرائیو کرتا تمیمہ کے چاچا کے گھر کی جانب جارہا تھا. بار بار اپنی آنکھوں کو ہتھیلیوں سے رگڑتا وہ اپنے آنسوں روکنے میں ناکام تھا

اس نے گاڑی تمیمہ کہ چاچا کے گھر کے باہر روکی اور تمیمہ کے چاچا اور والد کو لے کر پولیس اسٹیشن کے لیے نکل گیا

ان ٹھنڈی راتوں میں سکھر کی سڑکوں پر دوڑتی گاڑی پولیس اسٹیشن کے باہر آ کر رکی

وہ سب دوڑتے ہوئے اندر کی جانب لپکے

"ہمیں کیس فائل کروانا ہے" تمیمہ کے والد حوالدار سے مخاطب تھے

"کس چیز کا"

"گمشدگی کا"

"ٹھیک ہے تھوڑا انتظار کریں"

"انتظار کیوں تم سب فارغ ہی تو ہو. ابھی کیس فائل کرو" شمویل چیخ چیخ کر بولا

اس کے چیخنے پر رات کے اس پولیس اسٹیشن میں ہنگامہ مچ گیا. یہ حالات دیکھ کر پولیس انسپیکٹر اپنے کمرے سے باہر نکل آیا

"کیا مسئلہ ہے اتنا شور" وہ لاپرواہی سے کہتا ہوا شمویل کی شکل دیکھ کر رُکا

"شمویل تم" پولیس اسپیکٹر اس کے قریب آ کر رکا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

خیریت یہاں"

"انسپیکٹر حیان میری ہونے والی منگیتر گم شدہ ہے. صبح سے فون بھی بند جا رہا ہے. پلیز کچھ کریں پلیز" آخری جملہ کہتے ہوئے اس کے لہجے میں واضح گڑگڑاہٹ تھی

"تم کیس فائل کرواؤ میں ہر ممکن کوشش کروں گا"

وہ اس کو تسلی دے کر تمیمہ کے والد کی جانب کیس فائل کرنے بڑھے

تھانے کی ان ٹھنڈی برتھوں پر بے بسی سے گم سم بیٹھے اسے پانچ بج گئے تھے مگر اب تک تمیمہ کا کچھ پتا نہیں چلا تھا

"میں اسے ڈھونڈنے جا رہا ہوں" وہ اٹھا اور باہر کی جانب جانے لگا

"شمویل بیٹھو ادھر. کہاں ڈھونڈھو گے تم اسے؟" اس کے والد افاق بیگ نے اسے کھینچ کر واپس بٹھایا. وہ کچھ دیر پہلے ہی پولیس اسٹیشن آئے تھے

"نہ جانے کیسی لڑکی تھی. آج منگنی بھی ہے کتنی بدنامی ہو گی ہماری"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ڈیڈ ایک لفظ اور نہیں. میں تمیمہ کے بارے میں ایک لفظ بھی برداشت نہیں کروں گا. اور آپ تو بدنامی کی بات نہ ہی کریں اپنی ماں کی موت اور آپ کی دوسری شادی بھولا نہیں ہو میں" وہ آنکھوں میں خون لئے باپ کو دیکھ رہا تھا

باپ کو جواب دے کر وہ ایک بار پھر بیٹھ گیا" تمیمہ پلیز واپس آجاؤ" آنکھوں سے سمندر بہاتا وہ دیوانوں کی طرح خود سے بولا.

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

✶✶✶

کچن میں سوئی سوئی آنکھوں کے ساتھ بالوں کو جوڑے میں باندھے زلفہ کھڑی تھی ایک تو یہ پھوہڑ لڑکی مجال ہے جو بال بنالے. ہاتھ میں چمٹا لیے وہ ناشتہ بنا رہی تھی

"زلفہ میرا بھی بنادو" فالیشہ کی سوئی ہوئی آواز پر وہ مڑی

فالیشہ آنکھیں مسلتی جمائی کو ہاتھ سے روکتی اس کے پیچھے کھڑی تھی

"تم اتنی جلدی کیوں اٹھ گئیں. آج تو تمہارے بھائی کی منگنی ہے نہ"

"زلفہ مجھے پولیس اسٹیشن جانا ہے"

"پولیس اسٹیشن.. کیوں؟"

"یار میری ہونے والی بھابھی لاپتہ ہے"

"کیا" زلفہ کو لگا اس نے کچھ غلط سن لیا

"ہاں"

"تم میرے ساتھ چلو گی؟. بس مل کر آجائیں گے بابا اور بھائی سے"

"ہاں ٹھیک ہے میں چلتی ہوں. ابھی تو چھ بجے ہیں آٹھ بجے تک ہم واپس بھی آجائیں گے مل کر"

"ٹھیک ہے" فالیشہ کہتی کچن سے نکل گئی

تقریباً سات بجے کے قریب وہ دونوں پولیس اسٹیشن پہنچ چکیں تھیں

صبح کا موسم آج کافی خوف ناک تھا ہر سمت کالی گھٹا چھائی تھی.

"آپ کا نام بی بی اور کس سے ملنے آئی ہیں؟"حوالدار نے فالیشہ سے سوال کیا

"میرا نام فالیشہ بیگ ہے"فالیشہ حوالدار سے بات ہی کر رہی تھی کے اسے سامنے سے اپنے والد دکھائی دیے. وہ دوڑتی ہوئی ان تک جانے لگی

پیچھے کھڑی زلفہ فالیشہ کے نام پر غور کیے گئی. فلیشہ آفاق سے فلیشہ بیگ. وہ ہمیشہ اپنا نام فالیشہ آفاق بتاتی تھی مگر آج اس نے اپنا نام فلیشہ بیگ بتایا تھا

"بابا بھائی کہاں ہے؟ بھابھی کا کچھ پتا چلا"

"نہیں"آفاق بیگ مایوسی سے بولے ساتھ ہی نیچے فرش پر بیٹھے شمویل کی جانب اشعارہ کیا

"بھائی حوصلہ رکھیں بھابھی مل جائیں گی"اس کے کہتے ہی شمویل نے نگاہیں اٹھا کر فالیشہ کو دیکھا

"لیشہ تم آ گئیں؟"وہ اس کے گلے لگ گیا

آفاق بیگ ان دونوں کی جانب سے ہٹ کر زلفہ کی جانب بڑھے. زلفہ فالیشہ اور شمویل سے دور کھڑی تھی. تو وہ فالیشہ کے بھائی کا چہرہ نہیں دیکھ پائی

"بیٹا آپ"

"میں فالیشہ کے ساتھ آئی ہوں" نظریں اب بھی بار بار گھڑی دیکھ رہی تھیں

"اچھا بابا میں اب چلتی ہوں دیر ہو رہی ہے" وہ شمویل سے دور آ کر باپ کو الوداع کہنے لگی اور خود سے تھوڑی دور کھڑی زلفہ کو لے کر داخلی دروازے کی جانب بڑھ گئی

"فالیشہ ایک بات پوچھوں" زلفہ نے جانچتے انداز میں کہا

"ہاں بولو"

"تم نے اپنا نام فالیشہ آفاق کی جگہ فلیشہ بیگ کیوں بتایا"

"کیوں کے میرا نام فالیشہ آفاق بیگ ہے. زے میں کبھی آفاق بولتی ہوں اور کبھی نہیں"

"صحیح" زلفہ نے خود کو ملامت کی وہ بھی کیا سوچ بیٹھی تھی. بھلا فلیشہ شمویل کی بہن کیسے ہو سکتی تھی. شمویل کی تو بس ایک ہی بہن تھی اور وہ بھی اس سے ایک سال چھوٹی اور اس وقت زلفہ یونی میں تھی تو اس کی بہن کو انٹر میں ہونا چاہیے تھا.

✶✶✶

صبح کے گیارہ بج رہے تھے تمیمہ کا اب بھی کچھ پتا نہیں چلا تھا. مرد کے لیے ہو یہ عورت کے لیے نامحرم دکھ کے سوا ہ مزید کچھ نہیں لاتا. تھانے کے ٹھنڈے فرش پر بے بسی سے بیٹھے شمویل کا جسم سردی سے بری طرح کانپ رہا تھا. یہ بے بسی بھی کیا شہ ہے انسان کو اس کی اوقات یاد دلا دیتی ہے. اس کو چھوڑ کر ہم باہر کے موسم کی بات کرتے ہیں. موسم اب مزید خوف ناک ہو چکا تھا آسمان برسنے کو تیار تھا

اس حالت میں تھانے کے سناٹے کو ایک آواز نے توڑا. شمویل نے اپنا موبائل نکال کر دیکھا کسی غیر شناسا نمبر سے کوئی میسج تھا اس نے ادمری آنکھوں سے میسج کو دیکھا پہلا الفاظ

تمیمہ تھا. یک دم اس کی آنکھیں مکمل کھل گئیں. اور اگلے ہی لمحے اس نے خود کو چیخ چیخ کر انسپیکٹر حیان کو پکارتا پایا

"سر سریہ میسج.. تمیمہ" وہ آدھے ادھورے جملے بولنے لگا

انسپیکٹر نے اس کے ہاتھ سے موبائل لیا وہاں ایک ایڈریس بھیجا گیا تھا اور شمویل کو آنے کی دعوت دی گئی تھی

اگلے ہی لمحے شمویل اور پولیس اہلکار اس بتائے ہوئے ایڈریس کی جانب نکل چکے تھے

ایڈریس ایک زیر تعمیر عمارت کا تھا عمارت کے باہر پہنچ کر پولیس انسپیکٹر تمام اہلکاروں کو ہدایت دینے لگا

"شمویل تم اندر جاؤ ہم آہستہ آہستہ آتے ہیں"

پولیس انسپیکٹر کے کہنے پر شمویل دبے پاؤں اندر کی جانب بڑھا. اس کے موبائل پر اب ایک اور میسج نمایا ہوا

"دوسری منزل کے دوسرے کمرے میں آجاؤ"اس نے میسج دیکھ کر کانپتے ہاتھوں سے موبائل واپس رکھ دیا

وہ اب دوسری منزل کے دوسرے کمرے کے باہر کھڑا تھا اعتراف میں ہر سمت خاموشی تھی. طوفان سے پہلے کی خاموشی. باہر آسمان اب بھی پوری طاقت سے گرج رہا تھا.

اس زیر تعمیر عمارت میں کسی بھی کمرے کی چھت اور دروازے نہیں تھے صرف اس کمرے کے باہر ایک دروازہ لگا تھا

جس پر ایک نمبر کا بورڈ بھی تھا

کمرہ نمبر 456..

اس نے کانپتے ہاتھوں سے کمرے کا دروازہ کھولا. دروازہ کھلتا جا رہا تھا اندر کا منظر آویزاں ہونے لگا تھا. وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اندر گیا سامنے ایک کونے میں ایک چادر میں لپٹی لڑکی پڑی تھی. اس کو دیکھتے ہی شمویل نے خود کو اندھا دھن بھاگتا پایا. اس کی بصارت دھندلانے لگیں تھیں ہر سمت تاریکی کا سمع تھا. آج شمویل کو اپنی زندگی سے خوف آنے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لگا تھا. دل یوں دھڑک رہا تھا جیسے ابھی جسم کو چیر کر باہر کی راہ لے لے گا اور بات کریں جسم کی تو وہ اب بھی لرز رہا تھا

شمویل نے آگے بڑھ کر لرزتے ہاتھوں سے اس کے چہرے پر پڑا کپڑا ہٹایا تو وہ سانس بھی نہ لے سکا. وہ تمیمہ سہل کی زیاتی شدہ لاش تھی. (اعتراف کی ہر چیز شمویل بیگ سے سوال کر رہی تھی "کچھ یاد آیا"؟). اس کے چہرے سے کپڑا ہٹاتے ہی آسمان برسنے لگا تھا یوں جسے شمویل کے ساتھ مل کر غم منا رہا ہو. پولیس اہلکار بھی اب اندر آچکے تھے. تمیمہ کو خود سے لگائے اس کی آنکھوں سے دو موٹے موٹے آنسوں ٹوٹ کر گرے. وہ پوری کوشش کے باوجود بھی تمیمہ کو نہیں بچا پایا تھا. آخر یہ انسان بھی کتنے بے بس ہوتے ہیں نہ. شمویل بیگ کو زندگی عذاب کی مانند محسوس ہو رہی تھی اس پر دنیا تنگ سے تنگ ہوتی جا رہی تھی. کوئی آسمان تھا جو شمویل پر ٹوٹ چکا تھا. اس کی لاش کو خود سے لگا کر روتے ہوئے اسے اپنا ایک ایک گناہ یاد آنے لگا تھا

شمویل کا جسم ڈھیلا پڑھ رہا تھا،بصارت دھند لانے لگی تھی بس کچھ یاد رہا تو اس سنہری آنکھوں والی لڑکی کا چہرہ...

✶✶✶

چند مہینے بعد

مسجد کے فرش پر دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا وہ شخص کوئی ملنگ لگ رہا تھا. بال بکھرے ہوئے بڑھی شیو،اس کا کئی مہینوں سے یہ ہی حال تھا

"اٹھ جاؤ بیٹا کب تک یہاں ہی بیٹھو گے "معذن اس سے سوال کرنے لگا

"تمھیں اس حال میں رہتے ہوئے چار مہینے ہو گئے ہیں "معذن کی آواز پر اس نے سر اٹھایا

"صرف چار مہینے "ملنگ نے کہا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"شمویل بیٹا تم ابھی جوان ہو خود کو سنبھالو. وہ لڑکی مر چکی ہے"

"نہیں وہ مری نہیں ہے وہ میرے ساتھ ہے" وہ اپنے بال کھینچنے لگا تھا

"وہ میرے ساتھ ہے میرے پاس ہے" اس نے گڑگڑاتے ہوئے قدموں میں سر دے دیا البتہ زبان اب بھی جملہ دہرائے جا رہی تھی.

✶✶

✶

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مئی کا مہینہ تھا سورج کی تپش جسم کو جلا دینے والی تھی. ہواؤں نے بھی سکھر سے منہ موڑ لیا تھا بس کچھ بچا تھا تو حبس. ایسے میں یونی کے تپتے فرش پر ایک لڑکی موبائل کو ہاتھ میں لئے بھاگ رہی تھی.

"زلفہ زلفہ تمہارا فون بج رہا ہے" وہ پھولے ہوئے سانس میں زلفہ کی جانب موبائل بڑھاتی بولی

"کس کا لنک ہے"

"تم خود ہی دیکھ لو"

"یہ تو یاسع کا لنک ہے. اس نے مجھے فون کیوں کیا" زلفہ چند لمحے خاموشی رہی اور پھر جھٹ سے موبائل فلیشہ کے ہاتھ میں تھمادیا

"ایسا کرو تم اٹھالو فلیشہ اور کوئی بھی بہانہ بنالو"

"لیکن یہ ہے کون زلفہ" فلیشہ آنکھیں چندیائے اسے گھورنے لگی

"یار میرا کزن ہے اٹھالو اور اسپیکر پر لگالو"

"اچھا دو" فلیشہ اب موبائل زلفہ کے ہاتھ سے لے چکی تھی

"ہیلو کون"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی آپ کون" یاسع کی آواز موبائل سے گزرتی اس کی سماعت سے ٹکرائی

"پہلے آپ بتائیں آپ کون"

"میں یاسع ہوں. یہ زلفہ کا نمبر ہے وہ کہاں ہے" فلیشہ مسکراتے ہوئے زلفہ کو دیکھنے لگی جیسے آنکھوں ہی آنکھوں میں کہہ رہی ہو کے یار سچ بتانے دو نہ

"میں اس کی دوست ہوں. اس کا موبائل میرے پاس ہے" وہ اپنی ہنسی پر قابو پاتی بولی

"اچھا" یاسع نے عام سے لہجے میں جواب دیا

"خیریت آپ نے کال کی کوئی کام ہے تو بتا دیں میں اسے کہہ دوں گی"

"کوئی ضروری کام تو نہیں بس اس کا برتھ ڈے آنے والا ہے نہ تو بس ایڈوانس میں وش کرنا تھا" یاسع کہ کہنے پر زلفہ نے آنکھیں میچ لیں وہ جانتی تھی اب فالیشہ اسے نہیں چھوڑے گی

"اچھا چلیں میں بتا دوں گی" کہہ کر فلیشہ نے کال کاٹ دی. وہ اب آنکھوں میں شرارت لیے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی

"او ہو کون تھا یہ؟بتاؤ جس کو تمہاری برتھ ڈے کی بھی اتنی فکر ہے"

"یار کزن ہے میرا پھپھو کا بیٹا ہے"

"اچھا کہاں رہتا ہے"

"کسی ایک جگہ نہیں رہتا"

"مطلب"فلیشہ کو اچھنبا ہوا

"کبھی سوات ہوتا ہے. کبھی کراچی اور کبھی بابا کے پاس سکھر"

"اوہ یعنی وہ سکھر آتا جاتا رہتا ہے"

"ہاں وہ اکثر آتا رہتا ہے گھر مہینے میں تین چار دفع تو ضرور"

"چلو تو پھر تم جلدی شادی کرو تاکہ میں بھی کوٹھی تے چڑھے جانے گاؤں"فلیشہ نے گانے کی سطر گائی

"فضول مت بولو فالیشہ"زلفہ نے اس کے مشورے پر مٹی ڈالی

"ویسے تم دونوں کی بات چیت تو ہو گی" فالیشہ اور اس کا جو شیلا انداز

"ہاں تھوڑی بہت" زلفہ نے اپنے چہرے پر آنے والی مسکراہٹ کو با مشکل چھپایا

"کوئی رشتے وغیرہ کا چکر ہے کیا" اس نے ساتھ چلتی زلفہ کو شانا مارا

"اتنی باتیں نہ کرو فالیشہ اور ہوسٹل چلو دیر ہو رہی ہے" زلفہ نے اس کے سر پر چت لگائی اور اسے ہوسٹل کی جانب لے گئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

✶✶✶

رات کا سی پھر تھا فالیشہ سو چکی تھی. مگر زلفہ کی آنکھیں اب بھی نیند سے آری تھیں. وہ دل ہی دل میں خود کو ملامت کر رہی تھی کاش یاسع کا فون اٹھا لیا ہوتا تو اس سے بات ہو جاتی. ان ہی سوچوں کے درمیان اس کا فون بجا زلفہ نے نام دیکھے بغیر فون کان سے لگایا

"کون؟"

"اب میں کون ہو گیا ہوں" آواز یاسع کی تھی

"یاسع تم" زلفہ نے آنکھیں میچ لیں

"کیا کر رہی ہو"

"بس سونے والی تھی"

"بالکونی کا چکر لگا لو نیچر لوور ہلکی بارش ہو رہی ہے. تمہیں موسم دیکھ کر اچھا لگے گا" کیا واقعی صرف موسم کو؟ میسنا کہیں کا

"اچھا" زلفہ اس سے بات کرتی بالکونی کا دروازہ کھول کر باہر آئی. موسم کافی اچھا تھا مگر وہ موسم کو نہیں دیکھ رہی تھی اس کی نظریں نیچے گراؤنڈ میں جمیں ہیں.

"یاسع یہ کیا ہے" یاسع نیلی جینز کے ساتھ سفید شرٹ پہنے سینے پر ہاتھ باندھے گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا. شرٹ کے کف اوپر کو فولڈ تھے

"ایک ہینڈسم لڑکا ہے جو تمہارا انتظار کر رہا ہے جلدی نیچے آجاؤ"

"تم اندر کیسے آئے. وہ بھی اس وقت"

"زے کیا تم نے یاسع الیاس کو اتنا ہلکا لیا ہے ؟"زلفہ جواب تک نہ دی سکی

"اب تم آرہی ہو یا میں سلیم جاوید کی طرح بارش کی چند بوندیں گاؤں"یاسع نے ایک پرانے گانے کا نام لیا

"یاسع رات بہت ہو رہی ہے میں ہوسٹل والوں کو کیا جواب دوں گی"

"تم نیچے آرہی ہوں یہ میں اوپر آجاؤں"

"آرہی ہوں"زلفہ نے ہتھیار ڈالے وہ اس انسان سے نہیں جیت سکتی تھی

چند منٹوں بعد زلفہ نارنجی رنگ کی لمبی فراک پر ہلکی جیکٹ پہنے نیچے اتری. ہم رنگ ہی دوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا

زلفہ اور یاسع گاڑی میں بیٹھ چکے تھے. اطراف میں خاموشی تھی

"اب کچھ بولو بھی"

"یہ کیا حرکت تھی یاسع گھر میں کسی کو معلوم ہو گیا تو. تمھیں ہوسٹل آنے کی کیا ضرورت تھی. ہوسٹل والے کیا سوچ رہے ہوں گے میرے بارے میں"زلفہ کے جو منہ میں آیا اس نے کہہ ڈالا

"چلو ڈانٹ ہی صحیح مگر تم کچھ بولی تو"یاسع اپنی ہنسی روکتا بولا

"میں سیریس ہوں"

"تم میرا فون نہیں اٹھا رہی تھیں تو میں ہوسٹل آ گیا"وہ بھی سیریس ہوا

کیا اچھا بہانہ تھا

"ہم کہاں جا رہے ہیں"

"پاستا کھانے؟"

"جلدی کرو مجھے صبح یونی بھی جانا ہے"

"کتابوں کے مطالعے سے فرصت ملے تو کبھی دل کا معطالعہ بھی کر لیا کرو"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میڈیکل اسٹوڈنٹ کے لیے کتابوں کا مطالعہ ہی کافی ہوتا ہے"

"تم زیادہ نخریں نہیں دکھا رہیں"

"اب اسے کون بتائے کے انسان نخریں وہاں ہی دکھاتا ہے جہاں امید ہو کے سامنے والا اٹھالے گا" زلفہ کا دل کہ یہ بول دے مگر وہ صرف اتنا ہی بول پائی

"تمھیں خود ہی شوک تھا مجھے لانے کا"

تھوڑی ہی دیر میں گاڑی ایک ریسٹورانٹ کے باہر آ کر رکی

"امی نے میرے لیے لڑکی دیکھی ہے" یاسع نے بات شروع کی

"اچھا" زلفہ کے چہرے کے رنگ بدلے

"تمہارا کیا خیال ہے"

"زندگی تمھیں گزارنی ہے میں کیا کہوں" وہ متوازن لہجے میں بولی

"اگر تمھیں برا لگ رہا ہے تو چلو ٹھیک ہے میں نا کہہ دیتا ہوں"

"مجھے کیوں برا لگے گا"

"کوئی بات نہیں دوستوں میں جیلسی ہوتی ہے" یہ سن کر زلفہ کا موڈ مزید خراب ہوا اسے توقع تھی کے شاید یاسع بول دے "جھوٹ مت بولو زلفہ تمہارا چہرہ تمہاری زبان کا ساتھ نہیں دے رہا"

"تم مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہوں" زلفہ نے نئی بات شروع کی

"کیوں کے تم میری دوست ہو""

"صرف دوست" زلفہ نے سوچا

"تمھیں ایک اور بات بھی بتانی تھی"

"کس بارے میں"

"اپنے اور.." ویٹر کے آجانے کے باعث یاسع نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زلفہ کا موڈ پاستا کھا کر اب پہلے سے تھوڑا بہتر ہو گیا تھا. وہ یاسع کی کسی بات پر کھلکھلا کر ہنس رہی تھی. ہلکی بارش میں آمنے سامنے بیٹھے وہ دونوں اور حسین رات منظر مکمل تھا.

✷✷✷

رات کے اس پہر وہ عالیشان بستر پر سونے والا شخص مسجد کے فرش پر سوتا نیند میں زور زور سے چیخ رہا تھا شاید وہ کوئی خواب دیکھ رہا تھا. مسجد کے معذن نے جب اس کی آواز سنی تو نیند سے بیدار ہو کر اس کے قریب آ کھڑے ہوئے.

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فرش پی بیٹھا شخص اب بھی چیخ رہا تھا" تمیمہ. تمیمہ"

معذن نے اسے شانے سے جھنجھوڑا"اٹھو شمویل"

وہ گردن کو دائیں بائیں حرکت دیتا ہوش میں آیا" کہاں ہے تمیمہ کہاں ہے"

" تمیمہ نہیں ہے. وہ مر چکی ہے. ہوش میں آؤ"معذن اس کے ہاتھ پکڑے بول رہے تھے

شمویل اب پھوٹ پھوٹ کے رو رہا تھا. اسے اس طرح روتے ہوئے چار مہینے گزر چکے تھے

"مجھے سکون نہیں آتا وہ روز میرے خواب میں آتی ہے. مجھے سکون نہیں آتا میں کیا کروں "وہ دیوار سے ٹیک لگائے آنسوؤں سے لدی آنکھوں کے ساتھ کہہ رہا تھا

"کیا یہ میرے گناہ ہیں" شمویل نے بے بسی سے سوال کیا. دیر سے ہی صحیح مگر اپنا کیا سب کو ہی یاد آجاتا ہے

"بیٹا اگر گناہ بھی ہیں تو تم توبہ کرو اللہ بڑا رحمت والا ہے"

"میں نے کسی اور کے ساتھ جو کیا تھا میری محبت کے ساتھ وہ سب ہوا" وہ روتے روتے گناہوں کا اعتراف کر رہا تھا

"مجھے سکون نہیں آتا میں کیا کروں" پھر وہی سوال

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"شمویل توبہ کرو اور اس انسان سے بھی معافی مانگو جس کے ساتھ تم نے زیاتی کی. خود کو سنوارو بیٹا ابھی بھی وقت ہے"

"میں یہ نہیں کر سکتا میں بہت گناہ گار ہوں. میں کیسے؟" سسکیوں کو روک کر جواب دیا گیا

اس نے آنکھیں بند کی اب تمیمہ کی جگہ وہ دوسری بے ہوش لڑکی دِکھ رہی تھی. اس کی زندگی سے سکون واقعی غائب ہو چکا تھا

مکافات عمل شمویل بیگ کو آسمان سے زمین پر لے آیا تھا. وقت ہمیشہ ایک جیسا نہیں رہتا آج ہم کسی کے ساتھ برا کریں گے کل کو وہ ہی ہماری طرف لوٹے گا کیوں کے انسان اپنا کیا بھول جاتا ہے مگر قدرت نہیں بھولتی. عام لفظوں میں کہنا ہو گا جیسی کرنی ویسی بھرنی. آپ کا کیا خیال ہے؟

✶✶✶

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے صاف ستھرے لباس میں دادی بیٹھی ایک ہاتھ میں پنکھا لیے خود کو ہوا کر رہیں تھیں. پاکستان کے حالات کچھ ایسے ہی ہیں یہاں بجلی بس نام کو آتی ہے

"لئیہہ بیٹا" انہوں نے لئیہہ کو پکارا

"جی دادی" ان کی پکار سن کر لئیہہ کمرے میں آئی

"بیٹا میری زے سے بات کروادو"

"کیوں دادی" زلفہ کے نام پر لئیہہ بری طرح چڑی

"مجھے اس کی یاد آرہی ہے میرا دل بیٹھا جارہا ہے""

"دادی میرے موبائل میں چارجنگ نہیں ہے بعد میں کروادوں گی"

"اس سے بات ہو تو کہنا مجھ سے ملنے آئے. لڑکی گھر ہی نہیں آتی"

"اسے آنے کی ضرورت؟ اچھا ہے نہ ہی آئے" لئیہہ برا سا منہ بناتی بولی وہ اب تک تھپڑ کا بدلہ نہیں بھولی تھی

وہ کہتی پوری قوت سے دروازہ بند کرتی چلی گئی اور پیچھے دادی بس اسے آوازیں دیتی رہ گئیں

✶✶✶

ویٹر کے یونیفارم میں ملبوس روشنی سے جگمگاتے ریسٹورانٹ کے ٹائلز والے فرش پر قدم بڑھاتی وہ تیز تیز ایک کونے میں جانے لگی.

"زلفہ کیا ہوا ہے" اس نے پیچھے سے دھکا دیتی زلفہ سے سوال کیا

'فالیشہ چلو"

"کیوں، کہاں؟"

تیز تیز قدم بڑھاتی وہ دونوں ایک کونے میں رکھے شوپیس کے پیچھے آکھڑی ہوئیں

"ہاں اب بتاؤ کیا ہوا ہے"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"فالیشہ وہ دیکھو سامنے "زلفہ نے سامنے بیٹھے دو افراد کی جانب اشعارہ کیا

"کہاں "فالیشہ اِدھر اُدھر گردن گھمانے لگی

"وہ دوسرے نمبر والی ٹیبل"

"ہاں دیکھ رہی ہو ایک کپل ہے "فلیشہ اب ان افراد کو دیکھ چکی تھی

"فالیشہ یہ میری بہن اور وہ کزن یاسع ہے"

"اچھا تو ہم ان سے چھپ کیوں رہے ہیں "نا سمجھی سے سوال کیا گیا

"کیوں کے میرے گھر میں کوئی نہیں جانتا کہ میں جاب کرتی ہوں اور وہ بھی ریسٹورنٹ میں"

"اچھا..ویسے یہ دونوں یہاں کیا کر رہے ہیں"

"مجھے کیا پتا"

"ہونہہ میں تو تمھیں اور یاسع کو جوڑے بیٹھی تھی مگر یہ تمہاری بہن سارا مزہ ہی خراب کر دیا "فالیشہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے برا سا منہ بنایا

"ایسی کوئی بات نہیں ہے فالیشہ یہ دونوں کافی اچھے دوست ہیں بس اس لیے "نہ جانے اس نے کس کیفیت میں کہا حالانکہ زلفہ کو انہیں ساتھ دیکھ کر ایک عجیب احساس ضرور ہوا تھا

"ویسے یاسع ہے تو کافی ہینڈسم "فالیشہ نے اسے چھیڑا

"وہ تو ہے "زلفہ سے اعتراف کیے بغیر نہ رہا گیا

"دیکھو تمھیں وہ ہینڈسم بھی لگتا ہے سب کچھ سیٹ ہے بس یہ تمہاری بہن. ایک کام کرو تم رکو میں ابھی مزہ چکھا کر آتی ہوں "وہ اپنا ہاتھ چھڑاتی آگے بڑھی

"فلیشہ رکو یاسع تمہاری آواز پہچان جائے گا "ساتھ ہی زلفہ نے اسے کلائی سے پکڑ کر پیچھے کی جانب کھینچا

"" تو کیا ہم یہاں ہی کھڑے رہیں گے اب"

'صبر کرو کچھ سوچنے دو"وہ لمحے بھر کو رکی اور اچانک بولی

"فلیشہ میں یہاں ہی کھڑی ہوں تم جاؤ اور بیگ سے فیس ماسک لے آؤ"

"ٹھیک مگر تمہاری آنکھوں سے تو وہ پہچان جائیں گے"

"سنو میرے بیگ میں براؤن لینس بھی ہوں گے وہ بھی لے آنا"زلفہ اکثر براؤن لینس لگایا کرتی تھی اسے اپنی یہ دو رنگ کی آنکھیں insecurity لگتی تھیں

چند ہی منٹوں بعد وہ دونوں ماسک لگائے معمول کے مطابق اپنے کاموں میں مصروف تھیں

excuse me "ہاتھوں میں ٹرے تھامے چلتی ہوئی زلفہ کے قدم تھمے. اس آواز کو وہ پہچانتی تھی بس اس ہی آواز کو تو پہچانتی تھی. زلفہ نے پلٹ کر پیچھے دیکھا یاسع اپنی ٹیبل پر بیٹھا اسے پکار رہا تھا

"یس"زلفہ پیچھے مڑی

"یہ لیں بل"یاسع نے اس کے ہاتھ میں بل تھمایا

"تھینکس" زلفہ نے نظریں اٹھائے بغیر جواب دیا

"ویسے یہ پاستا بلکل اچھا نہیں تھا کالی مرچ بہت زیادہ ہے لئیہہ اسے دیکھتی بولی"

"thanks for your feedback mam we'll try to do over best next time" زلفہ لئیہہ کو جواب دے کر واپس پلٹ گئی

یاسع اس سے ایک بار پھر مخاطب ہوا "excuse me"

"یس"

"آپ کی آواز جانی پہچانی لگ رہی ہے"

"سوری لیکن میں آپ کو نہیں جانتی" وہ صفائی سے جھوٹ بولتی تیز تیز قدم اٹھاتی اس ٹیبل سے دور چلی گئی. آج گلا خراب تھا تو بچت ہو گئی تھی ورنہ وہ پکا پکڑی جاتی

✶✶✶

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سیاہ رات میں سکھر کی سڑکوں پر چلتا رکشہ اپنی منزل کی جانب گامزن تھا. اس رکشے میں دو لڑکیاں بھی موجود تھیں. تھکی ہوئی دن بھر مشقت کرنے کے بعد گھر کے انتظار میں

"فالیشہ تم نے میرے لیے نظم لکھی ہے نہ" فالیشہ فارمیسی کی اسٹوڈنٹ ہونے کے باوجود بھی نظمیں اور کہانیاں لکھا کرتی تھی

"میں نے لکھی ہے. ہاں مگر میں تمہیں صبح دکھاؤں گی ابھی تھوڑی رہتی ہے" وہ ہاتھوں میں تھامے کیک کے ڈبے کو دیکھتی بولی

"ٹھیک ہے"

"فالیشہ میری خواہش ہے تم رائیٹر بنو"

"نہیں میں نہیں بن سکتی مجھے ڈر لگتا ہے"

"کس سے ڈر لگتا ہے" تجسس سے سوال کیا گیا

"لوگوں سے" فالیشہ اداس لہجے میں بولی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیوں"

"زلفہ رائیٹر بننا آسان نہیں ہے اس راستے میں مشکلات بہت ہیں. اگر کسی کو آپ کا کام پسند نہیں آرہا تو نہ پڑھے مگر لوگ ایسا نہیں کرتے وہ اپنا زہر ضرور اگلتے ہیں. اس بات کی پرواہ کیے بغیر کے ان کے لفظ کسی کو ذہنی مریض بنا سکتے ہیں. آج کل رائیٹرز کو تنقید کا نشانہ بنانا ٹرینڈ بن گیا ہے" فالیشہ نے لمحے بھر کو سانس لیا اور ایک بار پھر بولنا شروع کیا "اس راستے میں محبت اور نفرت دونوں ملتی ہیں اور میں نفرت نہی سہہ سکتی میں بہت کمزور ہوں" نہ جانے لوگ کیوں رائیٹرز کو انسان نہیں سمجھتے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جیسا تمہیں درست لگے فالیشہ مگر میرے مشعورے پر غور ضرور کرنا"

"زلفہ ویسے تم کل کتنے سال کی ہو جاؤ گی"

"انیس"

"اچھا" فالیشہ جواب دے کر باہر کی جانب دیکھنے لگی باہر ہر سمت اندھیرا تھا گھپ اندھیرا

✶✶✶

سیاہ رات کے اندھیرے میں آج ایک شخص سفید ہونے جا رہا تھا. نیم اندھیرے میں جائے نماز پر بیٹھا وہ شخص اب سجدے میں جھک رہا تھا. آج اس نے کتنے سال بعد نماز پڑھی تھی یہ اسے خود بھی معلوم نہ تھا

اس نے سلام پھیر کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہی رونا شروع کر دیا

"یا اللہ مجھے سکون کیوں نہیں آتا. آپ غفور الرحیم ہیں نہ پلیز مجھے سکون دے دیں. میں جانتا ہوں میں معافی کے قابل نہیں ہوں لیکن آپ تو معاف کر سکتے ہیں نہ"

معذن نے جب اسے اس طرح باتیں کرتے دیکھا تو پیچھے سے آواز لگائی

"شمویل اب بھی وقت ہے اپنی غلطیاں سدھار لو"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شمویل جواب تک نہ دے سکا. وہ آنکھوں کو ہتھیلیوں سے رگڑتا اٹھا اور جائے نماز سمیٹی.

وہ اب فیصلہ کر چکا تھا اسے کچھ ٹھیک کرنا تھا. ان ہی سوچوں کے تحت اس نے آنکھیں بند کیں تو ایک بار پھر اس بے ہوش لڑکی کا چہرہ سامنے آیا

✶✶✶

رات کے بارہ بج چکے تھے کیک پر جلتی موم بتی کو تالیوں کی گونج کے درمیان زلفہ نے پھونک مار کر بجھایا. اب وہ کیک کو کاٹ کر فالیشہ کو کھلا رہی تھی. اس نے خود کیک نہیں کھایا تھا

"کیا ہوا زلفہ تم بھی کھاؤ نہ" انگلیوں پر لگی چاکلیٹ کو زبان سے چاٹتی فالیشہ بولی

"نہیں"

"گھر یاد آرہا ہے؟" نگاہیں اس کے چہرے پر مرکوز کیے فالیشہ اسے جانچ رہی تھی

"نہیں دادی یاد آرہی ہے"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تو فون کر لو نہ"

"کل کروں گی"

"فالیشہ کیا چیز ہے نہ زندگی بھی ایک وقت تھا ہم ہوسٹل آنے کو روتے تھے اور اب ہم گھر والوں کو یاد کر کے روتے ہیں اُس وقت لگتا تھا ہوسٹل جانا زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہے مگر اب احساس ہوتا ہے کہ یہ تو ایک بہت چھوٹی سی چیز تھی جس کے لیے ہم اتنا بے چین ہو رہے تھے ایسے ہی جس بات پر ہم آج پریشان ہیں کل یہ ہی ہمیں ایک بہت چھوٹی بات لگے گی" زلفہ کہہ کر چپ ہو گئی

"بس زندگی میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی پچھتاوا رہ ہی جاتا ہے" آگے کا جملہ فالیشہ نے مکمل کیا

"اچھا چلو برتھ ڈے گرل اب سو بھی جاؤ کل یونی بھی جانا ہے" بستر پر لیٹ کر جمائی کو ہاتھ سے روکتے ہوئے فالیشہ سونے کے لیے تیار تھی

✶✶

✶

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہروں کا شہر سکھر سے ہواؤں نے رخ موڑ لیا تھا. مئی کا مہینہ ختم ہونے کو تھا. ہر سمت ہواؤں کے بجائے حبس اور گھٹن تھی ایسے میں سورج کی تپتی دھوپ لان میں لگے پیڑوں پر گر رہی تھی. لان میں لگے پھول سورج کی روشنی سے مزید چمک اٹھے تھے

"مجھے وہ ٹیچر بہت برے لگ رہے ہیں فضول میں میری بے عزتی کر دی انہوں نے" اروہ شدید غصے میں تھی

"کوئی بات نہیں اروہ ٹیچر ہیں وہ"

"ٹیچر ہیں تو کچھ بھی کریں گے"

"اروہ میری پیاری دوست غصے پر قابو پاؤ شیطان کو خوش نہ ہونے دو"

"مہوش نہ جانے کیوں میرا خون کھول رہا ہے. وہ میرے فیوریٹ ٹیچر تھے اور اب مجھے ان سے زیادہ کوئی برا نہیں لگ رہا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ارے وہ دیکھو ایسے ہی تو ہوتے ہیں ہم انسان کوئی ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرے تو اس سے اچھا کوئی نہیں اور جب وہ ہی انسان برا سلوک کرے تو اس سے زیادہ برا کوئی نہیں کس طرح صرف چند منٹوں کی اندر ہم اس انسان کی ہر اچھائی فراموش کر دیتے ہیں"

مہوش کے کہتے ہی ان دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی. انسان بھی کتنی جلدی اچھائیاں فراموش کر دیتے ہیں نہ

✶✶

✶

کھڑکی کے قریب کرسی پر دادی بیٹھی تھیں. ان کے سامنے والی کرسی پر ہی نرمل بیٹھی تھی کمرے میں بس پنکھے کی آوازیں تھیں آج قسمت سے بجلی آ رہی تھی. دادی آج صبح ہی ان کے گھر آئیں تھیں

'نرمل میری زلفہ سے بات کروادو" دادی نے خاموشی توڑی

"میرے پاس اس کا نمبر نہیں ہے دادی"

"بیٹا میرا دل بیٹھا جا رہا ہے"

"آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ دادی" نرمل کو فکر ہوئی

"جاؤ اور شاہ، وارث اور مومنہ کو کال ملا کر دو مجھے ضروری بات کرنی ہے" وہ اپنے پیروں کو سہلاتی بولی

"دادی بابا تو گھر پر ہی ہیں آپ میرے ساتھ ان کے کمرے میں چلیں" نرمل دادی کا ہاتھ پکڑے انہیں دادی کے کمرے میں لے جانے لگی

کمرے میں داخل ہو کر نرمل نے کشور اور وارث کو پورا ماجرا سنایا اور ساتھ ہی ایک گروپ کال ملا کر موبائل خدیجہ احمد کے ہاتھ میں تھما دیا. تھوڑی ہی دیر میں تمام فریقین کال اٹھا چکے تھے. سلام دعا کے بعد دادی مدعے کی جانب آئیں

"میرے بچوں میری بات غور سے سنو. میری زندگی کا کوئی بھروسا نہیں ہے اس لیے میں چاہتی ہوں"

"ایسا نہ بولیں امی اللہ آپ کو لمبی زندگی دے" مومنہ والدہ کی بات کاٹتی بولی

"میں چاہتی ہوں تم بہن بھائی میرے جانے کے بعد بکھر نہ جاؤ. تم بہن بھائی آپس میں ایک رشتہ جوڑ لو"

"مگر امی"

"اگر مگر کچھ نہیں مومنہ. میں نہیں چاہتی میرے جانے کے بعد تم اپنے بھائیوں سے نہ ملو" اولاد کی فکر خدیجہ احمد کو اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھی

"یہ میری وصیت ہے. اگر تم لوگ میری اولاد ہو تو میرے فیصلے پر عمل ضرور کرو گے"

دادی اپنی بات ختم کر کے کمرے سے باہر نکل گئیں اور پیچھے بیٹھے فریقین بس سوچوں میں گم ہو گئے

✶ ✶ ✶

حویلی نما گھر میں اگر اندر کی جانب ایک عالیشان کمرے کا رخ کیا جائے تو کمیز شلوار میں ملبوس کندھوں پر اجرک ڈالے کسرتی جسم والا ایک نوجوان اپنی شاہی کرسی پر بیٹھا نظر آئے گا. کمرے میں ہر سمت سیگریٹ کا دھواں تھا. اس نے سیگریٹ منہ سے نکالی تو ایک بار پھر اعتراف میں دھواں پھیل گیا

"جعفر میری گاڑی تیار کرواؤ ہمیں کراچی کے لیے نکلنا ہے"

"جی سائین جو حکم"

"کارڈ پر میرا نام کیا لکھا تھا"

"اے ڈی"

"شاباش"اس نے مسکراتے ہوئے ایک بار پھر سیگریٹ منہ کو لگالی

✶✶

✶

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"زلفہ آؤ تمھیں نظم سناؤ" فالیشہ نے یونی کا کام کرتی زلفہ کو اپنی جانب توجہ دلائی

"ٹھیک ہے سناؤ"

تم نے دیکھی ہے وہ بلا

جو ہوتی ہے خوبصورت

اور ہوتی ہے اس میں طاقت

کسی کو بھی زیر کرنے کی

خواہشوں کو مار دینے کی

روتے ہوئے مسکرا دینے کی

ہوتی ہے اس میں ایک پراسرار سی طاقت

وقت کو بدل دینے کی

پر ہوتا ہے اس کا بھی ایک ماضی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جو ہوتا ہے اس کی کمزوری

اور بنتا ہے اس کے لیے عفریت

(حافظہ مسکان اقبال)

فالیشہ نظم پڑھ کر خاموش ہو گئی

"واؤ یہ تو بہت اچھی ہے فالیشہ مگر عفریت کا مطالب کیا ہوتا ہے" زلفہ ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولی

"عفریت کا مطالب ہوتا ہے بلا جو مضبوط اور طاقتور ہوتی ہے"

"مگر میں تو یہ سب نہیں ہوں" وہ یونہی بولی

"کس نے کہا؟. زلفہ تم مضبوط ہو تم نے ساری زندگی گھر والوں کی محبت کے بغیر گزاری ہے"

"تم نے بھی تو زندگی اکیلے گزری ہے. اس حساب سے تو ہم ایک جیسے ہوئے"

"ہماری زندگیاں سیم تھیں لیکن میں تمہاری طرح مضبوط اور پتھر دل نہیں بن سکی. زلفہ میں کمزور ہی رہ گئی" وہ سانس لینے کو رکی اور پھر جملہ مکمل کیا

"میری ماما مجھ سے اور بھائی سے بہت محبت کرتی تھیں. میں نے بچپن سے اکیلے رہنا نہیں سیکھا میرا بچپن بہت اچھا تھا" بچپن بھی کیا شہ ہے کسی کے لئے حسین تو کسی کے لیے ڈراؤنہ خواب ہوتا ہے

"اس کے کہتے ہی زلفہ کے چہرے کا رنگ بدلہ. ماں کی محبت سے محرومی کا دکھ آج بھی ہرا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"فالیشہ قسمت کا لکھا تبدیل نہیں کیا جا سکتا ہاں مگر اسے اپنا کر جینے کے لیے خوش رہنے کی وجہ ضرور نکالی جا سکتی ہے. میں نے بھی اس ہی طرح بس جینے کا راستہ نکال لیا"

"اچھا بابا ئے داوے تھینک یو سو مچ" زلفہ تھوڑا آگے آئی اور فالیشہ کے گلے لگ گئی

✶✶✶

یونی سے واپس ہوسٹل کی جانب لوٹتا ہوا وہ شخص نظریں فرش پر جمائے تیز تیز قدم لیتا آگے بڑھتا جا رہا تھا کہ پیچھے سے آتا ایک چوٹھے قد والا لڑکا اس سے ٹکرایا

"سوری وہ" وہ آگے کچھ کہتا ہی کہ وہ لڑکا ایک لفافہ اس کے ہاتھوں میں تھماتا باہر کی جانب دوڑ گیا. اس نے ادمری آنکھوں سے لفافہ کھولا. رات کی نیند نہ لینے کی باعث اس کا سر شدید دکھ رہا تھا. اب اگر لفافے کی بات کریں تو اس کے اوپر تھوڑی موٹی رائٹنگ میں "ہیلو غازیان ظفر لکھا تھا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کی نظریں پہلی سطر سے ہوتی ہوئیں دوسری سطر تک گئیں

"میں ہوسٹل کمرہ نمبر 456 میں تمہارا انتظار کروں گا. میرے تعرف کی ضرورت تو ہو گی نہیں"

اے ڈی your beloved

✷✷✷

بڑوں کے درمیان ہونے والی باتوں کو کمرے کے دروازے سے کان لگائے نرمل اور ذوالکفل سن چکے تھے اور اب کمرے میں بیٹھے اس فیصلے پر بات چیت کر رہے تھے

"ذوالکفل تمھیں کیا لگتا ہے کس کی شادی ہو گی"

"میری اور لئیہہ کی کروادو"

"وہ تمھیں تباہ کر دے گی ذوالکفل" نرمل نے اسے وارن کیا

"میں تباہ ہونا چاہتا ہوں" ذوالکفل کسی فلمی ہیرو کی طرح بولا

"میں تباہ ہونا چاہتا ہوں بس کرو" نرمل نے برا سا منہ بنا کر اس کی نقل اتاری

"دیکھو دادی نے کہا ہے بھائی بہن، بھائی بھائی نہیں" نرمل سنجیدہ ہوئی

"مطلب" ذوالکفل کو سمجھ نہ آیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مطلب یہ کے ایک اولاد بھائی کی اور ایک بہن کی"

"پھر اب کس کی ہو سکتی ہے. زارا آپی شادی شدہ ہیں. نور آپی مجھ سے بڑی ہے اور شہریار بھائی پہلے ہی کسی کو پسند کرتا ہے اور لئیہہ یا سع سے پانچ سال چھوٹی ہے "ذوالکفل پہیلی سلجھانے لگا

"کیا تم بھی وہ ہی سوچ رہے ہو جو میں سوچ رہی ہوں "نرمل اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی. ذوالکفل نے بھی جواباً ہاں میں گردن ہلائی. وہ دونوں جان چکے تھے کے بلی کا بکرا کون بنے گا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

✶✶✶

دن کی پتتی ہوئی دھوپ اور سکھر کی سڑکوں پر مٹر گشت کرتا ہوا وہ شخص. آس پاس گاڑیوں کا شور و ہنگامہ بھی تھا. اس کے پورے جسم سے پسینے بہہ رہے تھے کہ سڑک پر چلتے

اس کے قدم تھمے اور وہ ساتھ بنی بینچ پر بیٹھ گیا پیشانی پر آتے پسینے کو ہاتھ سے صاف کیا اور دوبارہ اٹھ کھڑا ہوا.

شمویل کو اس لڑکی کے گھر کا ایڈریس چاہیے تھا بھیجنے کے لیے خط وہ پہلے ہی لکھ چکا تھا البتہ مل کر سچ بتانے کے خیال کو وہ رد کر چکا تھا. اس لڑکی کا سامنا کرنے کے لیے شمویل بیگ کے پاس ہمت نہ تھی.

شمویل کا گناہ ہی ایسا تھا وہ کسی سے نظریں ملاتا بھی کیسے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

✶✶✶

نیم اندھیری رات تھی آسمان پر آج چاند پورا تھا. ہوائیں نہ ہونے کی وجہ سے راتیں بھی گرم تھی تپتی ہوئی. اسے میں دل پر ہاتھ رکھے ایک بوڑھی عورت بیڈ پر بیٹھی تھی وہ شاید درد کی شدت سے جاگی تھیں.

دادی دل کی مریضہ تھیں اور آج انہیں ایک بار پھر دل کا دورہ پڑا تھا. کمرے میں دادی کے علاوہ کوئی بھی موجود نہ تھا. انہوں نے کپکپاتے ہاتھوں سے بوڑھے جسم کے ساتھ دیوار کا سہارا لینے کی کوشش کی مگر وہ یک دم ہی زمین بوس ہو گئیں. دل پر ہاتھ رکھے فرش پر مچھلی کی طرح تڑپتی بھیگی ہوئی آنکھوں کے ساتھ دادی نے چلانے کی کوشش کی مگر بے سود سانس حلق تک آ پہنچی. جسم نے حرکت روک دی. بس زمین پر گرتے ہوئے آنسوں کے ساتھ ایک لمبی سانس اور

مالک الموت دادی کی روح لے جا چکی تھی

وقت نے دادی کو مہلت نہ ورنہ وہ زلفہ کو ضرور بتاتیں کہ ہاں انسان اپنے پسندیدہ انسانوں کے بغیر مر جاتے ہیں.

✶✶✶

رات کے وقت ایک جنگل نما پہاڑی پر وہ ایک بوڑھی عورت کے پیچھے دوڑی جا رہی تھی. اس پہاڑی پر ہر سمت اونچے اونچے پیڑ اور خفاش تھے. دوڑتی ہوئی وہ عورت ایک کونے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں رکی. اس عورت نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور سامنے کھڑی لڑکی کی جانب ہاتھ بڑھایا. اس سے پہلے کے وہ اس عورت کا ہاتھ تھامتی. عورت کھائی کی اندھیری میں غائب ہوتی چلی گئی .اس عورت نے پہاڑ سے چھلانگ لگالی تھی

پیچھے کھڑی وہ لڑکی مجنونانہ انداز میں چیخنے لگی

"دادی... دادی"

زلفہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی کمرے میں نیم اندھیرا تھا. اس نے ہاتھوں سے چہرے پر آتے پسینے کو صاف کیا. چند لمحے بعد اسے احساس ہوا کے وہ ایک بھیانک خواب دیکھ رہی تھی

"دادی.. کیا ہوا دادی کو" زلفہ کے دل کی دھڑکن تیز تھی اور جسم شل

اس نے ادھر ادھر ہاتھوں سے پاس رکھے موبائل کو دیکھا جو مسلسل بج رہا تھا. یہ فجر کا وقت تھا صبح کے پانچ بج رہے تھے

"بابا کالنک"اس کے لب ہلے

زلفہ نے فوراًہی موبائل کان سے لگالیا

"جی..بابا خیریت"وہ خود کو کمپوز کرتی بولی

"زلفہ دادی کا انتقال ہو چکا ہے تم فوراً آجاؤ"شاہ احمد نے کہہ کر کال کاٹ دی

دوسری جانب زلفہ کو شاہ کے الفاظ زہر کی مانند لگے.اسے اپنا سانس رکتا محسوس ہوا ہوتا بھی نہ کیوں آج اس کا آخری سہارا بھی ختم ہو چکا تھا

وہ بھیانک خواب اسے وارن کرنے آیا تھا.آخر وہ کیسے بھول گئی کے فجر کے خواب سچ ہوا کرتے ہیں.

✶✶

✶

صبح کے ساڑھے چھ بجے کے قریب وہ فلیشہ کے ہمراہ روہڑی آچکی تھی. دادی کی میت روہڑی سے اٹھنی تھی. زلفہ جب وہاں پہنچی تو باقی مہمان میت میں شرکت کے لیے پہلے سے موجود تھے. اسے آج بھی دیر سے اطلاع دی گئی تھی.

گھر میں ہر سمت کہرام مچا تھا مومنہ اور دادی کے رشتہ دار بلک بلک کر رو رہے تھے. وہیں موجود پورے سال ایک آنسوں نہ بہانے والی زلفہ دادی کی میت سے لگی

زار و قطار رو رہی تھی. اس بات سے انجان کے وہ آخری سہارا اس کے لیے ایک نیا سہارا پیدا کر گیا تھا.

اس نے ایک نظر دادی کو دیکھا ان کا چہرہ سفید تھا اور جسم بے جان، بلکل ٹھنڈا

"دادی پلیز مجھے دیکھیں دادی میں آ گئی ہوں.. دادی میں زلفہ پلیز اٹھ جائیں نہ" اس نے ہچکیوں کے ساتھ الفاظ ادا کیے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب دادی کو اٹھایا جا رہا تھا مٹی سے آیا انسان مٹی میں جانے کو تیار تھا. میت کے قریب آتے وارث احمد نے نرمی سے زلفہ کو پیچھے کیا. وہ پیچھے نا ہوئی بلکہ مزید مضبوطی سے جنازے کو تھام لیا

"زلفہ بیٹا پیچھے ہٹو" وارث احمد اب بھی اسے پیچھے کر رہے تھے

فالیشہ نے اس کی حالت دیکھ کر آگے بڑھ کر زلفہ کو تھاما اور اسے خود سے لگائے دلاسے دینے لگی

جنازہ اب مردوں کے کاندھوں پر تھا وہ اسے باہر کی جانب لے جا رہے تھے. جنازے کو جاتا دیکھ زلفہ روتی روتی زمین پر گرنے لگی. اس کی آنکھوں کے آگے سیاہی ڈیرہ جمانے لگی تھی اس خواب جیسی خوف ناک سیاہی. آنسوں سے لدی آنکھیں تھیں کے رُکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں یوں جیسے کئی مدت بعد اپنا پسندیدہ مشغلہ کرنے کو ملا ہو. گرتے وقت بس ایک ہی آواز تھی جو اس کی سماعت سے ٹکرا رہی تھی

"زلفہ... زلفہ"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

✶✶✶

مرے مرے قدموں سے چلتا وہ آج بتائے ہوئے ہوسٹل کے کمرے کے باہر کھڑا تھا.

غازیان نے دروازہ بجایا. لکڑی کے اس دروازے پر ایک تختی لگی تھی

کمرہ نمبر 456

دروازے کے اس پار سے کندھے پر پستول لٹکائے ایک شخص نے دروازہ کھولا تو غازیان اندر داخل ہوا. گارڈ اب دروازہ بند کر رہا تھا

غازیان کی نظر سامنے رکھے صوفے تک گئی. وہاں شلوار کمیز میں ملبوس کندھوں پر اجرک ڈالے ایک شخص بیٹھا تھا

"آؤ بیٹھو غازیان ظفر کمرہ نمبر سے کچھ یاد تو آیا ہو گا" صوفے پر بیٹھا شخص ہونٹوں پر کمینی مسکراہٹ سجائے بولا

غازیان کی آنکھیں تعجب سے کھلی رہ گئیں. آخر وہ یہ سب کیسے جانتا تھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ویسے بہت افسوس ہوا اس حادثے کے بعد تمھارے گھر والوں نے تمھیں یہاں بھیج دیا. تمھیں اس گناہ کی سزا ملی جو تم نے کیا ہی نہیں تھا"

"تمھیں یہ سب کیسے معلوم ہے" غازیان کا سوال سنتے ہی اس شخص کا قہقہ گونجا

"آؤ میں تمھیں ایک بادشاہ کی کہانی سناتا ہوں. کیا تم جانتے ہو ہر اچھی چیز پر بادشاہ کا حق ہوتا ہے کیوں کہ تخت اور حکمرانی اسے وارثت میں ملتے ہیں. وہ بچپن سے ہی حکمران ہوتا ہے. اور کبھی سوچا ہے اگر ہر پرفیکٹ چیز بادشاہ کو نہ ملے تو وہ کیا کرتا ہے؟" اس شخص نے سوال پوچھ کر خود ہی جواب دیا

جو چیز صحیح طریقے سے نہ ملے وہ غلط طریقوں سے حاصل کرنا ایک بادشاہ کو اچھے سے آتا ہے

"

غازیان کو چند لمحے لگے اور ساری کہانی اسے سمجھ آ گئی

"اب تم میرے پاس کیوں آئے ہو" غازیان نے آنکھوں میں خون لیے اسے دیکھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہاری بے بسی دیکھنے. ویسے تمھیں مجھے دیکھ کر خوشی نہیں ہوئی""

"دفع ہو جاؤ خبیث آدمی. اللہ غارت کرے گا تمھیں کت ّے کی موت مرو گے تم"

"کون مارے گا مجھے تم ماروں گے؟.. تم کیا تمہاری چار نسلیں بھی آجائیں تب بھی میرا کچھ نہیں اکھاڑ سکتیں غازیان ظفر" اس نے دانت بیچ کر غازیان کا نام لیا

✷✷

✷

زلفہ کی آنکھیں کھلیں تو وہ پیر پھیلائے بیڈ پر لیٹی تھی اُس نے دیوار پر لگی گھڑی کی جانب دیکھا پانچ بج رہے تھے۔ وہ صبح سے بے ہوش تھی۔ وہ ذرا کونیون کے بل اوپر کو اُٹھی۔ اُسے اُٹھتا دیکھ فرش پر ہجوم میں بیٹھی فالیشہ اُس تک آئی۔ کمرہ اب بھی لوگوں سے بھرا تھا

"زُلفہ آرام سے" فالیشہ نے قریب آکر اُسے اٹھنے میں مدد کی

"میں ٹھیک ہوں فلیشہ۔ کیا وہ لوگ دادی کو لے گئے" زُلفہ نے دائیں بائیں گردن گھماتے سوال کیا

کمرے میں مومنہ، نعیمہ، کشور، نور، نرمل لئیہہ سب موجود تھے مگر اُسے اُٹھتا دیکھ بھی کوئی زُلفہ کے پاس نہیں آیا تھا

"ہاں زُلفہ تم صبر کرو اللہ کی چیز تھی اللہ نے لے لی" فالیشہ اُس کا ہاتھ سہلاتی بولی

زلفہ نے آنسوں صاف کیے اور ایک بار پھر ارد گرد نظر دوڑائی اُسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا

زُلفہ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں فالیشہ سے لئیہہ کی لٹکی ہوئی شکل کی جانب اشعارہ کیا جیسے پوچھ رہی ہوں یہاں کیا ہوا ہے

زلفہ کے اشعارہ کرتے ہیں فالیشہ اُس کے کان کہ قریب جھکی

"یہ تمہاری بہن ہے نہ بریانی نہیں کھاتی تو یاسع سے ضد کر رہی تھی کے پیزا لادو۔ مومنہ آنٹی نے جب یہ بات سنی تو اچھی خاصی سنادی کہ میری مری ہوئی ماں کا ہی لحاظ کر لو"

"پھر" زلفہ نے ہلکی آواز میں سرگوشی کی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

'پھر کیا تمہاری اس پٹاخا نما بہن نے کہہ دیا کہ وہ تو مر گئیں ہیں اب کیا میں بھی بھوک سے مر جاؤں"

"اچھا تبھی میں کہوں کہ دادی کی وجہ سے تو اتنی اُداس نہیں ہو سکتی"

نرمل یہ دیکھ اپنی جگہ سے اُٹھی اور زُلفہ کے قریب آ گئی اُسے قریب آتا دیکھ فالیشہ زلفہ سے ذرا فاصلے پر بیٹھ گئی

"زلفہ دادی تمہیں بہت یاد کرتی تھیں اپنے آخری ایام میں بھی اُنہیں بس تم یاد تھیں"

"مجھے بھی دادی بہت یاد آتی تھیں"زلفہ نے متوازن لہجے میں جواب دیا

کمرے کے ایک کونے میں بیٹھیں مومنہ اٹھیں اور دھڑام سے دروازہ بند کرتیں باہر نکل گئیں

"یہ پھپھو کو کیا ہوا ہے"زلفہ نے سب جاننے کے باوجود سوال کیا

"بس لئیہہ ہے نہ. اُسے چھوٹے بڑے کی تمیز نہیں ہے۔ نہ جانے کب عقل آئے گی اسے" نرمل آنکھیں چڑھاتی بولی

✶✶✶

مومنہ برامدے گزرتیں وارث احمد کے کمرے میں داخل ہوئیں. کمرے میں سامنے ہی وارث احمد اور شاہ احمد بیٹھے تھے

"وارث مجھے میری ماں کی آخری خواہش پوری کرنی ہے"

"جی باجی آئیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں" مومنہ کے داخل ہوتے ہی دونوں بھائی بہن کے احترم میں کھڑے ہو گئے اور بہن کو بیٹھنے کی دعوت دی

"شاہ میں اپنے یاسع کے لیے زلفہ کا ہاتھ مانگتی ہوں. تمھیں یا تمہاری بیٹی کو کوئی اعتراض؟"

"نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں اور میری بیٹی کو بھی نہیں ہو گا" آخری جملہ کہتے ہوئے ان کی آنکھوں میں مان تھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وارث احمد درمیان میں بولے تھے کیونکے نرمل یاسع سے بڑی تھی اور شہریار پہلے ہی کسی کو پسند کرتا تھا. جبکہ ذوالکفل اور لئیہہ نہ چاھتے ہوئے بھی بچپن سے ہی ایک بندھن میں بندھے تھے. اس لئے ان کی کسی بھی اولاد کا رشتہ ہونا نہ ممکن تھا

"ٹھیک ہے تم رات تک قاضی کا انتظام کرلو میں یاسع سے بات کرلیتی ہوں"

"اگر یاسع نہ مانا" شاہ احمد نے سوال کیا

"اسے ماننا پڑے گا"

وہاں بیٹھے تین افراد دو لوگوں کی زندگی کا فیصلہ کرچکے تھے

✶✶✶

"زلفہ تمھیں شاہ ماموں بلا رہے ہیں" فلیشہ سے بات کرتی زلفہ کمرے میں بیٹھی نور کی طرف متوجہ ہوئی

کمرے میں اب صرف زلفہ اور فالیشہ ہی تھے باقی تمام لوگ پہلے ہی باہر جا چکے تھے

"اچھا میں جا رہی ہوں" بیڈ کے ساتھ رکھی ٹیبل کو پکڑ کر کھڑی ہوتی زلفہ نے فالیشہ کو اپنے ساتھ چلنے کا اشعارہ کیا

"زلفہ صرف تمھیں بلایا ہے" نور فالیشہ کی طرف دیکھتی بولی

"ہم دونوں ساتھ ہی ہیں" زلفہ نور کو جواب دیتی فالیشہ کا ہاتھ تھام کر کمرے سے نکل گئی

زندگی میں بعض دفع غیر وہ اہمیت رکھتے ہیں جو اپنوں کو رکھنی چاہیے

✶✶✶

"امی آخر اچانک یہ نکاح کہاں سے بیچ میں آ گیا" یاسع بے زار لہجے میں بولا

"یاسع یہ تمہاری نانی کی آخری خواہش ہے تمہیں نکاح کرنا ہو گا. میری عزت کا سوال ہے"

"امی میں نے زلفہ کو کبھی اِس نظر سے نہیں دیکھا" کوئی اس سے پوچھے راتوں کو اُس سے بتائیں کرنا اُس کا خیال کرنا وہ سب کیا تھا

"جھوٹ مت کہو یاسع سب جانتے ہیں تم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"امی ایسی کوئی بات نہیں ہے ہم صرف دوست ہیں. میں اس کا خیال محض ہمدردی کے تحت کرتا تھا"

"تو اب اپنی ہمدردی بھگتو"

"امی زلفہ ہی کیوں کوئی اور کیوں نہیں"

"مجھے کچھ نہیں سننا تمہارا نکاح زلفہ سے ہو گا اور وہ بھی آج ہو گا"

"میں یہ نکاح نہیں کر سکتا. امی میں وہ کروں میرا دل کہے گا"

"تم وہ کرو گے جو میں کہوں گی یاسع اور اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو تم میرا مرا منہ دیکھو گے . بھولو مت یاسع میں نے اکیلے تمھیں پالا ہے. تمہارے لیے کیا کچھ سہا ہے" ان کے آخری جملے پر یاسع کی آنکھوں کے سامنے سے ایک بار پھر بچپن کے وہ مناظر گزرے . آنکھوں میں ہلکا پانی سا امڈ آیا

"اور ویسے بھی محبت تو آہستہ آہستہ ہو ہی جاتی ہے۔یہ کمیز شلوار رکھی ہے مغرب تک تیار ہو جانا قاضی آجائے گا"مومنہ سختی سے اپنا فیصلہ سناتیں باہر کی جانب بڑھ گئیں

یاسع بس بے بسی سے بیڈ پر رکھے کپڑوں کو دیکھتا رہا

یہ کیسا نیا موڑ تھا جو زندگی نے لیا تھا

✶✶✶

زلفہ فالیشہ کے ہمراہ برآمدے سے ہوتے ہوئے اُس کمرے کی جانب جانے لگی جہاں شاہ احمد موجود تھے گھر میں ہر سمت مہمان تھے کچھ موجود تھے اور کچھ جا چکے تھے تعزیت کے لیے لوگوں کا آنا جانا لگا تھا

"زلفہ تمہیں اندازہ ہے کیوں بلایا ہے"دروازے کے باہر پہنچ کر فالیشہ نے سوال کیا

"نہیں"

اب وہ دونوں اندر داخل ہو رہی تھیں۔کمرے میں داخل ہو کر وہ دونوں دیوار کے ساتھ لگے صوفوں پر بیٹھ گئیں

"بابا آپ نے بلایا"

شاہ احمد نے جواب دینے کے بجائے ساتھ بیٹھی فالیشہ کو دیکھا

"بابا یہ میرے ساتھ ہی رہے گی آپ بات شروع کریں" زلفہ کے کہنے پر شاہ احمد نے بولنا شروع کیا

"زلفہ تمہاری دادی کی آخری خواہش تھی کہ تمہارا اوریاسع کا نکاح ہو جائے۔اُن کی خواہش کی پیروی کرتے ہوئے ہم نے آج مغرب کے بعد تمہارا اوریاسع کا سادگی سے نکاح کروانے کا فیصلہ کیا ہے۔مجھے یقین ہے تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔یہ جوڑا پہن کر مغرب تک تیار ہو جانا" انہوں نے صوفے پر ہی رکھے ایک جوڑے کی جانب اشعارہ کیا

وہ رضامندی نہیں لے رہے تھے فیصلہ سنا رہے تھے

زلفہ بس ہکا بکا ہو کر اُنہیں دیکھ رہی تھی یہ کیا نیا ڈراما تھا۔اندر ہی اندر اُسے خوشی بھی ہو رہی تھی۔دادی اُس کے دل کا حال جان گئیں تھیں

شاہ احمد تھوڑا آگے آئے اور اُس کے سر پر ہاتھ رکھا "بیٹا تمھارا باپ ہوں۔ مجھے پتا ہے تمھارے لیے کیا اچھا ہے اور کیا نہیں"

زلفہ اور فالیشہ حیرانی کے عالم میں جوڑا اٹھاتیں کمرے سے باہر نکلا آئیں

"زلفہ مجھے چٹکھی نوچو کہیں یہ خواب تو نہیں" فالیشہ نے زلفہ کو جھنجھوڑا

"مجھے تو خود یقین نہیں آرہا" زلفہ کی آواز کسی اور ہی دنیا سے آتی ہوئی لگ رہی تھی

"واؤ زلفہ مبارک ہو۔ تمہارا نکاح ہے اور وہ بھی اُس ہینڈسم یاسع سے" فالیشہ خوشی کے عالم میں چہچہانے لگی

زلفہ نے ایک لمبی سکون کی سانس لی شاید غلطی سے ہی صحیح مگر خوشیوں نے اُس کی زندگی کا رخ کر لیا تھا

✶✶✶

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

روشنی سے جگمگاتی دکان کی اسٹائلش بنی کرسیوں پر وہ ہاتھ جھولی میں گرائے بیٹھا تھا۔اُس کے ہاتھ برف کی مانند ٹھنڈے ہو رہے تھے۔ آج وہ اپنا خط اور ایک ویڈیو چُپ کو اُس لڑکی کے گھر کے ایڈریس پر بھیجنے آیا تھا

کچھ دنوں کی مشقت کے بعد بلا آخر اُسے ایڈریس مل گیا تھا

وہ لڑکی تھی بھی ایک مشہور خاندان کی اِس لیے ایڈریس ڈھونڈھنا اتنا مشکل نہ تھا

"پارسل کب تک پہنچ جائے گا"

"آج رات تک پہنچ جائے گا سر"

"جب پہنچ جائے تو مجھے اطلاع کر دینا"

"اوکے سر"

شمویل نے کمپیوٹر کے سامنے بیٹھا شخص سے بات کر کے ایک دفعہ پھر گردن جھکا لی۔

اُس کی زندگی پر ایک بوجھ تھا جو آخر کار ختم ہونے والا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

✷✷✷

مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ تمام گھر والے کمرے میں موجود تھے۔ کمرے کے وسط میں موجود صوفوں پر قاضی، زلفہ اور یاسع بیٹھے تھیں۔ زلفہ کے برابر میں ہی فالیشہ بیٹھی تھی۔ زلفہ نے شاہ احمد کا دیا ہوا سادہ پاسمی رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا

جبکہ دوسری طرف یاسع کے دائیں جانب مومنہ اور بائیں جانب شاہ احمد سفید رنگ کی شوار کمیز میں ملبوس براجمان تھے

مولوی نے نکاح پڑھوانا شروع کیا۔ دونوں فریقین نے قبول ہے کہا۔ سائن ہوئے اور تمام لوگ ایک دوسرے کو مبارک آباد دینے لگے

"مبارک ہو مسئس یاسع" فالیشہ نے اُس کے کان میں سرگوشی کی

"چُپ رہو" زلفہ نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مومنہ اور نور بھی آ کر زلفہ کو مبارکباد دینے لگیں۔البتہ یاسع اب بھی سر جھکائے بیٹھا تھا ۔اُس نے ایک نظر بھی زلفہ کو نہیں دیکھا تھا

" کتنا اچھا ہوتا نہ اگر دادی بھی ساتھ ہوتیں"زلفہ کے لہجے میں یاسیت تھی

"زیادہ ڈرامامت کرو آخر وہ جاتی جاتی تمہاری زندگی تو درست کر گئیں۔اتنا اچھا یاسع تمہیں بن مانگے مل گیا۔مجھے تو لگتا ہے تم لوگوں کی ملی بھگت تھی"لئیہہ بول نہیں رہی تھی زہر اگل رہی تھی

"لئیہہ زبان کو لگام دو"شاہ احمد اس اب میں پہلی بار بولے

شاہ احمد کے ڈانٹنے پر لئیہہ آنکھیں گھماتی ایک کونے میں جا بیٹھی۔اسے یہ نئی رشتے داری کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی

✶✶✶

پورے کمرے میں رنگوں کی ٹیوب بکھری تھیں۔سامنے ہی کینوس بھی رکھا تھا۔اُس کے ہاتھ اور کپڑے بھی رنگوں میں ڈوبے تھے۔ہاتھوں میں لکڑی کا قلم تھامے چہرے پر آتی لٹوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتی ملازمہ کی آواز پر وہ پیچھے مڑی

"کیا ہوا"اُس نے سر تا پیر تک ملازمہ کو دیکھا

"اروہ بی بی آپ کا پارسل آیا ہے"ملازمہ نے ہاتھ میں پکڑا پارسل آگے کیا

"میں نے تو کوئی پارسل نہیں منگوایا۔شاید میں بھول گئی ہوں گی"اُس نے سوچتے ہوئے کہا"اچھا ٹھیک ہے رکھ دو"

ملازمہ صوفے پر پارسل رکھ کر چلی گئی۔وہ کیلی گرافی کو ادھورا چھوڑ کر اُٹھی اور ہاتھ دھو کر پارسل اٹھاتی بیڈ پر آ بیٹھی

باہر سے وہ پارسل کیسی ڈبے کی مانند تھا۔اُس نے پارسل کھولا اُس میں ایک خط تھا۔اُس نے پارسل کے ڈبے کو اُلٹ پلٹ کر کے دیکھا تو وہاں ایک یو ایس بی بھی تھی۔اروہ نے خط کھولا۔اُس پر انگریزی میں ایک تحریر درج تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

""Watch vedio in USB بھیجنے والے نے اپنا نام نہیں لکھا تھا البتہ یہ لکھائی وہ پہچان گئی تھی

اروہ نے فوراً ہی خود سے ذرا فاصلے پر رکھا لیپ ٹاپ اٹھایا اور اُسے کھولا۔ لیپ ٹاپ کھلتے ہی اسکرین کی روشنی نے اُس کے چہرے کو مزید سفید کر دیا۔ اُس نے یو ایس بی لگانے کے فوراً بعد ہی ویڈیو اوپن کر لی

وہ ایک کمرے کے مناظر تھے۔ بیڈ پر بیٹھا بڑی شیو والا شخص بول رہا تھا۔ اور اروہ منجمند سی اُسے دیکھ رہی تھی۔ اس شخص کو اُس نے تین سالوں بعد آج دیکھا تھا

بولتے ہوئے اُس شخص کی آنکھیں آنسوں سے لدی تھیں۔ دس منٹ کے وہ ویڈیو اب ختم ہو چکی تھی مگر اروہ اب بھی پلک جھپکائے بغیر اسکرین کو تک رہی تھی۔ مئی کی گرمی میں بھی اُس کا پورا جسم برف اور چہرہ لٹے کی مانند سفید ہو چکا تھا۔

یہاں بیٹھے اروہ کو اپنی زندگی دھوکا لگی۔ جس انسان کو وہ تین سالوں سے الزام دیتی آئی تھی وہ تو مجرم تھا ہی نہیں

"بعض دفعہ آنکھوں دیکھا بھی جھوٹ ہوتا ہے" یہ سطر اُس صورت حال پر پوری اُتر رہی تھی

✶✶✶

"ہاں ہاں مہوش ٹھیک ہے میں پیپرز کے بعد کوشش کروں گی ملاقات کی.. اللہ حافظ" مہوش سے بات کر کے موبائل کان سے ہٹاتی زلفہ فالیشہ تک آئی۔ نکاح کے تھوڑے دیر بعد ہی وہ اور فالیشہ پیپرز کا بہانہ بنا کر ہوسٹل واپس آگئے تھے۔ واپسی پر زلفہ نے یاسع سے ملنے کی کوشش کی تھی مگر یاسع نے سر درد کا بہانہ کر کے کے ہونے والی اس ملاقات کو منسوخ کر دیا تھا۔

دادی کا کچھ سامان وہ اپنے ساتھ لے آئی تھی مگر کچھ اب بھی رہتا تھا۔ گھر واپسی پر وہ مزید دو چیزیں بھی ساتھ لائی تھی ایک انگوٹھی جو مومنہ نے اسے پہنائی تھی اور ایک دادی کی گلے میں پہننے والی سونے کی چین۔ یہ چین دادی اپنے آخری لمحات میں وارث احمد کے گھر کی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نوکرانی کو دے گئیں تھیں اور دادی کے انتقال کے بعد نوکرانی نے زلفہ کو اُس کی امانت سونپ دی تھی

"زلفہ میں نے اچانک نکاح صرف فلموں اور ڈراموں میں دیکھا تھا حقیقت میں بھی دیکھ لیا"

"ویسے یاسع تمہیں خوش رکھے گا نہ" فالیشہ کے سوالوں پر پر زلفہ نے کندھے اچکائے

"میری پیاری اپنے ننھے ذہن پر زیادہ دباؤ نہ ڈالو اور سو جاؤ" زلفہ سونے کا کہتی خود بھی بستر پر لیٹ گئی. اس نے سونے کی کوشش کی مگر تھکن کے باوجود بھی نیند نہیں آ رہی تھی . کیسا دن تھا آج کا ایک سمت دادی کا غم تھا دوسری جانب یاسع کی منحوکہ بننے کی خوشی.

اسے لیٹے لیٹے ایک بار پھر دادی آئیں. وہ اس کا دماغ پڑھ گئیں تھیں. کاش وہ دادی کے آخری لمحات میں ان کے ساتھ ہوتی ان کے پاس ہوتی.

"یہ دن کے آخر میں اکثر پچھتاوے ہی کیوں رہ جاتے ہیں؟"

✷✷✷

جون کا مہینہ شروع ہو چکا تھا مگر اب بھی بارشوں کا کوئی امکان نہ تھا البتہ حبس کی شدت میں کمی آگئی تھی. مگر ایک عمارت میں حبس اب بھی موجود تھا. لوگوں کے ہجوم اور بدبو موسم کو مزید ناگوار بنا رہے تھے. عمارت کے تمام مرد ایک اپارمنٹ کے باہر کھڑے تھے جس سے شدید بدبو آ رہی تھی. سڑی ہوئی بدبو. وہیں مجمے میں موجود ایک شخص کے دماغ میں لال گھنٹی بجی تو اس نے پولیس کو فون کر دیا.

تقریباً آدھے گھنٹے بعد پولیس آچکی تھی اور اب پولیس اہلکار دروازے کو کھولنے میں پوری جان لگا رہے تھے. دروازہ کھلتے ہی وہ سب ناک پر ہاتھ رکھے اندر داخل ہوئے. اپارٹمنٹ میں نہایت ہی بری بدبو پھیلی تھی. پولیس اہلکار یہ دیکھ اندر بنے ایک کمرے کی جانب بھاگے

کمرے میں قدم رکھتے ہی وہاں موجود ہر شخص ایک پل کے لیے برف ہو گیا

پنکھے کے ساتھ شمویل بیگ کی لاش جھول رہی تھی. آس پاس چیخ و پکار سی مچ گئی. کمرے میں ہر سمت سڑی ہوئی لاش کی بدبو پھیلی تھی. پولیس اہلکار نے آگے بڑھ کر اس کے قدم پکڑے وہ سرد تھے. بلکل شل، بے جان. یہ دیکھ پولیس اہلکار نے ہاتھ کے اشعارے سے

سب کو پیچھے ہٹنے کو کہا. لاش کی بدبو سے واضح تھا کے یہ لاش کئی دن پرانی ہے. شمویل بیگ کچھ دن پہلے ہی خودکشی کر چکا تھا

بہت سے خوش نصیب لوگ ہوتے ہیں جنہیں قدرت سے معافی مل جاتی ہے. وہ ان لوگوں میں سے نہ تھا. شمویل بیگ کو قدرت سے معافی نہیں ملی تھی....

✶✶

✶

یونی کے لان میں بیٹھی زلفہ، کچھ سوچنے میں مشغول، عقب سے آتی فالیشہ کی آواز پر چونکی

"زلفہ.. زلفہ" زلفہ اس کی آواز پر کرنٹ کھا کر پلٹی

"فالیشہ کیا ہوا ہے؟ تم رو کیوں رہی ہو"

"زلفہ میرے بھائی نے خودکشی کر لی ہے" وہ سسکیوں کے درمیان بولی

"کیا" زلفہ کو لگا اس نے کچھ غلط سن لیا

"چلو زلفہ... میرا بھائی مر چکا ہے"

تھوڑی ہی دیر میں زلفہ اور فالیشہ اپنا سامان اٹھاتی روہڑی میں مقیم ایک گھر کی جانب نکل گئیں. جہاں سے اس کے بھائی کی میت اٹھنی تھی

وہ دونوں کیب میں بیٹھ چکی تھیں مگر فالیشہ اب بھی رو رہی تھی

"فالیشہ صبر کرو""اس نے نہ جانے کس کیفیت میں اسے دلاسہ دیا حلانکہ وہ جانتی تھی کہ مشکل وقت میں دلاسے مزید تکلیف دیتے ہیں

"زلفہ کیسے صبر کرو آج تو مما کی طرح میرا بھائی شمویل بھی مر گیا"اس بار پھر زلفہ کو لگا اس نے کچھ غلط سن لیا

سن کر زلفہ کا چہرہ ایک پل کے لیے حیرت زدہ رہ گیا. اس کا شک صحیح نکلا تھا فالیشہ بیگ شمویل بیگ کی بہن تھی

✶✶✶

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جون کا وسط تھا اور سکھر میں مون سون لگ چکا تھا. آسمان پر ہر سمت بادلوں کا ڈیرہ تھا. ریسٹورانٹ میں بیٹھی عبائے میں ملبوس اروہ کا بس چہرہ دکھ رہا تھا. اروہ اور مہوش آج باہر لنچ کے لیے آئیں تھیں. کل سے ان کی گرمیوں کی چھٹیوں نے شروع ہونا تھا

"مہوش میں سوچ رہی ہو کے یہ شیطانی وسوسے کسی قدر خطرناک ہیں مگر مہوش میں نے تاریخ میں تو اس بارے میں کچھ نہیں پڑھا"

"کس نے کہا اروہ کے تاریخ میں ایسا کچھ نہیں ہے. صحیح بخاری میں ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ جو بُت حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم میں پوجے جاتے تھے وہی بعد میں اہلِ عرب نے اپنے معبود بنالئے، چنانچہ وَدّ بنی کلب کا بُت تھا جو دَوْمَۃُ الْجَنْدَل کے مقام پر رکھا ہوا تھا۔ سُواع بنی ہُذَیل کا بُت تھا، یَغُوث بنی مراد کا بُت تھا، پھر بنی غُطَیف کا جو سبا کے پاس جوف میں تھا۔ یَعُوق ہمدان کا بُت تھا اور نَسر ذوالکلاع کی آل حِمیَر کا بُت تھا۔ یہ (یعنی وَدّ اور سُواع وغیرہ) حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے نیک آدمیوں کے نام ہیں، جب وہ وفات پا گئے تو شیطان نے ان کے دلوں میں

یہ بات ڈالی کہ جن جگہوں پر وہ اللہ والے بیٹھا کرتے تھے وہاں ان کے مُجَسَّمے بنا کر رکھ دو اور ان بتوں کے نام بھی ان نیک لوگوں کے نام پر ہی رکھ دو۔ لوگوں نے عقیدت کے طور پر ایسا کر دیا لیکن ان کی

پوجا نہیں کرتے تھے، جب وہ لوگ دنیا سے چلے گئے اور علم بھی کم ہو گیا تو ان مجسموں کی پوجا ہونے لگ گئی۔ (بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ انّا ارسلنا، باب ودّاً و لا سواعاً و لا یغوث و یعوق، ۳/۳۶۴، الحدیث: ۴۹۲۰)

"اور ایک اور کتاب روح النعمانی میں آتا ہے کے حضرت محمد بن کعب قرظی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: وَدّ اور سُواع وغیرہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بیٹوں کے نام ہیں، یہ بہت عبادت گزار تھے، جب ان میں سے ایک شخص کا انتقال ہوا تو لوگ اس پر شدید غمزدہ ہوئے، یہ حال دیکھ کر شیطان (انسانی شکل میں) ان کے پاس آیا اور کہا: تم اپنے ساتھی پر غمگین ہو؟ لوگوں نے جواب دیا: ہاں۔ اس نے کہا: کیا میں تمہارے لئے اس جیسی تصویر بنا دوں جسے تم نماز پڑھتے وقت اپنے سامنے رکھ لینا اور جب تم اسے دیکھو تو

وہ ساتھی تمہیں یاد آجائے (اور تمہارے دل کو سکون نصیب ہو) لوگوں نے کہا: ہمیں یہ پسند نہیں کہ نماز پڑھتے وقت ہمارے سامنے کوئی ایسی چیز ہو۔ شیطان نے کہا: تو پھر تم اسے مسجد کے آخری کونے میں رکھ دو۔ لوگوں نے کہا: ہاں یہ ٹھیک ہے۔ چنانچہ شیطان نے ان کے لئے تصویر بنادی اور جب پانچوں اَشخاص کا انتقال ہو گیا تو شیطان نے سب کی تصویریں بنا کر مسجد کے کونے میں رکھ دیں، پھر ایک وقت وہ آیا کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت چھوڑ کر ان تصویروں کی پوجا شروع کر دی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھیجا جنہوں نے ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت اور عبادت کی طرف دعوت دی۔ (روح المعانی، نوح، تحت الآیۃ: ۲۳، ۱۲۲/۱۵، ملخصاً)

"تو دیکھو اروہ شیطان نے تو لوگوں کو کس قدر برے وسوسے ڈالے کے وہ اپنے دین سے ہی اٹھ گئے. اس لیے ہمیں چاہیے کے ہر نماز میں ایمان کی سلامتی ضرور مانگا کریں"

اروہ نے کوئی جواب نہ دیا وہ بس خاموش رہی ساتھ ہی دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا.

"مہوش ویسے تم یہ کیا پڑھ رہی ہو" اروہ کو مہوش کے ہلتے لب دیکھ کر تجسس ہوا

"میں درود پاک پڑھ رہی ہوں"

"وہ تو میں بھی پڑھتی ہوں جمعے کی نماز کے بعد"

"جمعے کی نماز کے بعد کیوں؟ حدیث میں آتا ہے کا 72 فرقوں میں سے صرف ایک فرقہ جنتی ہو گا اور جانتی ہو وہ ایک فرقہ کون سا ہو گا"

"کون سا" اروہ نے فوراً کہا

"وہ جو حضرت محمّد صلی علیہ وآلہ وسلم پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہو گا. درود پاک ہر اس فضول گفتگو سے بہتر ہے جو انسان زبان سے ادا کرتا ہے. یہ ایک عبادت ہے"

"تم کون سا درود پڑھتی ہو؟ اور کہاں سے یاد کیا"

"اروہ تمھیں یاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے. حضرت محمّد صلی علیہ وآلہ وسلم میں محمّد صلی علیہ وآلہ وسلم درود ہے بس چند چوٹھے الفاظ اور ڈھیر ساری نیکیاں"

"تمھیں ایک راز کی بات بتاؤں اروہ" مہوش نے اس کے قریب آ کر کہا

"بتاؤ"

"میری زندگی میں کوئی بھی مشکل آتی ہے میں درود پاک پڑھتی ہوں. میرا دل گھبراتا ہے میں درود پاک پڑھتی ہوں. میرا کوئی کام رک جاتا ہے میں درود پاک پڑھتی ہوں اور کام ٹھیک ہو جاتا ہے"

"کیا واقعی" اروہ نے حیرت سے پوچھا

"ہاں.. تم خود آزماء کر دیکھ لو"

"چلو ٹھیک ہے انشاللہ میں ضرور آزماؤں گی.. ویسے تمہاری وہ دوست نہیں آئی"

"بس آتی ہی ہو گی" آج مہوش کی کسی دوست کو اس سے ملنے آنا تھا تو اروہ اور مہوش نے اسے اس ہی ریسٹورنٹ کا پتا دے دیا تھا

✶✶

✶

"فالیشہ جلدی کرو ہمیں نکلنا بھی ہے"

"بس آ گئی"

زلفہ اور فالیشہ کو آج زلفہ کی ایک دوست سے ملنے جانا تھا. پچھلا پورا ہفتہ پیپرز کی وجہ سے نہایت ہی مصروف گزرا تھا. فالیشہ بھی مصروفیت کی وجہ سے بھائی کی موت کے صدمے سے کافی حد تک باہر آ گئی تھی. زندگی ایک بار پھر معمول کے مطابق ہونے لگی تھی

بس کچھ ٹھیک نہیں ہوا تھا تو یاسع اور زلفہ کے درمیان کا تعلّق. نکاح کے بعد سے اس کی یاسع سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی. نہ یاسع نے فون کیا اور نہ ہی زلفہ نے پہل کی. نکاح کا رشتہ کچھ لوگوں کی زندگی میں بہار لاتا ہے مگر زلفہ کی زندگی میں وہ بہار کہیں پیچھے ہی رہ گئی تھی. نکاح کے بعد اس کا اور یاسع کا دوستی اور ہمدردی کا رشتہ بھی ختم ہو چکا تھا

✶✶✶

تھوڑی ہی دیر بعد وہ دونوں مہوش کے بتائے ہوئے ریسٹورنٹ کے باہر کھڑی تھیں

. آس پاس گاڑیوں کا رش تھا

"آہ آج پھر اتنا رش"فالیشہ رش سے اکتاتی بولی

"اندر چلو فالیشہ"زلفہ اسے کھینچتی اندر لے گئی

اندر داخل ہو کر زلفہ دائیں بائیں گردن گھماتی مہوش کو ڈھونڈنے لگی

"وہ رہی مہوش"فالیشہ کو ساتھ لیتی زلفہ نے ٹیبل پر بیٹھی ایک لڑکی کے جانب قدم بڑھائے

اس نے آج جینز کے ساتھ ہلکے نیلے رنگ کی کرتی پہن رکھی تھی ہم رنگ ہی دوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا اس کے برعکس فالیشہ نے مہروں رنگ کا تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا

"اسلام و علیکم مہوش..سوری تمھیں انتظار کرنا پڑا"وہ ٹیبل کے قریب پہنچ کر کرسی کھینچ کر بیٹھنے لگی

"و علیکم اسلام کوئی بات نہیں"مہوش نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

"ویسے حیرت ہے آپ دو پرس ساتھ لائی ہیں"فالیشہ نے ٹیبل پر رکھے پرس کی جانب اشعارہ کیا

"نہیں یہ پرس میرے ساتھ آئی ایک اور دوست کا ہے" مہوش ہنستے ہوئے بولی

"یعنی تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟" سوال زلفہ نے بولا

"ہمم"

"اچھا ویسے وہ ہے کہاں؟" فالیشہ نے ارد گرد نظریں دوڑائیں

"دراصل ان کے عبائے پر کچھ گر گیا تھا بس وہ ہی صاف کرنے گئی ہیں" عبائے سن کر زلفہ اور فالیشہ کو اپنا آپ انجان لگا سامنے بیٹھی لڑکیاں عبائے والی تھیں اور ان دونوں کے سروں پر بھی دوپٹہ نہیں تھا

فالیشہ اب بھی مہوش سے ہلکی پھلکی بات چیت کر رہی تھی جبکہ زلفہ گردن جھکائے اپنے فون میں لگی تھی

دور سے چلتی ہوئی ایک عبائے والی لڑکی اُن کی ٹیبل کے قریب آ کر رُکی

"یہ میری دوست ہیں اروہ" مہوش نے تعارف کروایا

Clubb of Quality Content

اروہ کے آتے ہی فالیشہ کونی مار کر موبائل میں مد ہوش زلفہ کو ہوش میں لائی۔ زلفہ نے نظریں اٹھائیں اور سامنے کُرسی پر بیٹھی اُس لڑکی کو دیکھا جس کا صرف چہرہ دکھ رہا تھا ۔ دیکھتے ہی زلفہ کا سانس رک گیا۔ آنکھیں حیران رہ گئیں

"ا..ر..وہ.. تم" زلفہ نے توڑ توڑ کر الفاظ ادا کیے

"زلفہ" اروہ کی بھی حالت زلفہ جیسی ہی تھی حیرانی میں ڈوبی۔ بارہ سال ساتھ گزرا ہوا ایک ایک لمحہ اُنہیں یاد آنے لگا تھا۔ ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے زلفہ کی آنکھوں میں درد تھا اور اروہ کی آنکھوں میں خجالت۔ تین سال درمیان میں آنے کے بعد بھی اُن دونوں میں سے کوئی بھی وہ آخری ملاقات نہیں بھولا تھا۔ ٹوٹی ہوئی دوستی کا دکھ ایک نئے سرے سے شروع ہو گیا تھا۔ دوست ایک دفعہ چھوٹ جائیں تو دوبارہ نہیں ملنے چاہئیں۔ دوبارہ ملنے سے اُن کے ساتھ گزارا ہوا ایک ایک لمحہ زہر کی مانند لگتا ہے، کانٹوں کی طرح چبتا ہے.....

✶✶✶

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب پنجم: فریب

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ کیسا کھیل ہے یہ کیسی چال ہے،

مسکان کے پیچھے چھپا سوال ہے.

ہونٹوں پہ محبت کے نرم نغمے،

دل میں مگر سودے زیاں کی کتاب،

ہر لمس میں چھپی تھی سرد مہری،

ہر بات میں چھپا تھا کوئی حساب،

اُمید کی مہک چاہت کے رنگ،

سب کچھ ہے مگر دھوکے میں تنگ،

کوئی جیت کر بھی ہار تا یہاں،

کوئی ہار کر بھی جیتتا یہاں،

محبت کے وعدے، وفا کے چراغ،

اندھیروں میں دیے بجھاتے ہیں سب،

یہ کیسا جہاں، یہ کیسا سبب.

یہاں فریب کا کھیل کھیلتے ہیں سب،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وقت ریت کی مانند ہاتھوں سے گزر گیا تھا. مگر کراچی میں دسمبر کی شامیں اب بھی پہلے جیسی ہی تھیں. سرد، ٹھنڈی، اداس، ہواؤں والی. اس نے کھڑکی کا پردہ ہٹایا تو تیز چلتی ہوئی ہوا کمرے میں داخل ہوئی. تازگی کا احساس

اس نے گردن باہر نکالی باہر ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی. ہلکی بارش سے سردی کی شدت مزید بڑھ گئی. وہ چند لمحے یوں ہی کھڑی رہی اور تھوڑی دیر بعد کھڑکی پہلے کی طرح بند کر دی. زلفہ اور اس کی قدرت سے محبت آج بھی زندہ تھی

دفتاً ہی اس کا فون بجا. وہ فون اٹھانے بیڈ کے ساتھ رکھی سائیڈ ٹیبل تک آئی. اس نے فون اٹھا کر کان سے لگایا اور سائیڈ ٹیبل پر رکھی ۲ سال پرانی تصویر اٹھا کر صاف کرنے لگی.

سرخ جوڑے میں ملبوس زلفہ یاسع کے برابر میں کھڑی تھی وہ ان دونوں کی رخصتی کی تصویر تھی. زلفہ کی یونیورسٹی ختم ہونے کے فوراً بعد ہی گھر والوں کی رضامندی سے زلفہ اور یاسع کی رخصتی کر دی گئی تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شادی کے بعد زلفہ اور یاسع کا تعلّق کچھ خاص اچھا نہیں تھا. زبردستی کے رشتے زیادہ نہیں چلتے. یاسع کے ریسٹورانٹ اب بڑھ کر ہوٹلز میں تبدیل ہو گئے تھے جس کے باعث وہ زیادہ تر گلگت اور سکھر میں ہی رہتا اور مہینے میں ایک دوبار کراچی آجاتا. البتہ اس کے کراچی کے ریسٹورانٹ زلفہ اپنی فارمیسی کی جاب کے ساتھ سنبھالتی تھی. دادی اس کے لیے اچھا سوچ کر گئیں تھیں. مگر افسوس جیسا سوچتے ہیں ویسا کبھی نہیں ہوتا.

"اسلام و علیکم فالیشہ کیسی ہو" زلفہ اور فالیشہ کی دوستی وقت کے ساتھ مزید گہری ہو گئی تھی. زلفہ کا کہنا غلط ثابت ہوا تھا ہر دوست چھوڑ کر نہیں جاتا رہنے والے رہ جاتے ہیں زندگی بھر کے لیے.

"وعلیکم اسلام میں ٹھیک تم بتاؤ" دوسری جانب سے فالیشہ بولی

"سردی کیسی ہو رہی ہے کوریا میں" فالیشہ پڑھائی کے بعد کوریا چلی گئی تھی. مگر شادی کی وجہ سے زلفہ کا یہ خواب بھی ادھورا رہ گیا تھا

"بہت زیادہ ہے تم سناؤ کراچی کا کیا حال ہے"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہاں بھی موسم اچھا ہے ہلکی بارش ہو رہی ہے"

"اور کیا کر رہی ہو؟"

"بس اب پیکنگ کروں گی" زلفہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی

"کیوں؟"

"ذوالکفل اور لئیہہ کے نکاح میں جانا ہے باقی گھر والی جا چکے ہیں مجھے چھٹی نہیں ملی تھی اس لیے نہیں گئی"

"اچھا یاسع کے ساتھ جاؤ گی" جانچنے والا انداز

"نہیں یاسع سکھر میں ہی ہے. میں اکیلی جاؤں گی" زلفہ کہ جواب پر فالیشہ آہ بھرتی رہ گئی

"تم واپس کب آ رہی ہو فالیشہ؟"

"ہو سکتا ہے اس مہینے ہی آجاؤں"

"سچ" زلفہ جوشیلے لہجے میں بولی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یس زے "واپس آ کر سب سے پہلے اس جہنم نما زندگی سے تمھیں آزاد کراؤں گی. فالیشہ نے بس سوچا

✷✷✷

صبح کی ہلکی دھوپ سکھر آئی بی اے یونیورسٹی کے لان میں چھائی ہوئی تھی. گزشتہ رات کی بارش کے باعث لان کی گھاس اب تک گیلی تھی. اس نے گلاب کے پودے سے ایک گلاب توڑا اور اپنے اسکارف پر لگی پن کے ساتھ اسے جوڑ لیا. سرخ گلاب کا پھول اس کے سفید اسکارف پر ستارے کی مانند چمکنے لگا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے اپنی کلائی پر بنی گھڑی دیکھی کلاس کا ٹائم ہو چکا تھا

"یا اللہ.. اروہ تم پھر لیٹ مت ہو جانا" اس نے خود سے کہا. اروہ نے عالمہ کی تعلیم مکمل کرنے کہ فوراً بعد سیاست جوائن کر لی تھی. اروہ کے اس فیصلے پر سب سے زیادہ خوشی انیشہ اور عمران حیدری کو ہوئی تھی. ان کی ہمیشہ سے خواہش تھی کہ اروہ سیاست میں آئے.

چونکہ اروہ کو سیاست میں کوئی تجربہ نہیں تھا اس لیے اس نے ساتھ ساتھ پولیٹیکل سائنس میں بھی ایڈمشن لے لیا تھا

✷✷✷

بادلوں کے درمیان سے گزرتی ہوئی سورج کی ہلکی روشنی اور وہ اوف وائٹ رنگ کی عمارت . عمارت کے باہر ہی بڑے بڑے ستوں بنے تھے. ستونوں کے اوپر ہی نیلی رنگ کی ایک چوڑی پٹی عمارت کہ فن تعمیر میں جان ڈال رہی تھی. نیلی پٹی دور سے دیکھنے میں اجرک کا خاکہ پیش کرتی تھی. منظر مکمل تھا وہیں عمارت کی بالائی منزل پر سیاہ رنگ کی لمبی اور چوڑائی میں چھوٹی عمودی مستطیل جیسی کئی ساری کھڑکیاں بنی تھیں. عمارت کے وسط میں ایک بورڈ بھی لگا تھا جس پر انگریزی میں ہرے رنگ سے عنوان درج تھا.

"SINDH HIGH COURT BAR SUKKUR" وہ ایک کورٹ تھا

"مزید کتنا ٹائم لگے گا یہاں" سیاہ جینز اور نیلی کھیپری پر لمبا کوٹ پہنے لڑکی نے سوال کیا

"تھوڑا ٹائم ہی اور بس" اس کے دائیں جانب کھڑے لڑکے نے جواب دیا

"یہاں کتنا ہجوم ہے" لڑکی اکتاہٹ سے بولی

کورٹ کے باہر گاڑیوں، عوام اور وکیلوں کا رش تھا. وہیں اس رش میں کھڑی ایک زن نے کورٹ کے باہر کھڑے دو لوگوں کی تصویر اتاری..

✷✷✷

ساؤتھ کوریا میں موسم نہایت سرد تھا مسلسل ہونے والی برف باری نے شہر میں موجود ہر چیز جمادی تھی. شدید سردی کے باعث موٹے کپڑوں پر لمبا کوٹ، پیروں میں جوتے ،ہاتھوں میں دستانے پہنے گلے میں مفلر ڈالے ایک کیفے میں فالیشہ بیٹھی تھی. سردی سے اس کے رخسار اور ناک گلاب کی مانند سرخ تھے. سامنے ہی اس کے ایک خوبرو نوجوان بیٹھا تھا

.

کیفے میں ہیٹر چلنے کے باوجود بھی فالیشہ کو سردی لگ رہی تھی. مسلسل سردی کے باعث وہ اپنے ہاتھوں کو بار بار آپس میں رگڑتی. ساتھ ہی ٹیبل پر ایک کتاب رکھی تھی. جس پر مصنف کا نام فالیشہ بیگ لکھا تھا. وہ کتاب فالیشہ کی پہلی تحریر تھی.

"تو آج کل کیا لکھ رہی ہو رائیٹر صاحبہ" سامنے بیٹھے شخص نے سوال کیا

"ایک نئی تحریر پر کام. تمہاری کتاب کب آ رہی ہے زیان؟"

"چھپائی کے لیے گئی ہوئی ہے بس چند دن اور"

فالیشہ اور زیان دونوں ہی قاری اور بہت اچھے دوست تھے. فالیشہ کی پہلی کتاب کبھی شائع نہیں ہوتی اگر زیان اس کے ساتھ نہ ہوتا. زیان اور فالیشہ ساتھ کوریا میں ہی ملے تھے. زیان کے والد پاکستانی اور والدہ اٹیلین تھیں. جس کی وجہ سے اس کا ظہور کافی حد تک اٹیلین تھا. لوگوں کو اکثر اس کی صاف اردو سے ہی معلوم ہوتا تھا کہ زیان الطاف پاکستانی ہے.

"لاؤ مجھے دکھاؤ کیا کام کیا ہے تم نے" زیان نے ہاتھ آگے بڑھایا

"یہ لو" فالیشہ نے ایک نوٹ بک اس کے ہاتھوں میں تھمادی

زیان نے پڑھ کر چند منٹوں بعد نوٹ بک ایک بار پھر اسے تھمادی

"فالیشہ مجھے لگتا ہے کچھ کمی ہے. اس میں مرکزی کردار کے سینز بہت کم ہیں"

"ہاں میں جانتی ہوں"

"تو پھر ٹھیک کرو نہ"

"نہیں کیوں کے مجھے مرکزی کردار سے زیادہ ضمنی کردار پسند ہیں" تھوڑی کا وزن ہتیلی نے سنبھال رکھا تھا

"فالیشہ تم کوئی روم کوم لکھوں یہ کیا اتنی سی عمر میں حقیقت کی کتابیں لکھ رہی ہو. لوگ حقیقت سے واقف ہیں کوئی حقیقت کیوں پڑھنا چاہے گا" زیان نہیں چاہتا تھا کے فالیشہ کی محنت رائگاں جائے

Clubb of Quality Content

"میں رومانس کی فین نہیں ہوں اس لیے زیادہ روم کوم نہیں لکھتی اور دوسری بات انسان قبول نہیں کرتا مگر در حقیقت(reality)پڑھنا سب کو پسند ہوتی ہے"وہ سانس لینے کو رکی اور پھر جملہ مکمل کیا

"میں چاہتی ہوں میری کتابیں محض مبتذل نہ ہوں یہ ایسی ہوں کے ان سے لوگ اسباق حاصل کریں"

زیان اور فالیشہ کی باتوں کے درمیان ویٹر ان کا آرڈر لا چکا تھا

"اچھا چلو تم سب چھوڑو رامین کھاؤ"وہ جانتا تھا فالیشہ کو رامین بہت پسند ہیں

"جلدی دو مجھے بھوک لگی ہے"فالیشہ کے کہنے پر زیان نے اپنا پیالہ بھی اس کی جانب بڑھا دیا. فالیشہ کھانا شروع کر چکی تھی. اور زیان تھوڑی ہتھیلی تلے جمائے اسے تک رہا تھا

"ایسے کیوں دیکھ رہے ہو"وہ نوڈلز کھاتی رُکی اور نا سمجھی سے اسے دیکھا

"کیسے دیکھ رہا ہوں؟"

"زیان"فالیشہ نے آنکھیں سکیڑیں

"دیکھ رہا ہوں کے تم آج زیادہ خوبصورت لگ رہی ہو یا کل لگ رہی تھیں"

"کیا؟"فالیشہ نے بات سننے کے باوجود کہا

"کچھ نہیں تم کھاؤ،ویسے تم نے میرے اس مشورے پر غور کیا"

"کون سا والا"فالیشہ نے چند لمحے سوچنے کا ناٹک کیا اور پھر جواب دیا

"ہاں ہاں..یاد آیا میں نے ابھی سوچا نہیں ہے اس بارے میں""

"تھوڑا جلدی سوچو لیشہ میں نے سنا ہے بڑھاپے میں بچے پالنا تھوڑا مشکل ہوتا ہے"اس کے کہتے ہی فالیشہ بے ساختہ ہنس دی

"اب تمھیں جواب بھی بڑھاپے میں ہی ملے گا"وہ خفا سی بولی

"ارے سائیں آپ تو ناراض ہی ہو گئیں. گستاخی کے لیے معافی ملکہ"فلمی انداز

اس کے کہتے ہی فالیشہ اور زیان ہنس دیے. محبت سے بھرپور فریب سے آری ہنسی

✷✷✷

ڈرائنگ روم کے تخت نما عالیشان صوفوں پر سفید شلوار کمیز شلوار میں ملبوس عمران حیدری بیٹھے تھے. ان کے ساتھ ہی کئی اور ادھیڑ عمر مرد بھی موجود تھے. ہلکی پھلکی گپ شپ کے بعد وہ مدعے کی جانب آئے

"خیریت آج آپ نے یہاں کا رخ کیا" عمران حیدری کی آواز کمرے میں گونجی

"ہم یہاں آج ضروری کام کے تحت آئے ہیں. میں زبیر ڈاہری اپنے بیٹے عبیر ڈاہری کے لیے اروہ حیدری کا رشتہ مانگنے آیا ہوں. ماشاللہ سے ہماری بچی سیاست میں بھی ہے اور میرے بیٹے عبیر ڈاہری کو پسند بھی ہے. دونوں کی خوب نبھے گی" ہونٹوں پر مسکراہٹ اب بھی سجی تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے ماشاللہ سے ہمارا بیٹا ہونہار ہے اور اس سال الیکشن بھی لڑے گا. اگر اروہ راضی ہو جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں" عمران حیدری نے کہہ کر چائے کا کپ منہ سے لگایا

عمران حیدری اور زبیر ڈاہری چند سالوں سے ایک ہی پارٹی میں تھے اور اس سال ان کی پارٹی کا الیکشن عبیر ڈاہری نے لڑنا تھا

"جواب کے لیے کتنا انتظار کرنا ہو گا" عبیر اس سب میں پہلی بار بولا

"کیسا انتظار گھر کی بات ہے بیٹا. میں اروہ کو بلاتا ہوں تم مل لو اس سے پھر دیکھتے ہیں اروہ کیا جواب دیتی ہے"

"شیور انکل"

یہ لڑکی تو آسانی سے ہاتھ آگئی عبیر نے ہونٹوں پر کمینی مسکراہٹ سجائے سوچا

✶✶✶

صبح سے شام ہو چکی تھی وہ دونوں اپنے کام کے سلسلے میں کورٹ کے اندر کھڑے تھے. ان کے برابر میں میں وکیل کھڑا تھا

"لائیں سارے دستاویزات دیں"

وکیل کے کہنے پر لڑکی نے بیگ میں رکھی ایک موٹی فائل نکالی اور اپنے ساتھ کھڑے شخص کی طرف دیکھا

"کہیں ہم کچھ غلط تو نہیں کر رہے" ساتھ کھڑے شخص نے سوال کیا

"نہیں ایسا مت سوچو یہ ہمارا حق ہے اور جب حق نہ ملے تو چھین لینا چاہیے" کہتے ہوئے وہ لڑکی ایک موٹی فائل وکیل کے ہاتھ میں تھما چکی تھی

وکیل وہ تمام دستاویزات ایک ایک کر کے دیکھ رہا تھا

"دستاویزات تو پورے ہیں آپ کا کام ہو جائے گا" وکیل ٹیبل پر نظر جمائے بولا

"نکاح کے گواہ کہاں ہے""وکیل کے کہنے پر لڑکے نے پیچھے کھڑے دو افراد کی جانب اشعارہ کیا"یہ ہیں"

تھوڑی ہی دیر بعد وکیل نے ان دونوں کے سامنے ایک فائل رکھی

"یہاں سائن کر دیں پہلے لڑکی کرے گی"

وہ کھڑی لڑکی اب جھک کر سائن کر رہی تھی ان سے تھوڑا فاصلے پر کھڑی زن اس لمحے کو بھی کیمرے میں قید کر چکی تھی

لڑکی کے سائن کرنے کے بعد لڑکے نے بھی سائن کر دیے۔وہ دونوں کورٹ میرج کرنے کے بعد بالا آخر ایک رشتے میں بندھ چکے تھے

بس اب آخری قدم باقی تھا جس میں لڑکی اپنے پورے ہوش و حواس میں اس بات کو تسلیم کرتی کے کہ اس نے یہ نکاح اپنی مرضی سے کیا ہے۔نکاح کرنے کے لیے اس کے ساتھ کسی قسم کی زبردستی نہیں کی گئی ہے۔یہ قدم لڑکے کی حفاظت کے لیے ہوتا ہے تاکہ کل کو

لڑکی کہ گھر والے لڑکے پر کوئی قانونی کروائی نہ کروا سکیں. اور لڑکی بھی اپنی بات پر قائم رہے

لڑکی اب میجسٹریٹ کے سامنے کھڑی تھی. بیان ریکارڈ ہو رہا تھا

"میں نے یہ نکاح اپنے پورے ہوش و حواس میں کیا ہے. مجھے اس نکاح کے لیے کسی بھی قسم کے دباؤ کا شکار نہیں کیا گیا.

"آپ نے کورٹ میرج ہی کیوں چنی"

"گھر والے شادی کے لیے رضامند نہیں تھے. اس وجوہات کی بنا پر ہمیں کورٹ میرج کا قدم اٹھانا پڑا"

"ٹھیک ہے" جج نے اپنا ہتھوڑا بجایا

"لڑکی اب کٹھڑے سے باہر آچکی تھی. دور کھڑی زن نے یہ لمحہ بھی ریکارڈ کیا

لڑکی چلتی ہوئی اب لڑکے کے ساتھ آ کھڑی ہوئی بالآخر وہ دونوں حق کے نام پر ایک معصوم کی زندگی اجاڑ کر اپنی نئی زندگی کی شروعات کو تیار تھے

✷✷✷

کمرے میں کھڑی زلفہ اپنا تمام سامان پیک کر کے کراچی چھوڑنے کو تیار تھی

"میں کچھ بھول تو نہیں رہی" اس نے کنپٹی پر ہاتھ رکھے سوچا

"ہاں گھر کا مین سوئچ تو بند ہی کرنا بھول گئی" وہ اس خیال کے تحت گھر کے داخلی دروازے تک آئی

مین سوئچ بند کیا اور مڑ گئی. دفعتاً ہی گھر کا دروازہ بجنے کی آواز پر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور آگے بڑھ کر دروازہ کھولا. سامنے لال رنگ کے ٹراوزر شرٹ میں ملبوس ایک نوجوان کھڑا تھا

"میم آپ کا پارسل"

"میں نے تو کچھ نہیں منگوایا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ کسی نے آپ کے لیے بھیجا ہے"

"اچھا لائیں دیں" زلفہ نے آگے بڑھ کر وہ لفافہ نما پارسل اس کے ہاتھ سے لیا اور دروازہ بند کرتی اندر آ گئی. اس نے لفافے کے اوپر کا کور ہلکا سا پھاڑ کر دیکھا اس پر گورمنٹ کی مہر لگی تھی. اس نے سوچا کے کھول کر دیکھے مگر شام کے چھ بج رہے تھے اسے جلد از جلد نکلنا تھا سکھر اور کراچی کا فاصلہ ساڑھے سات گھنٹے کا تھا مگر رش کے باعث یہ فاصلہ نو، دس گھنٹے کا ہو جاتا تھا اور اسے جانا بھی اکیلا تھا. اس لیے اس نے لفافے کو گاڑی میں رکھ دیا.

وہ اب سامان گاڑی میں رکھ کر گھر کے مرکزی دروازے کو لاک لگا رہی تھی

زلفہ نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے فضا میں ایک لمبی سانس لی. کچھ تھا جو اسے پریشان کر رہا تھا. دن کا اجالا ڈھل چکا تھا. شام کا وقت تھا. پورا آسمان ہلکے گلابی بادلوں سے سجا تھا

"آہ یہ سردیوں کی اداس شامیں" زلفہ سوچتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئی

✶✶✶

گھر کے لان میں جھولے پر بیٹھی اروہ شام کی چائے پی رہی تھی. اس نے ہلکے گلابی رنگ کا سادھا سوٹ پہن رکھا تھا. سر پر اسکارف شائستگی سے جما تھا

"اروہ بی بی آپ کے والد مہمانوں سے ملنے کے لیے بلا رہے ہیں" نوکر نے آکر کہا

"کون سے مہمان ہیں خادم" خادم اروہ کے خاص نوکر کا نام تھا

"پارٹی کے ہی ہیں" خادم نے ساتھ ہی اسے پورا ماجرا سنایا

"چلو ٹھیک ہے میں آرہی ہوں" اروہ پرسکون سی اٹھنے لگی عمران حیدری اکثر اسے سیاست کے معاملات میں مختلف لوگوں سے ملوایا کرتے تھے

اروہ چلتی ہوئی دروازے کی چوکھٹ عبور کرتی گیسٹ روم میں داخل ہوئی. اس نے نظریں اٹھا کر سامنے بیٹھے مہمانوں کو دیکھا. انہیں دیکھتے ہی اپنی جگہ کھڑی اروہ مجسمہ کی مانند جم گئی .سامنے عبیر ڈاہری بیٹھا تھا. عبیر کو دیکھتے ہی اروہ میں غصّے کی لہر دوڑ گئی. وہ جانتی تھی عبیر یہاں کیوں آیا ہے. اس کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں تھیں

"اروہ بیٹا وہیں کیوں کھڑی ہوں اندر آؤ" زبیر ڈاہری نے اسے اندر آنے کو کہا

وہ دبے دبے غصے سے اندر داخل ہوئی. ایک پارٹی میں ہونے کے باوجود بھی اروہ اور عبیر کا آج پہلی بار سامنا ہوا تھا.

اروہ اب صوفے پر بیٹھ چکی تھی. عبیر مسلسل ہونٹوں پر مسکان سجائے بے غیرتوں کی طرح اسے دیکھ رہا تھا

"اروہ یہ زبیر ڈاہری ہیں اور یہ ان کا بیٹا عبیر ڈاہری تم جانتی تو ہو انہیں"

"جی"

"آج یہ تمہارے رشتے کے لیے آئے ہیں. مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے. بس تم عبیر سے مل کر جواب دے دو تم ہم فیصلہ کر لیتے ہیں. اس رشتے سے ہماری پارٹی مزید مضبوط ہو جائے گی بیٹا" عمران حیدری اروہ کو سمجھا رہے تھے. ایک اور زندگی سیاست کی نظر ہو رہی تھی.

اروہ نے اس بار ایک لفظ بھی ادا نہ کیا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اروہ بیٹا تم اور عبیر جاؤ مل کر بیٹھو،بات کرو تم دونوں میں understanding بڑھے گی"زبیر ڈاہری کے کہنے پر اروہ نے ایک نظر اپنے باپ کو دیکھا وہ نظروں ہی نظروں میں اسے جانے کا کہہ رہے تھے

"اروہ چلیں"عبیر بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا. گھر والوں کے سامنے وہ کس قدر شائستہ بن رہا تھا. بچپن میں اس کی کم بے عزتی کی تھی جواب یہ رشتہ بھی لے آیا اروہ نے سوچا

"جی چلیں"اروہ کھاجانے والی نظروں سے اسے دیکھتی بولی

وہ دونوں لان تک آپہنچے

"اروہ تم تو بلکل نہیں بدلی بلکل پہلے جیسی ہو البتہ یہ اسکارف نیا ہے"عبیر نے بات شروع کی

"یہاں کیوں آئے ہو"

"تم سے شادی کے لیے آخر تم میری بچپن کی محبت ہو"محبت یا فریب؟کوئی اور شخص ہوتا تو شاید اروہ خوش ہوتی مگر عبیر اس طرح کی باتیں کرتا اسے سخت زہر لگ رہا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میرا جواب بھی بچپن کے جواب کی طرح ہو گا"اروہ کے جواب پر عبیر سلگ کر رہ گیا پھر خود کو کومپوز کرتا بولا

"تمہارے منع کرنے کا کوئی جواز نہیں بنتا تم مجھے بچپن سے جانتی ہو"

"بچپن سے جانتی ہوں یہ ہی تو مسئلہ ہے"اروہ اسے سرخ آنکھوں سے گھورتی بولی

"تمہارے کرتوت کون نہیں جانتا عبیر ڈاہری"اروہ نے چباچبا کر الفاظ ادا کیے

"اروہ مگر میں تم سے واقعی محبت کرتا ہوں"

"ہاں جیسے میں جانتی نہیں ہوں کے دو سالوں میں تم نے دس لڑکیوں کو پرو پوز کیا تھا اور یہ بھی کے ایک نے تو تم پر کافی بھی پھینک دی تھی اور یہ سب تو میرے سامنے کی بات ہے نہ جانے اور کیا کیا، کیا ہو تم نے. مختصر یہ کے عبیر ڈاہری نہ تم مجھے بچپن میں پسند تھے نہ ہو اور نہ کبھی ہو گے"اروہ نے اس کی اچھی خاصی کر دی

"عبیر تم نے تو دوستی میں بھی میرا دل توڑا اور ایک بات یاد رکھنا دل کانچ کی مانند ہے جو ایک بار ٹوٹ جائے تو جڑتا نہیں"

"اروہ میں معذرت خواہوں اور میں یہ جانتا ہوں کہ غازیاں نے تمھارے ساتھ کیا کچھ کیا اور سوچو اگر میں یہ بات سب کو بتادوں تو کیا ہو گا تمہارا۔۔کتنی بدنامی ہو گی تمہاری۔۔کوئی شخص تم سے شادی نہیں کرے گا۔یہ تو میرا ظرف ہے جو سب جاننے کے باوجود بھی تمہارا رشتہ لینے آیا ہوں"وہ اُس کے کان کے قریب جھک کر سرگوشی کرنے لگا۔عبیر ڈاہری اپنے کمینے پن پر اُتر آیا تھا

اروہ کا دل کیا لان کا کوئی پودا اُٹھا کر اُس کے سر پر دے مارے۔ساتھ ہی خشک آنکھیں نم ہونے لگیں

"ارے ڈارلنگ رو مت تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔میں تمہاری آنکھوں میں آنسوں نہیں دیکھ سکتا"اُس نے کہتے ہوئے اروہ کے چہرے پر ہاتھ لگانا چاہا جسے اروہ نے جھٹک دیا

۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ویسے میں سوچ رہا ہوں کل میرے زو چلیں وہاں شیر ہاتھی سے لے کر سانپ، بچھو سب۔۔۔"

"کیوں اپنی قبر کا حال سنا رہے ہو" اروہ نے اُس کی بات کاٹی

"تُمہیں کیا لگتا ہے میری قبر اتنی بھاری ہو گی"

"کوئی شک" کہتے ہوئے اروہ کی آنکھیں لال تھیں دل اب بھی جل رہا تھا

"آخر کو میں تمہارا ہونے والا شوہر ہوں تھوڑا پیار سے دیکھو مجھے"

اس قدر بے غیرتی کے بعد بھی عبیر ڈاہری کو محبت کی اُمید تھی

"آپ دونوں کو عمران سائیں بلا رہے ہیں" عقب سے آتی ملازم کی آواز پر وہ دونوں پیچھے مڑے

"ٹھیک ہے تم جاؤ ہم آ رہے ہیں" عبیر نے جواب دے کر نوکر کو واپس بھیج دیا

چند لمحوں بعد وہ دونوں ایک بار پھر اُن عالیشان کرسیوں پر براجمان تھے

"اروہ بیٹا اس رشتے میں تمہاری کیا رائے ہے"

عمران حیدری کے کہنے پر اروہ نے ایک ادا سے گردن اٹھائی اور عبیر کی آنکھوں میں دیکھتی بولی

"میں اس رشتے کے لیے راضی ہوں مگر شادی کی کوئی بھی تقریب الیکشن کے بعد ہونی چاہیے" کچھ تھا جو اس کے دماغ میں چل رہا تھا

"ہمیں کوئی اعتراض نہیں اور ویسے بھی الیکشن میں بس چند ہفتے ہی تو باقی ہیں" زبیر ڈاہری نے جواب دیا

"اعظم جاؤ گاڑی میں رکھے مٹھائی کے ٹوکرے لے کر آؤ" عبیر نے گارڈ کو حکم دیا. عبیر کو خود پر بھروسہ تھا اس لیے وہ مٹھائی کے ٹوکرے بھی ساتھ لایا تھا. ارد گرد کی چیزوں کی اگر زبان ہوتی تو وہ چیخ چیخ کر کہتیں کیا کانفیڈنس ہے عبیر ڈاہری..

مرد حضرات آپس میں گلے ملنے لگے تھے. عورتیں اروہ کے گرد آ کر بیٹھ گئیں تھی. سب ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے تھے. مگر اروہ اب بھی گم سم اپنی جگہ بیٹھی تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"عبیر ڈاہری خدا غارت کرے تمھیں. بدنامی کیا ہوتی ہے یہ تو تمھیں اب معلوم ہو گا. میں تو تمھیں معاف کر چکی تھی مگر دیکھو تم اپنی تباہی کی جانب خود چل کر آئے ہو" اروہ خود سے بڑبڑائی. اروہ کی عفریت اس پر حاوی ہو رہی تھی. کٹھن ماضی گزارنے والے انسان نہیں رہتے عفریت بن جاتے ہیں

✶✶✶

"زیان کیا تم میرے گھر آسکتے ہو" اپنے اپارٹمنٹ میں بیٹھی فالیشہ فون کان سے لگائے بولی .وہ تھوڑی دیر قبل ہی جاب سے آئی تھی. اور اب اپنی کہانی لکھنے میں مصروف تھی

"ٹھیک ہے میں آجاتا ہوں ویسے کوئی مسئلہ ہے کیا"

"تم بزی تو نہیں ہو" فالیشہ نے جواب دینے کے بجائے اپنی بات کی

زیان نے اپنے کمرے کے باہر لگی لائن کو ایک نظر دیکھا اور پھر کہا

"ویسے تو میں بزی ہوں مگر تمہارے لیے وقت ہی وقت ہے"

"میں سیریس ہوں زیان"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں بھی سیریس ہوں آرہا ہوں دس منٹ میں"

اور واقعی پورے دس منٹ بعد زیان الطاف فالیشہ بیگ کے اپارٹمنٹ میں بیٹھا تھا

"یہ دیکھو میں نے نئی کتاب کا نام رکھ لیا"

"دیکھاؤ"اس نے ٹیبل پر رکھی نوٹ پیڈ اٹھائی

"عفریت"زیان نے نوٹ پیڈ پر لکھا لفظ دہرایا

"فالیشہ یہ عفریت کیا ہوتا ہے"

"عفریت کے معنی ہوتے ہیں بلا جو مضبوط ہوتی ہے. مزید بیان کیا جائے تو وہ بلائیں جو ہمیں مضبوطی سے جکڑ لیتی ہیں. ہم میں سے احساسات ختم کر دیتی ہوں. یہ انسان کو انسان نہیں رہنے دیتیں"

"مطالب"اس کا اشعارہ آخری سطر کی جانب تھا

"بغیر احساسات کے انسان انسان نہیں ہوتا صرف ایک پتلا ہوتا ہے"

"Interesting"ویسے یہ نام تمہارے ذہن میں کہاں سے آیا"

"یہ میں نے اپنی ایک دوست سے انسپائر ہو کر رکھا ہے۔زیان میں کبھی تمہیں اُس سے ملواؤں گی۔وہ بہت مضبوط ہے جانتے ہو اُس نے بہت کٹھن زندگی گزاری ہے۔اگر اُس کے علاوہ کوئی اور ہوتا تو کب کا غموں سے مر جاتا"

"یہ تو واقعی بہت انسپائرنگ ہے"

"زیان مجھے تُمہیں ایک اور بات بھی بتانی ہے"

"کہو میں سن رہا ہوں"

"میں دو دن بعد کی فلائٹ سے پاکستان جا رہی ہوں"

"یوں اچانک"زیان نے آنکھیں سکیڑے اُسے دیکھا

"بس اس ہی دوست سے ملنے جا رہی ہوں"

"تم اپنا کام چھوڑ کر تو نہیں آئے جلدی میں"اس بار فالیشہ نے آنکھیں سکیڑیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بس ہاں، نہ، کچھ ایسا ہی سمجھ لو" اب وہ اُسے کیا بتاتا کہ اپنا کام وہ دوسرے ڈاکٹرز پر ڈالنے کے ساتھ ساتھ تنخواہ بھی کٹوا آیا تھا

"ویسے تم پاکستان سے آکر جواب دے دو گی. یا تمہارا واقعی بڑھاپے میں بچے پالنے کا پلان ہے" وہ مسکرا کر بولتا صوفے سے اٹھنے لگا۔ وہ فالیشہ کو جانتا تھا اب اُس کا بچنا ننا ممکن تھا

"زیان تم رُکو ذرا پورا سیڈ سین خراب کر دیا" وہ صوفے پر پڑا کُشن اٹھاتی زیان کے پیچھے بھاگی

"فالیشہ کیا ہو گیا ہے"

"صبر کرو تم تو"

فالیشہ کے سن سان گھر میں اُن کے قہقہوں نے جان ڈال دی تھی۔

زیان کے پیچھے بھاگتی فالیشہ سانس پھولنے کی وجہ سے بڑا سا منہ بناتی واپس صوفے پر آ بیٹھی

"تم ناراض مت ہو لو آ گیا میں مارو جتنا مارنا ہے۔ تمہارے لیے تو آگ میں بھی کود سکتا ہوں پھر تھپڑ کیا چیز ہے" وہ اپنا گال اُس کے سامنے کرتا بولا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور فالیشہ نے واقعی ہاتھ میں پکڑا کُشن اُس کے منہ پر دے مارا

"ظالم عورت کتنے جراثیم ہوں گے اس میں اگر میرے چہرے پر پمپل نکل آیا تو"

"ہونہہ لڑکیوں سے زیادہ نخرے تو تم کرتے ہو دو نمبر ڈاکٹر"

✶✶✶

رات کے ساڑھے دس بج رہے تھے اور زلفہ کی گاڑی شہر اے پاکستان پر دوڑے جا رہی تھی بغیر رکے ڈرائیونگ کرتے ہوئے اسے ساڑھے چار گھنٹے بیت چکے تھے

دادو کے قریب زلفہ نے گاڑی ایک ڈھابے نما ریسٹورانٹ پر روکی. رات کے اس وقت کی سردی اور جسم کو جمع دینے والی سندھ کی ٹھنڈی ہوائیں وہ چاہتے ہوئے بھی گاڑی سے باہر نہ نکل سکی. اس نے ہاتھ کے اشعارے سے وہاں ڈھابے میں کھڑے لڑکے کو بلایا اور گاڑی کا شیشہ نیچے کیا

"جی بی بی کیا چاہیے آپ کو" کندھے پر رومال رکھے ایک کم عمر لڑکا کھڑکی سے جھانکتا بولا

"آپ کے پاس کیا ہے"

'فرائے دال اور پٹاٹا (سندھی میں آلو کو پٹاٹا بولتے ہیں)"

"ٹھیک ہے دال، دو روٹیاں اور ایک پانی کی بوتل لے آؤ" شدید بھوک کے عالم میں زلفہ کو یہ کھانا بھی غنیمت لگا

لڑکے کے جاتے ہی زلفہ نے گاڑی کی لائٹس کھولیں. لائٹس کے کھلتے ہی پوری گاڑی روشنی سے چمک اٹھی. زلفہ کی آنکھیں سامنے رکھے لفافے تک گئی اس نے لفافہ اٹھایا اور اسے کھولنے لگی

"آخر کیا ہو سکتا ہے یہ" زلفہ لفافہ کھولنے ہی لگی تھی کہ وہ لڑکا کھانا لے کر آ گیا

"اتنی جلدی؟"

"باجی جلدی کھاؤ اور خیریت سے جاؤ رات گہری ہو رہی ہے" لڑکا فکر مندی سے بولا

"مہربانی (شکریہ)" زلفہ نے جواب دیا. ایک یہ انجان لوگ تھے اور دوسرا اس کا شوہر تھا جسے کوئی پرواہ تک نہ تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زلفہ نے کھڑکی سے پیسے دیے کھانا لیا اور ساتھ والی سیٹ پر رکھ دیا. البتہ اس کا موبائل اور لفافہ اب بھی اس کے ہاتھ میں تھا. اس نے لفافہ کھولا اور پڑھنا شروع کیا. لفافہ پڑھتے وقت اس کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا. آنکھوں نے آنسوں بہانہ شروع کر دیے. دل میں درد کی ٹیس سی اٹھی تھی. اس کی آنکھوں کے سامنے سے ایک ایک لمحہ گزرنے لگا تھا. دل کیوں نہ چاہتے ہوئے یادوں کا بوجھ سنبھال کر رکھتا ہے. اس کی اور یاسع کی شادی کا دن وہ یاسع کی باہوں میں تھی. وہ دن جب زلفہ بولتی تھی اور یاسع سنتا تھا. وہ دن جب یاسع اس کا انتظار اور فکر کرتا تھا. ایک پل کے لیے دنیا ہل سی گئی تھی. یاسع کی یادیں جان لیوا تھیں

"یاسع کیوں.. کیوں مجھے تو تم سے محبت ہے نہ یاسع.. کیوں" وہ اب سسکیوں سے رونے لگی تھی.

وہ اس کاغذ کو ہاتھ میں تھامے زور زور سے رو رہی تھی. آشیانہ ٹوٹ رہا تھا مگر کیا وہ آشیانہ تھا بھی

وہ یاسع الیاس کا زلفہ شاہ کے نام طلاق نامہ تھا.

چند لمحوں بعد اس نے شاک کے عالم میں یاسع سے بات کرنے کے لیے موبائل اٹھایا۔(اسے یقین تھا یاسع ایسا نہیں کر سکتا وہ اس کی بیوی ہے)۔وہاں کئی سارے پیغامات تھے اس تمام پیغامات سے ہوتی زلفہ کی نظر ایک غیر شناسا نمبر تک گئی۔اس نمبر پر کلک کرتے ہی چند تصویریں سامنے آئیں

زلفہ بھیگی آنکھوں کے ساتھ ایک ایک کر کے تمام تصویریں دیکھنے لگی۔وہ یاسع اور لئیہہ کی تصویریں تھیں۔ایک تصویر میں وہ دونوں کوٹ کے سامنے کھڑے تھے۔دوسری میں لئیہہ سائن کر رہی تھی زلفہ نے مکمل ماجرا سمجھنے کے لیے ان ہی تصویر میں موجود ایک ویڈیو کھولی جس میں لئیہہ کھڑی بول رہی تھی

"میں نے یہ نکاح اپنے پورے ہوش و حواس میں" زلفہ نے نکاح کا لفظ سنتے ہی ویڈیو بند کر دی۔یہ کیسا فریب کا کھیل تھا جو زندگی کھیل رہی تھی

اس نے اپنا موبائل ایک جانب پھینکا اور چہرے پر ہاتھ رکھے روتی چلی گئی۔دل جل رہا تھا۔زبان نے الفاظ ادا کرنا بند کر دیئے تھے۔کوئی اگر زلفہ سے پوچھتا کے موت تکلیف دہ ہے یا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

محبوب کے ہاتھوں بے وفائی تو وہ بلاشعبہ کہتی کے محبوب کے ہاتھوں بے وفائی. بے وفائی صرف دل نہیں توڑتی کبھی نہ بھرنے والے زخم بھی چھوڑ دیتی ہے. آج دل بری طرح ٹوٹا تھا. کرچیاں پورے جسم میں گونجی تھیں

دماغ سوچوں میں گم تھا. اس کا سابقہ شوہر اس کی اپنی ہی بہن سے نکاح کر چکا تھا. زلفہ کی اپنی ہی بہن نے اس کے شوہر پر ڈاکا مارا. اس کے سامنے ہر گتھی سلجھنے لگی تھی، یاسع کیوں اتنا سکھر رہتا تھا کیوں وہ دونوں باہر آتے جاتے تھے. کتنی آسانی سے وہ دونوں اسے بیوقوف بنا گئے تھے. اس نے اک پل کے لیے سوچا کے واپس لوٹ جائے مگر اگلے ہی لمحے اسے گھر والوں کو کا خیال آیا. کیا وہ سب بھی یہ بات جانتے تھے اگر ہاں تو لئیہہ اور ذوالکفل کا نکاح؟؟

روتے روتے اسے یک دم وہ لمحے یاد آئے جب یاسع نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا. یہ منظر یاد آتے ہی آنکھیں خشک ہونے لگیں اس نے ایک لمبی سانس کے ساتھ آنسوں صاف کیے اور سکھر جانے کے ارادے کو مضبوط کیا بہت سے گلے اور شکوے اندر ہی رہ گئے تھے جن کا

اب یاسع کو حساب دینا تھا. یاسع نے صرف اس کی محبت دیکھی تھی ابھی اصل زلفہ دیکھنی باقی تھی. یاسع سے اسے کسی قسم کی اچھائی کی امید نہیں تھی البتہ اسے اس قدر بے غیرتی کی بھی امید نہیں تھی. یاسع نہ چاہتے ہوئے بھی دل سے اتر رہا تھا(وہ دل سی اتر سکتا تھا؟). یہ جمع دینے والی سردی اس کا دل بھی جما رہی تھی

عورت سب معاف کر دیتی ہے بے وفائی معاف نہیں کرتی...

✶✶✶

رات کے اندھیرے میں سیاہ رنگ کی ایک گاڑی سکھر پولیس اسٹیشن کے سامنے آ کر رُکی۔

"نئے انسپیکٹر کا نام کیا ہے؟ اور ہاں یہ بات ڈیڈ کو کسی صورت معلوم نہیں ہونی چاہیے" گاڑی میں بیٹھی لڑکی کی آواز آئی

"انسپیکٹر ارحان باسط نام ہے اور وہ بی بی اور پنجاب کے کسی شہر کا ہے"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جوان ہے یا ادھیڑ عمر" اروہ کا ایسے معاملات میں عمل دخل کم ہی ہوتا تھا جس کے باعث اُسے پولیس کے معاملات کی کوئی خبر نہ تھی

"جوان ہے" خادم نے فوراً جواب دیا

"چلو اچھا ہے پھر تو اُس سے تھوڑی ایمانداری کی اُمید رکھی جا سکتی ہے"

"تھانے والے کیا کہتے ہیں اُس کے بارے میں" اروہ نے مزید سوال کیے

"اروہ بی بی یہ آتے ہی چھا گیا ہے۔ نہایت ہی ایماندار ہے"

"چلو وہ تو معلوم ہو جائے گا" اروہ اطمینان سے بولی

وہ شال اوڑھے گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلی اور تھانے کی چوکھٹ عبور کرتی اندر چلی گئی۔ اروہ کو دیکھتے ہی تھانے میں موجود ہر شخص چوکنہ ہو گیا

وہ اپنے گارڈ سمیت انسپیکٹر کے کمرے میں داخل ہوئی۔ اروہ کو اندر آتا دیکھ ارحان باسط فوراً اٹھ کھڑا ہوا

"اروہ حیدری آج آپ کے مبارک قدم یہاں" اُن دونوں میں قد کا معمولی سا فرق تھا۔ اتنا کے اروہ کھڑی اس کی آنکھوں میں با آسانی دیکھ سکتی تھی۔

"شکل سے تو ایماندار لگتا ہے" کسرتی جسم زیتونی رنگت اور بھوری آنکھوں والے ارحان باسط کو دیکھ کر اروہ نے سوچا

"تو آپ کو میرا نام معلوم ہے" اروہ کرسی کھینچ کر بیٹھی

"آپ کو کون نہیں جانتا۔ آخر آپ پارٹی کی قابل تعریف میمبر ہیں" ارحان کا چہرہ مسکراہٹ سے عاری تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے معلوم نہیں تھا میری پہنچ پنجاب تک ہے" اروہ متوازن لہجے میں بولی

"ویسے آپ کو کیا کہا جائے mini بے نظیر یا سندھ کی مریم نواز"

اُس کی بات پر اروہ ہلکا سا مسکرائی اور اگلے ہی لمحے اُس کی مسکراتے لب مسکراہٹ سے عاری ہو گئے

"میرا نام اروہ حیدری ہے تو میں چاہوں گی کے مجھے اروہ حیدری ہی کہا جائے"

"آپ بتائیں انسپیکٹر ارحان باسط کیسا لگا ہمارا سندھ؟"

"اچھا ہے مگر پنجاب کی بات الگ ہے"

"بہر حال ہم مدعے کی جانب آتے ہیں۔اگر میں آپ سے ایک فیور مانگو تو" ساتھ ہی اس نے کمرے میں ارحان کے علاوہ موجود ہر شخص کو جانے کا اشعارہ کیا

ارحان کے خاموش رہنے پر اروہ دوبارہ بولی

"ایک مظلوم لڑکی کو اُس کا حق دلانے کے لیے harassment سے بچانے کے لیے آپ کیا کچھ کر سکتے ہیں"

"جو ہماری بس میں ہو گا ہم کریں گے"

"اور اگر میں کہوں کے مجرم تھوڑے اونچے گھرانے کا ہے تب بھی آپ میرا کام کریں گے یا پیسے کھا کر چُپ ہو جائیں گے" اروہ اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی

"آپ کیس درج کروائیں" وہ ہاتھ میں پین اور کاپی پر نظریں جمائے بولا

"میں یہاں کیس درج کروانے نہیں آئی۔ اپنا کام کروانے آئی ہوں"

ارحان چند لمحے سوچتا رہا اور پھر بولا

"اگر آپ کے اس کام سے کسی مظلوم کا بھلا ہوتا ہے تو ہم حاضر ہیں"

"ٹھیک ہے تو پھر عبیر ڈاہری کا پورا بیک گراؤنڈ چیک کریں" عبیر ڈاہری سے اُس کے پرانے حساب نکلتے تھے

"عبیر ڈاہری آپ کے ہونے والے شوہر؟" ارحان کی بات سن کر اروہ نے کراہ کر آنکھیں میچ لیں یعنی شادی کی خبر پورے شہر میں آگ کی طرح پھیل چکی تھی

"ویسے عبیر ڈاہری کا بیک گراؤنڈ فرشتے کی طرح صاف ہے" ارحان نے اُس کے بدلتے تاثرات دیکھ کر کام کی بات کی

"میں یہ بات نہیں مانتی ارحان باسط اور دوسری بات میں یہاں ایک سماجی کارکن کی حیثیت سے آئی ہوں نہ کے عبیر ڈاہری کی ہونے والی بیوی کی حیثیت سے اور اُمید کرتی ہوں آئندہ آپ میرے اور عبیر کے رشتے کا ذکر نہیں کریں گے"

"جیسا آپ کہیں" وہ سنبھلتا ہوا بولا نا جانے اس لڑکی کو کب کون سی بات بری لگ جائے

"آپ عبیر ڈاہری پر نظر رکھنا شروع کروائیں اور یہ میرا نمبر ہے باقی کی تفصیلات آپ کو اس نمبر پر فراہم کر دی جائیں گی۔ فکر مت کیجئے گا آپ کا وقت ضائع نہیں ہو گا" اروہ عام سے لہجے میں بولتی اٹھنے لگی

عبیر ڈاہری اپنی قبر خود کھود چکا تھا

✷✷✷

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صبح کا وقت تھا پہاڑوں کے ساتھ ساتھ دریا کے دو کناروں پر آباد سیئول شہر پر برف چھائی تھی۔ سورج کی کرنیں رات کی برف کو سنہرہ کر رہی تھیں پرندے غذا کی تلاش میں اپنے آشیانوں سے نکل چکے تھے۔ نام سان ٹاور روشنی سے جگمگا رہا تھا۔

وہ گہری نیند میں تھی جب نیم اندھیرے میں ایک آواز نے اُس کی سماعت کو توڑا۔ اُس کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحے اُسے حواس بحال کرنے میں لگے۔ اُس نے ارد گرد دیکھا۔ اُس کا پاس رکھا موبائل بجے جا رہا تھا۔ وہ زرا اوپر کو اٹھی اور موبائل اٹھایا۔ موبائل ہاتھ میں اٹھاتے ہی اُس نے وقت دیکھا صبح کے پانچ بج رہے تھے

"کیا ہوا ہے زیان اُس وقت کال کی تم نے" وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی

"فالیشہ اپنی ٹکٹ کی ساری ڈیٹیلز بھیج دو"

"بھیج رہی ہوں" فالیشہ نے بغیر کسی بحث کے اُسے ساری معلومات بھیج دی وہ فلحل کسی قسم کی لڑائی کے موڈ میں نہیں تھی

چند لمحے اُس کی انگلیاں موبائل پر چلتی رہیں اور پھر اس نے وائس کے لیے بٹن دبایا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"زیان میں اب سو رہی ہوں۔ دوبارہ فون مت کرنا" اُس نے کہہ کر موبائل رکھا اور کہنی چہرے پر رکھ کر دوبارہ سونے لیٹ گئی

✶✶✶

پاکستان میں اس وقت رات کے دو بج رہے تھے۔ رات قطرہ قطرہ پگھل رہی تھی۔ شاہ احمد کے گھر افراتفری پھیلی تھی۔ ہر انسان کل ہونے والے نکاح کی تیاریوں میں مصروف تھا ۔ وارث احمد اور مومنہ بھی شاہ احمد ہی کے گھر میں موجود تھے۔ نکاح کی تقریب شاہ احمد کے گھر کی چھت پر منعقد کی گئی تھی

"یاسع زلفہ نہیں پہنچی اب تک" نرمل نے یاسع سے سوال کیا

"میں نے کال کی تھی شاید سگنلز کا مسئلہ ہے" وہ نہایت صفائی سے جھوٹ بول گیا

کمرے میں موجود اور لوگوں کو دیکھیں تو لئیہہ بیٹھی نور سے اپنے ہاتھوں پر مہندی لگوا رہی تھی اور ذوالکفل بس اُسے دیکھ رہا تھا۔ گھر والوں کے لاکھ منع کرنے کی باوجود بھی وہ اُس

ہی کمرے میں موجود تھا۔جہاں لئیہہ بیٹھی تھی۔کون دنیا کون چار لوگ اسے پرواہ نہ تھی ۔پورے کمرے میں زارا اور شہریار کے بچے اچھل کود کر رہے تھے

"ذوالکفل بس بھی کرو۔کل نکاح ہے جی بھر کر دیکھ لینا"نرمل اُسے کہنی مارتی بولی۔مگر ڈھیٹ ذوالکفل اب بھی ایسے ہی بیٹھا تھا۔دنیا سے انجان بس اگر آنکھوں میں کسی کا عکس تھا تو لئیہہ کا۔

"شہوار اِدھر آؤ۔یہ کھلونا پکڑو اور چاچو کے سر پر دے مارو"نرمل شہریار کی بیٹی کو کھلونا تھما کر بولی

"نوبِے بی شہوار میں دولہا ہوں نہ"ذوالکفل اُسے منع کرنے لگا

""No phoho he is dulha""معصوم شہوار ذوالکفل کی باتیں دہرا گئی

تب ہی گھر کے باہر سفید رنگ کی ایک گاڑی آ کر رُکی۔جسے باہر بالکونی میں کھڑی شہریار کی بیوی گلمینہ دیکھ چکی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لگتا ہے زلفہ آ گئی" گلمینہ سردی کی باعث بالکونی کا دروازہ بند کرتی کمرے میں آ بیٹھی

گلمینہ کے کہتے ہی لئیہہ نے یاسع کی جانب دیکھا۔ جیسے کہہ رہی ہوں آخر زلفہ کیسے آ گئی ۔یاسع اور لئیہہ کا خیال تھا زلفہ طلاق کے کاغذات دیکھنے کے بعد اپنے حواس کھو بیٹھے گی اور نہیں آئے گی کیوں کے وہ یاسع کے عشق میں گرفتار ہے۔یا شاید انہیں اُمید تھی کہ زلفہ خودکشی کر لے۔

مگر جتنا کمزور اور کم عقل وہ زلفہ کو سمجھے تھے۔زلفہ تھی نہیں۔ آخر دادو کب سے سکھر اور کراچی کی نیشنل ہائی وے میں آ گیا۔وہ نیشنل ہائی وے سے نہیں اندرون سندھ کے مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے لاڑکانہ سے آئی تھی

"غور سے دیکھیں زلفہ ہی ہے کیا گاڑی کس رنگ کی ہے"

"سفید رنگ کی ہے"

"نہیں زلفہ نہیں ہو گی پھر۔ کیوں کے اس کی گاڑی سیاہ رنگ کی ہے" یاسع خود کو کمپوز کرتا بولا البتہ سردی میں بھی اُس کا جسم پسینہ پسین ہو رہا تھا

(زلفہ اُس لفافہ کو ہلکا سا دیکھ کر ہی سمجھ گئی تھی کہ وہ کیا ہو سکتا ہے اُسے گورنمنٹ کی جانب سے کوئی یوں ہی کوئی کاغذ کیوں بھیجے گا۔ زلفہ گھر سے اپنی گاڑی میں ہی نکلی تھی مگر اپنی گاڑی میں کسی خرابی کے باعث اُس نے اپنی سیاہ گاڑی کراچی کے ایک شوروم سے سفید گاڑی میں متبادل کر لی تھی۔ مگر اُسے اندازہ بھی تھا کہ یاسع کس حد تک گر سکتا ہے۔

اصل فریب کا کھیل تو اُن کی ساتھ زلفہ کھیل گئی تھی)

یاسع کے جواب پر لئیہہ اور یاسع دونوں پر سکون ہو گئے اُنہیں یقین تھا اب سکھر زلفہ نہیں آئے گی

گھر کے تمام بڑے بھی اب اُس کمرے میں ہی آ بیٹھے تھے۔ سردی میں سکھر کا درجہ حرارت گر کر دس ڈگری تک پہنچ جاتا تھا اور بوڑھوں کو سردی زیادہ لگتی تھی۔ اس لیے وہ بھی بچوں کے کمرے میں ہی آ بیٹھے۔ کیوں کی اُن کا کہنا تھا کہ جس کمرے میں لوگ زیادہ ہوں گے اس کمرے میں گرمائش بھی زیادہ ہو گی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زلفہ گاڑی سے نکلتی گھر کے باہر آ کھڑی ہوئی۔naa جانے آج کتنے دونوں بعد وہ گھر واپس آئی تھی۔اُس کا کہنا تھا گھر اپنوں سے ہوتا ہے اور وہاں اُس کا کوئی بھی اپنا نہ تھا

زلفہ دروازہ کھٹکھانے ہی والی تھی کہ دوسری جانب سے کسی نے دروازہ کھولا

"نرمل آپی آپ"زلفہ کو ایک دم حیرت ہوئی اُس نے ابھی دروازہ بجایا بھی نہیں تھا اور نرمل پہلے ہی دروازہ کھولنے موجود تھی

"میں نے تُمہیں اوپر سے دیکھ لیا تھا اس لیے آ گئی"

"اچھا"زلفہ ہاتھ میں بیگ تھامے اندر داخل ہوئی۔اس گھر میں اُس کی اور دادی کی یادیں تھیں۔لئیہہ کی شادی کی بعد شاہ احمد اور نعیمہ بھی ہجرت کرنے والے تھے۔اس حساب سے شاید وہ اس گھر میں آخری دفعہ آئی تھی۔ ہمیں لگتا ہے انسان گھر بدلتے ہیں مگر در حقیقت تو گھر انسانوں کو بدل لیتے ہیں نہ کیوں کے گھر تو اپنی جگہ ہی رہتا ہے گزر تو انسان جاتا ہے

۔

زلفہ پہلے تو لئیہہ کے کمرے میں آئی اور منہ ہاتھ دھویا۔ جبکہ نرمل واپس اُس ہی کمرے میں جا بیٹھی۔ اُس نے نرمل سے نہیں پوچھا تھا کہ سب کہاں ہیں کیوں کے گھر والوں کا گرم کمرے کا فار مولا وہ بھی جانتی تھی

"لئیہہ ذوالکفل کا نام کہاں لکھوں" نور نے اُس سے پوچھا

"نام کی کیا ضرورت ہے" وہ کہتی ہوئی رُکی اور دروازے کے کھلتے لاک کی جانب متوجہ ہوئی

زلفہ دروازہ کھولتی اندر داخل ہو رہی تھی۔ زلفہ کو دیکھتے ہی یاسع اور لئیہہ کا سانس رک گیا

"Hello everyone" وہ جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے ایک ادا سے کہتی اندر داخل ہوئی

" کیسی ہو زلفہ بہت دیر کر دی تم نے" نرمل اس طرح بولی کے جیسے وہ دروازہ کھولنے گئی ہی نہ ہو

"میں ٹھیک ہوں" وہ کہتی ہوئی لئیہہ تک آئی اور اس کے کان میں سرگوشی کی

"مبارک ہو لئیہہ" زلفہ کے سرد لہجے میں کہنے پر لئیہہ کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی

وہ اب یاسع کے برابر میں آ بیٹھی تھی نرمی سے یاسع کی پیشانی پر آتا پسینہ اپنے دوپٹہ سے صاف کیا اور پھر بولی "یاسع کچھ ہوا ہے کیا تمہیں پسینے کیوں آنے لگے ہیں"

ساتھ ہی ایک دم آٹھ کھڑی ہوئی "آپ سب کیا بوریت میں بیٹھے ہیں. میں آپ سب کو ایک فلم دکھاتی ہوں" ساتھ ہی کمرے میں لگی اسکرین سے اپنے موبائل کا bluetooth کنیکٹ کرنے لگی

"تم نے کب سے فلمیں دیکھنا شروع کر دیں" ذوالکفل عام سے لہجے میں بولا

"جب سے زندگی نے دکھانا شروع کر دیں"

چند ہی لمحوں بعد وہ اسکرین کو اپنے موبائل سے "screen cast" کر چکی تھی

screen casting. میں آپ اسکرین کو موبائل سے کنیکٹ کر کے موبائل میں جو کچھ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چلاتے ہیں وہ سامنے والی اسکرین پر بھی چلتا ہے. یہ آپشن یو ایس بی نہ ہونے کی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے

وہ یاسع سے کچھ فاصلے پر آ بیٹھی اور تصاویرات چلانا شروع کیں. یہ یاسع اور لئیہہ کی کورٹ کے باہر کی تصاویرات تھیں.

دوسری تصویر میں وہ دونوں جھک کر سائن کر رہے تھے.

"زلفہ یہ سب کیا ہے" لئیہہ چیخ کر بولی

"خاموش" زلفہ کی آواز لئیہہ سے مزید بلند تھی

"یہ کیا ہے زلفہ" اس بار شہریار بولا

"آپ لوگ چند منٹوں کے لیے خاموش نہیں رہ سکتے" وہ متوازن لہجے میں بولی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب سامنے ایک ویڈیو چل رہی تھی. جس میں لئیہہ کٹھڑے میں کھڑی بول رہی تھی "میں نے یہ نکاح اپنے پورے ہوش و حواس میں" کمرے میں چند لمحے سناٹا چھا گیا. یہ ویڈیو دیکھنے والے ہر انسان کا سر چکرانے لگا

"یہ سب کیا ہے زلفہ "شاہ احمد اور وارث احمد جلال کے عالم میں اٹھ کھڑے ہوئے

ان کے اٹھتے ہی زلفہ بھی اٹھی. کمرے کا سناٹا اب آوازوں میں تبدیل ہو چکا تھا. بچے سہم گئے تھے

"یہ سب سچ ہے یاسع نے مجھے طلاق دے کر لئیہہ سے شادی کر لی ہے"

زلفہ کے کہتے ہی یاسع اس کی جانب آیا "تمہیں کیا لگتا ہے تم یہ جھوٹی تصاویرات سے ہمیں بے وقوف بنا سکتی ہو "اس نے زلفہ کو مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا. اس کا وہ ہاتھ فضا میں ہی بلند رہ گیا. ذوالکفل نے آگے بڑھ کا اس کا ہاتھ پکڑا تھا

"یاسع میں نے تمہاری یہ تربیت کی ہے "مومنہ روتے روتے بولیں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یاسع تمھیں شرم نہیں آتی عورت پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے. تھوڑی تو غیرت لو. عورت پر ہاتھ اٹھانے والا مرد نہیں ہوتا"ذوالکفل لال آنکھوں سے اسے دیکھتا بولا.

زلفہ ذوالکفل کو ہٹاتی آگے آئی اور ایک زوردار تھپڑ یاسع کے رخسار پر چھاپ دیا. وہ دور گیا جہاں عورتیں پٹتی تھیں اب اگر مرد ہاتھ اٹھائے گا تو منہ کی کھائے گا.

"میں تو کہتا ہوں آپ سب ان دونوں کو ایک ایک اور لگائیں"شہریار کھا جانے والے لہجے میں بولا.

گلمینہ کانوں کو ہاتھ لگا کر استغفار پڑھتی بچوں کو لے کر کمرے سے نکل گئی

اس نے جیکٹ سے ایک لفافہ نکالا اور فضا میں اچھال دیا"یہ دیکھیں یہ رہا طلاق نامہ. اس گھٹیا انسان نے مجھے طلاق دے کر لئیہہ سے شادی کی ہے. کیا کمی چھوڑی تھی میں نے تمہاری خدمات میں. جو تم نے یہ سب کیا. سب کچھ برداشت کیا میں نے یہاں تک کے تمہاری ماریں بھی کھائیں پر افسوس دیکھو یاسع تم وفادار نہ بن سکے"زلفہ کہہ کر ایک کونے میں آ بیٹھی اب گھر والے جانیں اور لئیہہ اور یاسع

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یاسع یہ کیا کیا میری عزت کو مٹی میں ملا دیا. تم نے مجھے کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا" وہ روتے روتے سر پیٹنے لگیں

"امی.. امی" زارا نے آگے بڑھ کر مومنہ کو تھاما. اس کی آنکھیں اب بھی یاسع کو گھور رہی تھیں. یاسع نے سب کا مان توڑا تھا

"یہ کیا پاگل پن ہے زلفہ؟ کل میرا اور لئیہہ کا نکاح ہے..." . اس کی باتوں میں یاسع نے مداخلت کرنے کی کوشش کی تو ذوالکفل نے جواباً اسے موٹی موٹی گالیاں نکالیں.

وہ اب بے بسی سے زور زور سے رونے لگا تھا. محبوب کو رقیب کے ساتھ دیکھنا کانٹوں پر چلنے سے بھی زیادہ دردناک تھا

اپنے لیے گالیاں اور کتے کا الفاظ سنتے ہی یاسع واقعی جانور پن پر اتر آیا تھا "ہاں کی ہے ہم نے شادی کیا کر لو گے تم لوگ. ہاں دیا میں نے زلفہ کو دھوکا. میں اور لئیہہ بچپن سے ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے. زلفہ اور ذوالکفل کو زبردستی ہمارے سر پر تھوپا گیا تھا" وہ غصے اور جلال کی عالم میں خود ہی سچ اگلنے لگا

وہ سب کو چھوڑ کر زلفہ کی جانب مڑا "کیوں نہ کرتا میں شادی تم ان دو سالوں میں اولاد تو دے نہیں سکیں مجھے. وہ بوڑھی عورت جاتے جاتے ایک بانجھ عورت کو میرے سر سونپ گئی تھی" اس نے زلفہ کو بانجھ کہا

کمرے میں موجود ہر شخص نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگائے

اس سب کے درمیان ذوالکفل اپنی جگہ سے اٹھا اور لئیہہ تک گیا. لئیہہ کے قریب پہنچ کر اس نے نرمی سے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا. لئیہہ بس جامد سی بیٹھی رہی

"لئیہہ ہم تو ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے نہ. لئیہہ پلیز تم یاسع سے طلاق لے لو میں سب سنبھال لوں گا کوئی تمھیں کچھ نہیں کہے گا. ہم نکاح کر لیتے ہیں. پلیز مجھے مت چھوڑو لئیہہ. پلیز میں تمہارے بغیر کیسے رہوں گا. بس ایک بار کہہ دو تم مجھ سے محبت کرتی ہو" وہ سسکیوں کے درمیان بولا. ہاتھوں میں اب بھی نرمی سے لئیہہ کے ہاتھ تھام رکھے تھے

"پلیز لئیہہ... پلیز" ذوالکفل اب التجا کرنے لگا تھا. اصل فریب کا کھیل تو اس معصوم کے ساتھ ہوا تھا

"ذوالکفل پیچھے ہٹو اس بد کردار لڑکی سے" کشور نے اسے لئیہہ سے دور ہٹایا

آخر کار کمرے میں موجود ہر شخص کو سچ معلوم ہو چکا تھا. شاہ احمد آنکھوں میں آنسوں لیے آگے آئے اور ایک زوردار تھپڑ لئیہہ کو دے مارا وہ دور جا گری. روتی ہوئی نعیمہ اور ذوالکفل اسے بچانے آگے آئے

"نعیمہ تم تو آگے سے ہٹ جاؤ ورنہ یہاں ایک طلاق اور ہو گی"

"ماموں بس کریں ہم نے نکاح کیا ہے کوئی غلط کام نہیں کیا" یاسع لئیہہ کو بچانے آیا

"تم.. تمھیں تو میں اپنا بیٹا مانتا تھا. تم دونوں نے ہماری عزت مٹی میں ملا دی"

"لئیہہ تم جتنی بے غیرت لڑکی میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھی.. نہ سور ہو تم" کشور وارث کھا جانے والے لہجے میں بولی. اولاد کا درد کس سے دیکھا جاتا ہے

مومنہ الیاس،وارث احمد،شاہ احمد اور ان کی اہلیان سمیت ہر انسان یا سع اور لئیہہ پر ٹوٹ پڑا تھا. کسی کو اپنی عزت کی فکر تھی تو کسی کو اپنی اولاد کی. زلفہ کی فکر تو اب بھی کسی کو نہیں تھی

کمرے میں ہر سمت فریب کی بو پھیل گئی تھی. وہاں موجود ہر انسان شاک اور غصے کے عالم میں تھا. مگر وہاں کھڑی ایک زن اب بھی پر سکون تھی.

نرمل وارث وہاں ہونے والا ماجرا پر سکون کھڑی دیکھ رہی تھی. کیوں کے وہ تصاویرات اس ہی کے کیمرے سے لی گئیں تھیں. نرمل اور ذوالکفال بہت قریبی بہن بھائی تھے وہ ذوالکفل کو کسی قسم کے دکھ میں نہیں دیکھ سکتی تھی. لئیہہ اور ذوالکفل کی منگنی کے بعد بھی لئیہہ ذوالکفل سے ہمیشہ کھچی کھچی رہتی. نرمل کو دال میں کچھ کالا لگا تو اس نے خام خیالی کے تحت لئیہہ اور یا سع پر نظر رکھنا شروع کر دی. جس کے نتیجے میں وہ کورٹ تک جا پہنچی تھی

"شہریار جاؤ میری پستول لے کر آؤ آج یہاں سے ان دونوں کا جنازہ اٹھے گا شاہ احمد ان پر پھٹکار برسانے کے بعد آخر کار ایک نتیجے پر پہنچے.

زلفہ یہ سب سنتے ہی اٹھ کھڑی ہوئی وہ اپنے باپ کو قاتل بنتا نہیں دیکھ سکتی تھی

"بابا رک جائیں ہر چیز کا حل موت نہیں ہوتی. ان کو مار دینے سے آپ کی عزت واپس نہیں آجائے گی. جو ہونا تھا ہو چکا. آخر کب تک لوگ غیرت کے نام پر قتل ہوتے رہیں گے" یہ لفظ نہیں تھے ہر اس انسان پر تماچہ تھا. جنہوں نے اس کا حق کھایا.

انسان کو جوش میں بھی انسانیت نہیں بھولنی چاہیے. کیوں کے انسانیت کے بغیر انسان صرف ایک بھوکنے والا جانور ہوتا ہے

"اگر غلطی ان دونوں کی ہے تو کہیں نا کہیں آپ سب بھی اس میں برابر کے شریک ہیں. بچوں سے بغیر پوچھے ان کی شادیاں طے کرنا. ان پر اپنے اصول مصلت کرنا انہیں بغاوت پر مجبور کر دیتا ہے" وہ عفریت سے انسانیت کے سفر پر واپس آرہی تھی

"آپ سب کو غیرت کے نام پر بندوق ہی کیوں یاد آتی ہے. غیرت کا اتنا ہی شوق ہے تو اولاد کو اس کی مرضی سے جینے دیں. بچے پیدا ہوئے نہیں اور ان کا رشتہ طع ہو گیا. یہ کہاں کا اصول ہے" آخری جملہ وہ وارث احمد کے لیے بولی تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"زلفہ بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے ماموں میں نے خود سنا تھا دادی کسی مخصوص انسان کا نام نہیں لے کر گئیں تھی. زلفہ اور یاسع کی شادی کا فیصلہ آپ لوگوں نے کیا تھا. آپ سب چاہتے تو اپنی دی ہوئی زبانوں کو ایک سمت رکھ کر. بچوں کی پسند پوچھ سکتے تھے" نور نے بھی بھائی کی حمایت کی اور آنکھوں ہی آنکھوں میں یاسع کو دیکھا جیسے کہہ رہی ہوں تم میرے بھائی ہو میں ہر حالت میں تمہارا ساتھ دوں گی

"ان دونوں سے نفرت ایک طرف بابا مگر موت ہر چیز کا حل" کیا ظرف تھا وہ اب بھی باپ کو سمجھا رہی تھی

زلفہ سب کو پیچھے چھوڑ کر لئیہہ تک آئی

"لئیہہ ایک بات یاد رکھنا جو تمہارے لئے کسی کو چھوڑ سکتا ہے وہ کسی اور کے لئے تمھیں بھی چھوڑ سکتا ہے"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شاہ زلفہ صحیح کہہ رہی ہے "نعیمہ اور مومنہ نے پہلی بار زلفہ کی ہاں میں ہاں ملائی. وہ بیٹی جس کو وہ زندگی بھر نیچا دکھاتی آئیں تھیں. آج اس ہی بیٹی نے ان کی دوسری بیٹی کو بچا لیا تھا

✶✶✶

سیگریٹ ہونٹوں سے جدا کر کے اس نے ایک گہری سانس چھوڑی تو اطراف میں دھواں پھیل گیا. کمرے میں خاموشی تھی موت جیسی خاموشی. سرد رات میں شال میں لپٹا وہ اپنے صوفے پر براجمان تھا

"سائیں اندر آجاؤں "دروازے کے پیچھے سے آواز آئی

"آجاؤ"

نوکر اندر داخل ہوا ساتھ ہی ایک لڑکی بھی اندر آئی. اگر تم غور سے دیکھو تو معلوم ہو گا کہ وہ محض لڑکی نہیں طوائف بھی تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ عورت اس کے قدموں میں آ بیٹھی

"اندر چلیں؟"لڑکی نے سوال کیا.

"نہیں"ساتھ ہی ہاتھ کے اشعارے سے اسے اٹھنے کو کہا

"کیوں"

"تم میں وہ بات نہیں رہی"بلا جھجھک جواب آیا

"آئندہ سے تم یہاں نہیں آؤ گی. اب یہاں میری بیوی رہے گی"عبیر اسے دیکھتا بولا

طوائف اب بھی کھڑی اسے دیکھ ہی رہی تھی

"دیکھتے ہیں وہ کتنے دن رہتی ہے. جہاں تک میں آپ کو جانتی ہوں ایک سے پیٹ بھرنے والا نہیں آپکا"لڑکی نے ایک طنزیہ نظر اس پر ڈالی

"زیادہ بک بک مت کرو. فاروق اسے آج رات جانے والے ٹرک میں ڈال دو. اور ہاں گھاٹے کا سودا نہیں کرنا."اس کے کہتے ہی ملازم لڑکی کو کھینچ کر باہر لے جانے لگا

"خدا تمھیں غارت کرے گا. عبیر..."

"اپنے الفاظ ضائع نہ کرو آج تک کسی کی بد دعا نہیں لگی تمہاری بھی نہیں لگے گی"وہ عبیر ڈاہری ہی کیا جسے بعد دعا لگ جائے

"اعظم"دوسرے نوکر کو آواز دی

"جی صاحب"

"ڈیلر کو کال ملاؤ"نوکر نے فوراً کال ملا کر اسے موبائل تھمادیا

"یس اے ڈی"

"آج رات کی گاڑی میں ایک لڑکی خاص ہے۔اس کا پچاس لاکھ سے ایک روپیہ بھی کم نہیں لوں گا"

"اتنی خاص ہے تو بھیج کیوں رہے ہو"

"تمہارا ہی بھلا کر رہا ہوں"

Clubb of Quality Content

"اے ڈی تُمہیں کوئی نہیں سمجھ سکتا"اس کی بات پر عبیر کا قہقہ بلند ہوا

"سنا ہے بیوی لا رہے ہو"

"ٹھیک سنا ہے"

"واقعی محبت ہے یا کچھ وقت میں اسے بھی میرے پاس بھیج دو گے"یہ سن کر عبیر میں غصے کی لہر دوڑ گئی.اس نے غصے سے ہاتھ میں پکڑی سیگریٹ دور پھینکی

"اس بات پر میں تمہاری جان بھی لے سکتا ہوں"

"اس میں غصے ہونے کی کیا بات ہے"ڈیلر عام سے لہجے میں بولا

"آئندہ میری بیوی کی بارے میں بات مت کرنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"اس نے کھٹک سے فون بند کر دیا

"ایک دن وہ لڑکی بھی میرے پاس ہو گی۔مجھے یقین ہے اے ڈی my beloved"

✷✷✷

سکھر آئی بی اے یونیورسٹی کے لان میں آج دھند کا ڈیرہ تھا. بادلوں کے باعث آج سردی عمومن دنوں سے زیادہ تھی. وہ بینچ پر بیٹھی کبھی اپنے ہاتھ مسلتی تو کبھی اپنی کلائی پر بنی گھڑی کو دیکھتی. وہ وہاں بیٹھی کسی کا انتظار کر رہی تھی

سامنے سے موٹے ٹریک سوٹ میں ملبوس ہاتھ میں فائل تھامے ایک شخص آتا دیکھائی دیا.

اروہ نے اسے آتا دیکھ ہاتھ ہلایا. ارحان باسط اس سے ذرا فاصلے پر آ بیٹھا

"تمام تفصیلات تو آپ کو مل چکی ہوں گی"

"جی بلکل"

"اور یہ بھی کہ ہم عبیر ڈاہری کو جیل نہیں بھیج سکتے تو ہمیں کچھ اور کرنا ہو گا"

"جانتا ہوں"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ کے پاس کیا پلان ہے"ارحان اس کی بات سن کر بولا

"ہم عبیر ڈاہری سے بدلہ ضرور لیں گے مگر قانون سے نہیں بدنامی سے. اسے کچھ بھی کر کے الیکشن جیتنے سے روکنا ہو گا"وہ اپنے ازلی پر سکون لہجے میں بولی

"اگر عبیر ڈاہری الیکشن نہیں جیتتا تو اس میں آپ کی پارٹی کا نقصان ہے"وہ ترنت بولا

"میں نے یہ کب کہا کے ہماری پارٹی نہیں جیتے گی. میں نے کہا ہے عبیر ڈاہری نہیں جیتے گا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور یہ سب کیسے ہو گا"ارحان کو سمجھ نہ آیا

"عبیر ڈاہری کی موت سے"اروہ پر سکون تھی

"میں کیسے مان لوں کے اس میں آپ کا ذاتی مفاد نہیں کیوں کے عبیر ڈاہری کے بعد الیکشن آپ لڑیں گی"ارحان شکی انداز میں بولا

"آپ کے پاس ہوشیار دماغ ہے دیکھ کر خوشی ہوئی مگر میری ایک بات یاد رکھیے گا. اس میں میرا کوئی ذاتی مفاد نہیں ہے اور اروہ حیدری جھوٹ نہیں بولتی ہے"

"مجھے سیاست دانوں پر یقین نہیں. میں جب تک اس معملے کی خود تحقیق نہیں کروالیتا ہم عبیر ڈاہری کی موت کا فیصلہ نہیں کر سکتے"

اروہ نے کچھ کہنے کے بجائے جواباً ابرو اٹھائی

"سیاست دن مکار ہوتے ہیں" ارحان بات بناتا بولا

"اور پولیس والے رشوت خور" اروہ فوراً بولی

"عبیر ڈاہری کی موت سے ہم قاتل بن سکتے ہیں" ارحان نے اپنی تعریف سننے کے بعد اسے یاد دلایا

"ہم نہیں بنیں گے کوئی اور بنے گا"

"کون" ارحان کو یہ لڑکی سمجھ نہ آئی

"میں آپ کو جلدی بتادوں گی. فلحال آپ عبیر کے تمام فارم ہاؤس کی ڈیٹیلز لائے ہیں نہ""

اروہ کے کہنے پر ارحان نے ہاتھ میں پکڑی فائل اسے تھمائی اور پھر بولا

"عبیر ڈاہری کے تین فارم ہاؤس ہیں اور تینوں سکھر، روہڑی میں واقع ہیں. عبیر کا آنا جانا ان فارم ہاؤس میں کم ہی ہوتا ہے. البتہ ایک فارم ہاؤس ہے جہاں وہ اکثر آتا جاتا رہتا ہے"

"کون سا"

"زبیر ڈاہری کا فارم ہاؤس جو روہڑی اور خیر پور کے درمیان ہے" اروہ خاموش رہی اور پھر کسی خیال کے تحت بولی

"عبیر ڈاہری کے ایک ایک لمحے پر نظر رکھی جائے. کچھ تو ہو گا اس فارم ہاؤس میں. اس کے ساتھ ساتھ زبیر ڈاہری کے بھی تمام فارم ہاؤس پر نظر رکھیں"

"اور کچھ نہ ہوا تو" ارحان نے یونہی کہا

"ہم خود بنالیں گے"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یعنی ہم فریب کا کھیل کھیلیں گے" ارحان نے ابرو اٹھائی

"ایک بات میں اور آپ اچھے سے جانتے ہیں کہ عبیر ڈاہری سیدھا تو ہے نہیں اور اس کا ٹیڑھا پن ڈھونڈھ کر نکالنا پہاڑ کھودنے سے بھی زیادہ مشکل ہے. تو کیوں نہ ہم وہ ٹیڑھا پن خود ہی ڈھونڈ کر نکال لیں" اروہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھی

ارحان جواباً خاموش رہا

"اچھا اب میں چلتی ہوں دیر ہو رہی ہے کلاس کے لیے. آپ زبیر ڈاہری کے فارم ہاؤس پر کڑی نظر رکھیں. آپ کے یقین کے لیے کچھ تو ضرور ملے گا"

اروہ اپنا سامان اٹھاتی چلی گئی. ارحان اپنی جگہ بیٹھا رہ گیا

"ہونہہ عجیب قسم کی عورت ہے" ارحان منمنایا اس عورت پر بھروسہ کرنا مشکل تھا. آخر تھی تو یہ بھی سیاست دان ہی نہ اور سیاست دان سیاست کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہے.

✶✶✶

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اپنے آفس میں ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھی اس نے کسی خیال کے تحت موبائل اٹھا کر کان سے لگایا. دوسری طرف رنگ جا رہی تھی

"زیان اب بتاؤ کیا ہے، کیوں مانگی تھی ڈیٹیلز"

"وہ چھوڑو تم نے ہمارے ٹرپ کی پیکنگ کر لی"اس نے فالیشہ کا جواب دینے کے بجائے اپنا سوال کیا

"ہمارے؟یا صرف میرے"فالیشہ نے نا سمجھی سے پوچھا

"ہمارے کیوں کے میں بھی تمہارے ساتھ جا رہا ہوں"

"زیان تم پاگل ہو کیا"اکتاہٹ سے کہا

"ہاں تمہارے پیار میں" کہتے ہوئے اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے

"میں اکیلی جا سکتی ہوں تمھیں تکلّف کی کوئی ضرورت نہیں"

"میں تمہارے ساتھ جاؤں گا. میں نے ہماری ساتھ ٹکٹس بک کروالی ہیں"

"میں بچی نہیں ہوں زیان"

"بچی نہیں ہو اس لیے تمھیں ساتھ جا رہا ہوں" زیان اور ہار مان لے

"تمھارے کام کا حرج ہو گا"

"محبت داؤ پر لگی ہو تو کون کمبخت کام کی پرواہ کرے گا"

"میں کسی بے روزگار انسان سے شادی نہیں کروں گی"

"فالیشہ میرے پاس اتنا پیسہ ہے کہ بغیر کسی جاب کے بھی تمہارے سارے اخراجات اٹھا سکتا ہوں"

Clubb of Quality Content

"ہمم.. پیسا.. قانون کے خزانے ہیں نہ تمہارے پاس مجھ پر لوٹانے کے لیے" فالیشہ نے طنز مارا

"قانون کے نہیں مگر میرے خزانے تو تم پر لوٹائے جا سکتے ہیں نہ"

"ٹھیک ہے تم جیتے میں ہاری" فالیشہ نے مزید بحث سے گریز کیا

"میں تمھیں ہرانا نہیں چاہتا فالیشہ بس تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں"

جواباً فالیشہ خاموش رہی

"چلو تم پیکنگ کر لینا پھر ملتے ہیں" کہہ کر زیان نے کال کاٹ دی

فالیشہ چند لمحے موبائل کی اسکرین کو مسکراہٹ کے ساتھ تکتی رہی اور پھر بولی

"پاگل کہیں کا"

✷✷✷

سورج کی ہلکی روشنی کھڑکی سے آتی ہوئی کمرے میں گر رہی تھی. نکاح کی تقریب منسوخ ہو چکی تھی. مومنہ، نور، زارا اور یاسع کراچی کے لیے لوٹ گئے تھے. لئیہہ اور یاسع کو شاہ احمد نے عاق کر کے رشتہ ختم کر دیا تھا. جن اولادوں کو وہ لوگ رشتہ جوڑنے کے لیے استعمال کر رہے تھے. وہ ہی اولادیں آج ان بہن بھائیوں کے درمیان نفرت اور دراڑ کی باعث تھیں

وارث احمد کے گھر کے تمام افراد اب بھی موجود تھے سوائے شہریار کے وہ اپنی بیوی اور بچوں سمیت روہڑی واپس جا چکا تھا.

زلفہ، نرمل اور ذوالکفل اب بھی اس ہی کمرے میں بیٹھے تھے ذوالکفل ایک کونے میں بیٹھا اب بھی روئے جا رہا تھا. اسے بچپن سے لئیہہ کے خواب دیکھائے گئے تھے. لئیہہ کے علاوہ اس نے کبھی کسی لڑکی کو اس نظر سے نہیں دیکھا تھا. افسوس کچھ محبتیں ادھوری ہی رہ جاتی ہیں

کمرے کے وسط میں بیٹھی زلفہ اٹھ کر ذوالکفل تک آئی "ذوالکفل بس کرو کتنا روؤ گے سنبھالو خود کو" وہ نرمی سے ذوالکفل کا کندھا پکڑتی بولی

"زلفہ مجھے رو لینے دو. کیا پتا رونے سے میرے دل کو سکون آجائے" رونا انسان کے غموں کو ہلکا کرتا ہے

"ذوالکفل لئیہہ تمہارے لائق نہیں تھی. خود کو تکلیف مت دو"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ سچی محبتیں ادھوری کیوں رہ جاتی ہیں زلفہ؟"زلفہ خاموش رہی اسے محبت کا لفظ سن کر ایک بار پھر یاسع یاد آیا

ذوالکفل کی آنکھوں سے ایک بار پھر آنسوں ابلنے لگے. جیسا انسان سوچتا ہے ویسا کیوں نہیں ہوتا. ان دونوں کو دیکھ نرمل بھی پاس آ بیٹھی

"زلفہ تم بھی تھوڑا رو لو دل کو سکون آئے گا"نرمل نے نرمی سے کہا

"تم سب کچھ جانتی تھی نہ نرمل آپی"زلفہ نے جواب دینے کے بجائے اپنا سوال کیا آخر وہ کیوں روتی وہ تو بلا تھی

"ہاں میں سب جانتی تھی وہ سب چھوڑو تم مجھے یہ بتاؤ تم اتنی پتھر دل کیوں ہو گئی ہو اور تم نے چاچو کو کیوں روکا"

"کوئی نرمل سے پوچھے کے وہ انسان جو نرم دل کا ملک تھا کیا آپ نے اس کے نرم دل کا احترام کیا؟. کیا آپ ہی وہ نہیں تھے جس نے اس کے معصوم دل کو ٹوٹنے پر مجبور کیا" زلفہ بس سوچتی رہی اور پھر بولی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہمارے دلوں کو توڑ کر جذباتوں کو مار کر ذہنی مریض بنا کر لوگ ہم سے پوچھتے ہیں تم پتھر دل کیوں بن گئے ہو. کبھی یہ سوال بیٹھ کر اپنے آپ سے بھی کرنا چاہیے کہ ہم نے کیا کیا جو وہ انسان ایسا بنا" زلفہ سانس لینے کو رکی اور پھر بولی

"بہر حال اگر تم نے یہ سوال خود سے کیا ہوتا تو تم یوں میرے سامنے سوالیہ نہ کھڑی ہوتیں. لئیہہ اور یاسع نے جو کچھ بھی کیا. میں ان کی وجہ سے اپنے باپ کو قاتل بنتا نہیں دیکھ سکتی تھی" لہجہ ہر جذبات سے آری تھا. وہ نرمل کو یہ نہیں کہہ سکی کے وہ چاہتی تھی کہ وہ دونوں اپنا انجام ساتھ رہ کر بھگتیں

نرمل اس کا جواب سن کر لاجواب ہو گئی

"زلفہ یاسع تم پر ہاتھ اٹھاتا تھا؟" نرمل دوبارہ بولی

نرمل کا سوال سن کر زلفہ نے قرب سے آنکھیں میچ لیں. اسے ایک بار پھر وہ منظر یاد آیا . محبت کے ہاتھوں مار کھانے کا دکھ ہر دکھ پر بار بھاری تھا.

آخر یہ لڑکیوں کو محبتیں راز کیوں نہیں آتیں...؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

✶✶✶

کیفے کی ایک ٹیبل پر اس وقت اروہ اور ارحان بیٹھے تھے آج پانچ دن بعد ان کی ملاقات ہوئی تھی. کیفے شیشے کا بنا تھا. وہ کانچ جس میں اندر بیٹھے افراد باہر کے مناظر دیکھ سکتے ہیں مگر باہر کھڑا شخص اندر کے مناظر نہیں دیکھ سکتا. کیفے کی دیواریں پر جدید طرز کے اسٹائل بنے تھے. چھت سے لٹکے فانوس اس کیفے کو مزید پر کشش بنا رہے تھے

"عبیر ڈاہری کے اس فارم ہاؤس سے لڑکیاں سپلائے ہونے کا شک ہے"

"یعنی آپ کو یقین تو آیا کہ اس میں میرا کوئی فائدہ نہیں ہے" اروہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہتھیلی تلے تھوڑی رکھے اسے گھورنے لگی اور ذرا آگے کو آئی

. ارحان اس کی آنکھوں میں دیکھتا نظریں چرا گیا. اس نے بہت سی آنکھیں دیکھی تھیں مگر آج تک کسی نے بھی ارحان باسط کو یوں نظریں چرانے پر مجبور نہیں کیا تھا. دل میں ایک

عجیب سا خیال آیا تھا جسے وہ "وہ مکار سیاست دان ہے ارحان باسط تمھیں بھی بیچ کھائے گی" کہہ کر ٹال گیا

"ہم اپنے مدعے کی جانب آتے ہیں. ہم عبیر ڈاہری کی بدنامی کروائیں گے"

"یعنی اس پر کوئی ریپ کیس یا لڑکیوں کو سپلائے کرنے کا کوئی کیس ڈال کر" وہ اروہ کی بات سمجھ کر بولا

"انہوں مارکیٹ میں کچھ نیا لاؤ، ہم عبیر ڈاہری پر ڈرگ کا کیس بٹھائیں گے مگر ہمیں جو کچھ کرنا ہو گا جلد کرنا ہو گا ایک ہفتہ ہم پہلے ہی برباد کر چکے تھیں اور الیکشن میں وقت بہت کم ہے" اروہ سنجیدہ تھی

"وہ سب تو ٹھیک ہے میں دیکھ لوں گا مگر آگے والی پارٹی زیادہ طاقتور ہے جج بک جائے گا "

"ہم میڈیا خرید لیں گے" وہ کہتی کہتی ایک دم جھنجھلائی

"عبیر عبیر ارحان اٹھو" گھبراہٹ کے عالم میں اُس نے صرف ارحان کہا۔ اروہ اس طرح بیٹھی تھی کہ اُسے باہر کا ہر منظر دکھ رہا تھا۔

"کیا ہوا"

ارحان نے پیچھے مڑ کر دیکھا عبیر ڈاہری کیفے کی جانب آرہا تھا۔ وہ کُرسی سے اٹھ کر ایک دور بنی ٹیبل پر جا بیٹھا۔ وہ اس وقت پولیس کے یونی فارم میں ملبوس تھا اُس لیے اروہ کو زیادہ ڈر لگا

عبیر ڈاہری آنکھوں سے چشمہ اتارتا اروہ تک آیا

"اروہ کیا اتفاقِ ہے تم بھی یہاں ہو"

"نظر رکھ رہے ہو مجھ پر؟" اروہ نے ڈرتے ڈرتے سوال پوچھا

"نہیں میں تمہیں جانتا ہوں۔ نظر رکھنے کی ضرورت نہیں ہے" جواب سنتے ہی اروہ کو اطمعینان ہوا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور بتائیں کیسی ہیں بیگم صاحبہ" بیگم صاحبہ کہنے پر اروہ سلگ کر رہ گئی

"میرا نام اروہ ہے تو اروہ ہی لیا جائے" اروہ دبے دبے غصے سے بولی

"جانتی ہو جب تم غصہ کرتی ہو تو اور بھی اچھی لگتی ہو ویسے میں سوچ رہا تھا کے نکاح کے بعد جب تمہیں کھلے بالوں میں دیکھوں گا. تو مجھے خدشہ ہے کے کہیں تمہاری خوبصورتی پر مر مٹ ہی نہ جاؤں"

"مرنے کی خواہش تو میں تمہاری اب پوری کروں گی عبیر ڈاہری" اروہ نے بس سوچا بولی کچھ نہیں

عبیر اب بھی اروہ سے کچھ بول رہا تھا۔ کچھ فاصلے پر بیٹھے ارحان باسط کو وہ نا جانے کیوں اس وقت سخت زہر لگا تھا۔ اُس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ عبیر کو وہاں سے اٹھا لے۔ یہ کیا کیفیت تھی جو اس وقت ارحان باسط پر طاری ہو رہی تھی

✶✶✶

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آسمان کی فضا میں بادلوں کو چیرتے ہوئے پرواز کرتا ہوائی جہاز پاکستان کی جانب اپنے سفر پر رواں دواں تھا۔ سکون سے سفر کرتے اُس ہوائی جہاز میں دو لوگ اب بھی لڑنے میں مصروف تھے۔ وہ دونوں پچھلے ہفتے کے بجائے آج جا رہے تھے۔

"تو تم آ ہی گئے آخر۔ میرے ساتھ"

"فالیشہ اب تو میں آ گیا ہوں نہ ناراض ہونے سے کیا ہی ہو گا"

"مگر میں ناراض ہوں"

"فالیشہ یار۔۔۔"زیان اُسے سمجھانے لگا

"اب تم نے کچھ بولا تو یہ کافی تمھارے چہرے پر دے ماروں گی"وہ ترچھی نظروں سے ہاتھ میں پکڑی کافی کی جانب اشعارہ کرتی بولی

"ٹھیک ہے جو آپ کا حکم میڈیم"

اچانک ہی آگے والی سیٹ پر بیٹھی ایک بچی پیچھے جھانکی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ دونوں کپل تو ہم بہن بھائی سے بھی زیادہ لڑتے ہیں" وہ بچی خفا ہوتی ہوئی انگریزی میں بولی

فالیشہ نے بُرا سا منہ بنا کر زیان کو دیکھا جو بچی کی بات پر کھنکھلا کر ہنسا تھا

"بیٹا ہم کپل نہیں ہیں" آہ یہ آج کل کے ہوشیار بچے

"ہم کپل لگتے ہیں نہ" زیان خوشی کے عالم میں بولا

بچی آنکھیں چڑھا کر واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی یہ کپل تو اُس سے بھی زیادہ نادان تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

✷✷✷

ارحان تمام کام مکمل کر کے واپس گھر آچکا تھا۔ اروہ سے ملاقات کو پندرہ دن بیت گئے تھا

۔

آج عبیر کے فارم ہاؤس سے اُس نے ایک پُرانا ملازم خرید لیا تھا۔ اور ایک جاننے والے میڈیا کے بندے کو بھی وہ کام پر لگا آیا تھا۔ ڈرگز کا انتظام بھی ہو چکا تھا۔ ڈرگز عبیر کے فارم

ہاؤس میں منتقل بھی ہو گئی تھیں۔ عبیر ڈاہری کے فارم ہاؤس والے وفادار شخص نے اُسے عبیر کی کچھ ایسی ویڈیوز بھی بھیجی تھیں جس سے با آسانی یہ کیس عبیر ڈاہری کو بدنام کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتا تھا۔ فارم ہاؤس زبیر ڈاہری کے نام تھا جس سے عبیر اور زبیر دونوں کی بدنامی ہونی تھی

نیب کی ٹیم تک بھی اطلاع پہنچ چکی تھی. الیکشن سے پہلے اکثر چھاپے مارے جاتے تھے۔ صبح تک یہ نیوز ہیڈ لائنز پر چلنی تھی۔

ارحان نے خود کو روکنے کے باوجود بھی اروہ کو کال ملائی۔ وہ خود کو روکنے میں ناکام ہو رہا تھا ۔دل تھا کے اُس کی آواز سننے کو چاہتا تھا۔

اروہ کال اُٹھا چکی تھی اور اب ہیلو کر رہی تھی اور ارحان اُس کی آواز کو سن رہا تھا۔ وہ بول نہیں رہی تھی ارحان باسط پر سحر پھونک رہی تھی

"ارحان کام ہو گیا" اروہ کئی بار یہ الفاظ دھرا چکی تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جی۔اور عبیر ڈاہری اب بھی اُس ہی فارم ہاؤس میں موجود ہے۔ صبح تک یہ نیوز ہیڈ لائن پر ہوگی"

"گریٹ"

اروہ نے بات کر کے کال کاٹ دی وہ کام کے سوا کوئی فالتو بات نہیں کرتی تھی۔ کیوں کے وہ اپنی حدود جانتی تھی وہ مومن عورتوں پر نازل ہوئے احکامات کو جانتی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

✷✷✷

تیرا گھنٹے کے سفر کے بعد بالآخر فالیشہ اور زیان پاکستان پہنچ چکے تھے۔ بیگم نصرت ایئر پورٹ سے زلفہ نے اُنہیں ریسیو کر لیا تھا اور اب وہ دونوں کئی دنوں سے ہوٹل حیات سکھر میں موجود تھے۔ زلفہ نے فالیشہ کے آتے ہی ساری کہانی اُسے سنا دی تھی۔ جس پر فالیشہ نے شکر کا سانس لیا تھا۔ آخر کار اُس کی دوست اس جہنم نما زندگی سے آزاد تھی

ہوٹل حیات سکھر لال اینٹوں کا بنا تھا۔ وہ ہوٹل باہر سے دیکھنے میں امریکہ کے گھروں جیسا منظر پیش کرتا تھا۔ ہوٹل کی دیواروں پر بڑی بڑی کھڑکیاں لگی تھیں۔ ہوٹل نہایت ہی صاف ستھرا تھا۔ کمروں میں ضرورت کا ہر سامان موجود تھا۔

فالیشہ اور زیان نے دو الگ الگ کمرے لیے تھے مگر زلفہ کے آجانے پر وہ فالیشہ کے کمرے میں ہی آجاتا تھا

"یہ آج پورے ہوٹل میں کیا افراتفری پھیلی ہے آپ کو کچھ معلوم ہے" ہوٹل کے نرم صوفے پر بیٹھے زیان نے زلفہ سے سوال کیا۔ وہ زلفہ سے پہلے ہی مل چکا تھا اس لیے اُس سے ہلکی پھلکی بات چیت کر رہا تھا

ہوٹل میں بس ایک ہی خبر پہلی تھی۔ ہر آتا جاتا انسان بس عبیر ڈاہری کا ذکر کر رہا تھا

"مجھے نہیں معلوم نیوز دیکھتے ہیں" زلفہ نے آگے بڑھ کر سامنے لگی اسکرین کھولی

اسکرین کھلتے ہی سامنے کھڑی لڑکی ہاتھ میں مائک لیے بولتی ہوئی نظر آئی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں سکھر کی ایک معروف پارٹی کے اُمیدوار عبیر ڈاہری کے فارم ہاؤس پر چھاپا مارا تو وہاں عبیر ڈاہری پہلے سے موجود تھے اور بہت پر اعتماد تھے مگر اُن ہی کے فارم ہاؤس کے ایک خوفیا کمرے میں سے ڈرگز کی کئی بوریاں برآمد ہوئی ہیں۔ میڈیا کے ہاتھ لگنے والی کچھ ماضی کی تصاویرات اس بات کا مکمل ثبوت ہیں۔ انسپیکٹر ارحان باسط کا کہنا ہے کہ اُنہیں عبیر ڈاہری پر لڑکیاں سپلائی کرنے کا بھی شک ہے۔ کہا جارہا ہے کہ عبیر ڈاہری کے ساتھ زبیر ڈاہری بھی برابر کے شریک ہیں۔ عبیر ڈاہری کا راز کھلنے پر پارٹی کے فیصلے سے اب یہ الیکشن عبیر ڈاہری کی جگہ اُن کی نہ ہونے والی اہلیہ اروہ حیدری لڑیں گی۔

مزید آپ کو بتائیں تو عمران حیدری نے عبیر ڈاہری سے رشتے ختم کرتے ہوئے اپنے بیان میں کہا ہے کہ عبیر ڈاہری کی اس حرکت سے وہ بلکل انجان تھے خدا کا شکر ہے کہ خدا نے ان کی بیٹی کو اُس انسان کے ہاتھوں سے بچالیا اب وقت ہوتا ہے چھوٹے سے بریک کا ۔ مزید تفصیلات کے لیے دیکھتے رہیے اے آر وائے نیوز سکھر "لڑکی اب بول کر چُپ ہو گئی ۔ زلفہ کے لیے کمرے میں سناٹا چھا گیا۔ اروہ اور عبیر کی شادی ہونے والی تھی۔۔۔ اروہ

سیاست میں کب آئی؟؟ جوابات کے لیے کئی سارے سوال تھے۔۔ وہ نیوز نہیں دیکھتی تھی اس لیے اُسے کچھ بھی معلوم نہ تھا

"زلفہ تم اپنے ویزا کے لیے اپلائی کرو میں تمہیں اپنے ساتھ لینے آئی ہوں۔ دو تین دن بعد واپسی ہے" فالیشہ نے اُسے ہوش دلایا

"میں نے اپلائی کر دیا ہے۔ سیاح کے طور پر کیا ہے جلد ہی ویزہ آجائے گا"

"ہم اتنی جلدی کیوں جائیں گے" زیان ایک دم بولا

"تمہیں تو اپنی جاب کی فِکر نہیں ہے۔ مگر مجھے تو ہے نا۔ میں نہیں چاہتی کوئی میری وجہ سے بے روزگار ہو" وہ روٹھی روٹھی بولی

"وہ کوئی تمھارے لیے آگ میں بھی کودنے کو تیار ہے اور تم بے روزگاری کی بات کر رہی ہو" زیان اس بار سنجیدگی سے بولا

زیان کے کہنے پر زلفہ نے مسکرا کر فالیشہ کو دیکھا"اچھا تو یہ بات ہے"وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں بولی

"زیان میرا خیال ہے آپ دونوں کو ایک دفع آپ کے گھر سے ہو کر آجانا چاہیے فیصل آباد یہاں سے تھوڑا ہی دور ہے"زلفہ آٹھ گھنٹے کی فاصلے کو تھوڑا کہہ رہی تھی

"میں کہیں نہیں جا رہی"فالیشہ زلفہ کو گھورتی بولی۔اُس کی دوست نے بھی پارٹی بدل لی تھی

"زلفہ اصل میں یہ بڑھاپے میں میرے گھر جائیں گی کیوں کے آپ کی دوست کو بڑھاپے میں بچے پالنے کا بہت شوق ہے"زیان کہتا اپنے کمرے کی جانب کھسکنے لگا وہ جانتا تھا۔ فالیشہ زلفہ کا لحاظ کیے بغیر اُس پر ٹوٹ پڑے گی

"ویسے لڑکا ہے بہت ہینڈسم"زلفہ نے فالیشہ کے قریب آکر اس کے کان میں کہا جس پر فالیشہ شرماتی ہوئی ہنس دی

✶✶✶

ماحول میں سردی کے باجود حویلی کے اس کمرے میں زیادہ سرد مہری تھی۔بد گمانی کے کبھی نہ ہٹنے والے بادل اُس کمرے پر بھی چھا چکے تھے۔ارد گرد موجود ہر چیز کچھ بُرا ہونے کا اشعارہ دے رہی تھی مگر کیا عبیر ڈاہری کی زندگی میں اس سے بھی زیادہ کچھ بُرا ہو سکتا تھا؟؟

"تم سے کتنا کہا تھا۔اپنی عیاشیوں کو الیکشن تک کم کر لو۔مگر تم نے میری ایک نہ سنی ہماری ساکھ تباہ کر دی۔پارٹی والوں نے ہمیں نکال دیا ہے"وہ دیوانہ وار چیختے ہوئے سامان اُٹھا اٹھا کر پھینک رہے تھے

"بابا سائیں میری کوئی غلطی نہیں ہے.ہم جج کے سامنے اس بات کو غلط ثابت کر دیں گے میرا یقین کریں"وہ اُن کے قدموں میں ندامت سے بیٹھا بولا

"جج کے سامنے تو تم اس وقت ثابت کرو گے جب تم زندہ رہو گے۔ میری ساری عزت مٹی میں ملادی۔ میرا تخت چھین لیا تم نے۔ لعنت اُس دِن پر جب تم پیدا ہوئے۔ میں بے غیرتی کی زندگی نہیں جی سکتا اور نہ ہی تُمہیں جینے دوں گا"

انہوں نے سامنے رکھی پستول ہاتھوں میں اٹھائی

"بابا سائیں نہیں۔۔ میں آپ کی اولاد ہوں۔ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ نہیں بابا سائیں اللہ کا واسطہ "عبیر اُن کے سامنے گڑگڑانے لگا۔ اُسے موت قریب دیکھ کر خدا یاد آرہا تھا کون باپ کون بیٹا۔ کیا محبت زبیر ڈاہری نے اُس کی ہر بات کو نظر انداز کر کے گن کا ٹریگر دبا دیا۔ لوہے کی سلاخیں عبیر کے جسم میں اندر تک پیوست ہو گئیں۔ دو تین، چار آواز اب بھی آرہی تھی۔ خون فرش پر پھیلتا جارہا تھا۔ وہ سفید فرش لال ہونے لگا تھا۔ عبیر ڈاہری کا فرش پر پڑا وجود تڑپ تڑپ کر بے جان ہو چکا تھا۔ ایک اور شخص اپنے انت کو پہنچا۔

آوازوں پر باہر کھڑے گارڈ اندر داخل ہوئے۔ گارڈز کے آتے ہی زبیر ڈاہری نے آخری بچی ہوئی گولی اپنی کنپٹی میں اتار لی۔ سرخ سیال ان کے سر سے اُبلنے لگا. وہ زمین بوس ہو گئے تھے.

اب واپس کل والی اروہ اور ارحان کی باتوں کے درمیان چلتے ہیں

("اروہ آپ نے اب بھی نہیں بتایا عبیر ڈاہری کا انت کیا ہو گا"

"عبیر کا باپ خود اُس کی جان لے گا۔ وہ فارم ہاؤس زبیر ڈاہری کے نام ہے عبیر ڈاہری اپنے ساتھ۔ اُس کا نام بھی لے ڈوبے گا"

"مگر ایسا کیسے ہو گا" ارحان کو جھٹکا لگا

"ہو سکتا ہے۔ ایک سیاست دان سیاست کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے اولاد کا قتل بھی" کہتے ہوئے اُس کی آنکھوں کے سامنے عمران حیدری کا چہرہ تھا جب وہ اروہ کی ویڈیو وائرل ہونے پر اس سے خفا تھے

✶✶✶

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب آخر: ہم تم ملے

اک اجنبی سا لمحہ تھا، اک اجنبی سی راہ،

نظر اٹھی تو لگتا تھا، بس مل گئی ہے چاہ

تنہائی کے صحرا میں خوشبو سی بسی،

پھولوں کا نگر سا کھلا ہم تم ملے

خاموشیوں کے پردے میں، کہانی بُن گئی

دو دل تھے، دھڑکنوں میں زباں سُن گئی۔

وقت کے سفر میں یہ معجزہ ہوا

دو دل، دو جہاں، ایک صدا ہم تم ملے

وقت رُکا، ہوا نے بھی گنگنایا،

یہ کیسا خواب تھا جو حقیقت میں آیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یادوں کے دریچوں میں چمکنے لگا

ایک خواب حقیقت بنا ہم تم ملے

بہاروں کے موسم میں

پھولوں کی چھاؤں میں

گرتے ستاروں سے مانگی تھی دعا،

شاید اسی لمحے میں ہم تم ملے

شام کا وقت تھا. آسمان صاف تھا غم کے تاریک بادل ختم ہو چکے تھے. شاید کسی انسان کی زندگی سے بھی اور شاید کسی کی زندگی پر چھانے کو تیار تھے.

زلفہ کو کوریا آئے ہوئے چار ماہ ہو چکے تھے. رفتہ رفتہ وہ کوریا میں آراستہ ہوتی جا رہی تھی .روشنیوں سے جگمگاتے سیئول میں وہ زندگی کی ہر بری یاد پیچھے چھوڑنے کو تیار تھی

آنے والے دن گزرے ہوئے دنوں سے بہت بہتر تھے

آج چھٹی کا دن تھا. وہ کسی کام کے تحت باہر آئی ہوئی تھی. سیوئل کی ہجوم سی بھری گلیوں میں چلتے ہوئے اسے یک دم ایک شخص نظر آیا. وہی بھوری آنکھیں، وہی نقوش ہاں مگر اب وہ پہلے سے کافی ہینڈسم ہو گیا تھا. لمحے بھر کو اس کا سانس رکا. زلفہ نے چند لمحے اسے غور سے دیکھا. وہ تو وہی شخص تھا. آج وہ کتنے سالوں بعد اسے دیکھ رہی تھی. سامنے کھڑا غازیان ظفر اسے دیکھ کر ہاتھ ہلانے لگا. غازیان نے اسے پہچان لیا تھا.

"غازیان تم یہاں کافی عرصے بعد دیکھا تمھیں" زلفہ اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی وہ اس کے مقابل آج بھی دراز قد تھا۔ زلفہ کو اس کی آنکھوں میں دیکھنے کے لیے گردن اٹھانی پڑی۔

" کیسی ہو زلفہ" غزیان نے اس کی بات سننے کے لیے گردن نیچے جھکائی اور پھر بولا

"کیا؟ تمہاری آواز ٹھیک سے نہیں آ رہی" گلیوں میں چلتے ہجوم اور شور کے باعث آواز آنا مشکل تھا

آواز نہ آنے کے باعث وہ دونوں مجمے سے دور ایک کونے میں آ کھڑے ہوئے

"کہیں جا رہی ہو؟"

"ہاں میں ابھی مصروف ہوں" وہی عام سا لہجا

"کہیں مل سکتے ہیں" غازیان کے لہجے میں اپنائیت تھی

"جب بھی تم کہو" غازیان نے پھر کہا

"کیوں نہ آج رات ۱۰ بجے تھینک نیچر میں کافی کے لیے؟"

"ٹھیک ہے میں کوشش کروں گی" زلفہ نا نہیں کہہ سکی

"کوشش کرنا جب بھی وقت ملے آجاؤ. میں تمہارا انتظار کر سکتا ہوں" وہ مسکرایا

"اس کی ضرورت نہیں میں آجاؤں گی"

وہ کہہ کر واپسی کے لیے پلٹ گئی سوچوں میں غرق غازیان کا اچانک اتنے سالوں بعد یوں ملنا اسے پریشان. اسے اروہ کی ایک ایک بات یاد آنے لگی تھی

✶✶✶

پاکستان میں اس وقت دو بج رہے تھے. مئی کا مہینہ شروع ہونے کا تھا. بہار رخصت ہو رہی تھی. سکھر میں ایک بار پھر سورج نے قبضہ کر لیا تھا. اروہ اپنے سیاست کے دفتر کہ کاموں میں مگن تھی. عبیر کی موت کے بعد الیکشن اروہ نے لڑا تھا اور خوش قسمتی سے وہ یہ الیکشن جیت بھی گئی تھی. یونی سے وہ جلد ہی آجاتی اور دفتر میں بیٹھی رہتی. اس پر ذمہ داریوں کا بوجھ مزید بڑھ گیا تھا. اروہ نے آتے ہی اپنی ایمانداری سے سچائی اور لوگوں کے دلوں میں اپنا مقام اور بھی بلند کر لیا تھا

"آجاؤ" باہر کھڑے شخص کی آواز پر اس نے فائل سے چہرہ نکالتے ہوئے جواب دیا

"میم ارحان باسط آئے ہیں"

اروہ چند لمحے سوچتی رہی اور پھر بولی "آنے دو"

عبیر کی موت کے بعد اروہ اور ارحان کی کوئی گفتگو نہیں ہوئی تھی. وہ ارحان باسط کو بلاک کر چکی تھی. اس لڑکے سے کام ختم تو گفتگو بھی ختم. عالمہ بننے کے بعد وہ لڑکوں سے فاصلہ رکھتی تھی.

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پولیس کی وردی میں ملبوس ارحان باسط اندر داخل ہوا. اروہ نے اسے سامنے رکھی کرسی کی جانب اشعارہ کیا جس پر وہ بیٹھ گیا

" کیسی ہیں اروہ حیدری؟ ویسے میں پہلے سوچتا تھا سیاست دان مکار ہوتے ہیں. مگر وہ تو کام نکلوانے کے بعد شکریہ بھی ادا نہیں کرتے "اس کی بات پر اروہ ہلکا سا مسکرائی

"میں مصروف تھی اور کس بات کا شکریہ آپ نے اپنا فرض ادا کیا ہے میرا کام کر کے"

"اتنا غرور.."ارحان اسے دیکھتا بولا

"چلیں کوئی نہیں آپ کہتے ہیں تو ادا کر دیتی ہوں. شکریہ میرا کام کرنے کے لیے"

"ویلکم.. آپ کا اندازہ بلکل صحیح ثابت ہوا. عبیر کی باپ نے خود اس کی جان لی. ہم نے عبیر کی موت کے بعد مزید جانچ کروائی تو معلوم ہوا کے وہ تو شراب کی سپلائی کا بھی کام کرتا تھا" وہ اسے سراہ رہا تھا

"ایک سیاست دان کو سیاست کے بارے میں معلومات نہیں ہو گی تو اور کسے ہو گی؟"اروہ عام سے لہجے میں بولی

"آپ کو اپنے کام کے بدلے میں کیا چاہیے. میں آپ کو اے ایس پی یا ڈی ایس پی کا عہدہ دے سکتی ہوں. آپ قابل بھی ہیں اس کے"وہ دوبارہ بولی

"مجھے یہ سب نہیں چاہیے مجھے آپ سے بس ایک سوال کا جواب چاہیے"

"جی پوچھیے"اروہ کو تجسس ہوا

"آپ نے مجھے بلاک کیوں کیا؟"اروہ کو ارحان سے اس بے وقوفی کی امید نہیں تھی

"کیوں کے میں نامحرموں سے فضول بات نہیں کرتی. ہمارا کام ختم ہو چکا اس لیے میں نے آپ کو بلاک کر دیا"

"اور محرم بننے کے لیے کیا کرنا ہو گا؟"ارحان ترنت بولا

"انسپیکٹر ارحان آپ بھری دوپہر میں پی کر تو نہیں آئے جو اتنی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں

"

"میں نے جو کہا ہے اپنے پورے ہوش و حواس میں کہا ہے"

"اگر میں ایک اشعارہ کروں تو یہ باہر کھڑے گارڈز آپ کو اتنا ماریں گے کہ آپ واقعی اپنے حواس کھو بیٹھیں گے"

"آپ ایک پولیس انسپیکٹر کو دھمکیاں دے رہی ہیں"وہ ہنستے ہوئے بولا

"آپ ٹھیک سمجھے ہیں"

"مجھے یہ دھمکی پسند آئی. سیاست دان تو دھمکیاں بھی بہت اچھی دیتے ہیں"وہ کہتے ہوئے، کرسی سے اٹھ گیا

اس کی اس بات پر اروہ کی ناک تک سرخ ہو گئی

✶✶✶

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

روشنیوں کا شہر کراچی روشنیوں سے چمک رہا تھا. لئیہہ اور یاسع نکاح کے بعد مستقل رہائش کے لیے کراچی آگ ئے تھے. یاسع اب بھی گلگت آتا جاتا رہتا تھا. یاسع اور لئیہہ کے کراچی آجانے کے بعد مومنہ کا رویہ ان کے ساتھ نہایت سخت تھا

"یاسع ہم کہیں چلتے ہیں"

"یار مسئلہ کیا ہے تمہارا ساتھ دیکھ نہیں رہی ہو میں تھکا ہوا ہوں اور تمھیں صرف اپنی خواہشوں کی پڑی ہے" وہ چینخ کر بولا

"چینخ کیوں رہے ہو مجھ پر" لئیہہ زور سے بولی

"تو اور کیا کروں. تم سے اچھی تو.." وہ کہتا کہتا رکا

"تم سے اچھی تو..بات پوری کرو نہ"

"چپ ہو جاؤ میرا سر دکھ رہا ہے"

"کیوں چپ رہوں میں نے یہ سننے کے لیے شادی کی تھی تم سے"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم چپ ہو رہی ہو یا"

"یا"

"لئیہہ چپ ہو جاؤ میرا دماغ خراب مت کرو"وہ چیخ کر کہتا کروٹ بدل گیا

لئیہہ بس حیرت سے اس کی پشت کو دیکھے گئی یہ کیا تھا.

ان کا تعلق دن بہ دن سڑ تا جا رہا تھا. کسی کی خوشیاں چھین کر وہ خوش رہ سکتے تھے کیا؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

✷✷✷

غازیان کے بتائے ہوئے وقت پر وہ تھینک نیچر کیفے سیوئل میں موجود تھی. کیفے کا داخلی دروازہ شیشے کا تھا. گول ٹیبل اور لکڑی کی ایسٹائلش کرسیاں،کیفے کے ہر کونے میں موجود پودے اور ایک چھوٹی سی مصنوعی بنی دیوار پر رکھے مختلف رنگوں کے پھول اور دیواروں پر لگیں مختلف چیزوں کی تصاویر کیفے اور قدرت کے تعلق کی مضبوطی کو جتا رہے تھے

زلفہ کیفے کی بلائی منزل پر موجود تھی یوں کے نچلی منزل پر ایک کونے میں دمبھے بندھے تھے. موٹے موٹے سفید بالوں والے دمبھے. زلفہ کو جانوروں سے ڈر لگتا تھا اس لیے وہ بلائی منزل پر آ گئی. نہ جانے کیفے والوں کو دمبھے رکھنے کی کیا ضرورت تھی.

زلفہ ہلکے میک اپ کے ساتھ اچھی لگ رہی تھی. اس کی گندمی رنگت زیتونی ہو گئی تھی .وزن پہلے سے کافی کم ہو چکا تھا. اس نے جینز کے ساتھ گھٹنوں سے ذرا اونچی اوف وائٹ تٹی شرٹ اور لمبا کوٹ پہنا ہوا تھا. دوپٹہ کا نام و نشان بھی نہ تھا. وہ بیٹھی ہی تھی کے سامنے سے غازیان آتا دکھائی دیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

غازیان آ کر کرسی پر بیٹھ گیا. اس نے سیاہ جینز کے ساتھ اوف وائٹ شرٹ اور اوپر سیاہ ہی جیکٹ پہنی ہوئی تھی. کوریا میں سردی کا زور کم نہیں ہوا تھا یا شاید پاکستانیوں کو ایسا لگ رہا تھا

ناچاہتے ہوئے بھی آج ان دونوں کی ٹیوننگ ہو گئی تھی

"کیسی ہو کیا کر رہی ہو آج کل" غازیان سامنے بیٹھا بولا

"میں یہاں کوریا میں ہی ہوں چند ماہ سے اور جاب کرتی ہوں"زلفہ نے آدھا جواب دیا

"میں نے کچھ اور بھی پوچھا ہے"

جواب پھر نہیں آیا

"ارے واہ میں نے یہ تو نوٹس ہی نہیں کیا کہ ہماری ٹیوننگ ہو گئی ہے"

"ہمم"زلفہ کو عجیب سی شرمندگی ہوئی

"ہم مدعے پر آتے ہیں. تمھیں کیوں ملنا تھا مجھے سے" پھر وہ ہی متوازن لہجہ

"تم یہاں کوریا کیوں آئے ہو؟"زلفہ پھر بولی

"تم سے شادی کرنے. بتاؤ شادی کرو گی مجھ سے؟"سوال اتنا ڈائریکٹ تھا زلفہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں

"دیکھو زلفہ میں جانتا ہوں تم ماضی میں کیا کچھ جھیل چکی ہو اس لیے میں نے پہلے تم سے بات کرنا ضروری سمجھا"وہ کہہ کر چپ ہو گیا

"ممم.."زلفہ ہکلائی اور ساتھ ہی ٹیبل سے اٹھنے لگی

"زلفہ بیٹھو ہم بات کرتے ہیں"

"نہیں..مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی اور نہ ہی مجھے تمہارے پروپوزل میں کوئی انٹریسٹ ہے"

"دیکھو زلفہ ماضی میں اگر آپ کے ساتھ غلط ہوا ہو.اس کا بلکل یہ مطلب نہیں کے مستقبل کے دروازے خود پر بند کر لو"اس نے کہتے ہوئے ہاتھ کے اشعارے سے ویٹر کو بلایا

ویٹر کو دیکھ کر زلفہ واپس کرسی پر بیٹھ گئی

"دو کپ کولڈ کوفی"غازیان نے ویٹر کو آرڈر دیا

"غازیان اگر تم نے مزید یہ ہی باتیں کرنی ہیں تو میں جا رہی ہوں"

"زلفہ میری بات پر غور ضرور کرنا.اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کے زلفہ شاہ غازیان ظفر کی پہلی اور آخری محبت ہے""

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زلفہ اس کی بات سن کر فوراً کرسی سے اٹھی اور باہر کی جانب جانے لگی. اسے حد سے زیادہ غصہ آرہا تھا. اروہ کی بات سچ ثابت ہوئی تھی وہ یوں ہی سوچوں میں گم سڑک پر چل رہی تھی

.

یہ ان کی اسکول کے بعد پہلی ملاقات تھی.. کیا واقعی پہلی؟؟

پانچ سال قبل

کراچی

اپنے ہوٹل کے کمرے کی جانب جاتے ہوئے اس کے قدم ایک شخص کی پکار پر تھمے

"زلفہ" یہ آواز جانی پہچانی تھی

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا. سامنے کھڑا غازیان ظفر اسے محو ہو کر تک رہا تھا. وہ آج اتنے سالوں بعد اپنی محبت کو دیکھ رہا تھا. محبت بھی وہ جس کو اس نے دل و جان سے چاہا تھا

"غازیان تم "لڑکی اب بول رہی تھی مگر وہ اب بھی حیرت زدہ تھا. کیا کشش تھی اس لڑکی میں کہ بغیر کسی تعلق کے باوجود وہ غازیان کو اپنا اثیر کر گئی تھی

"حیرت ہے تمھیں مجھے دیکھ کر غصّہ نہیں آیا"غازیان خود کو سنبھالتا بولا

"نہیں.. کیوں کے مجھے اصلیت معلوم ہے"

"کیسے؟"غازیان بولا

کیا غازیان کی طرح تم بھی جاننا چاہو گے کیسے؟؟اصلیت جاننے کے لیے کیا تمھیں اروہ اور زلفہ کی وہ ملاقات یاد ہے؟؟

یہ مناظر ہیں سکھر کے ایک ریسٹورانٹ کہ جہاں اتفاق سے ملی زلفہ اور اروہ مہوش اور فالیشہ کہ حد سے زیادہ اسرار کرنے پر ایک دوسرے سے بات کرنے پر راضی ہونے کے بعد ایک الگ ٹیبل پر آ بیٹھی تھیں

"زلفہ پلیز میری بات سن لو"

"ٹھیک ہے کہو"

اروہ نے زلفہ کے حامی بھرنے پر بولنا شروع کیا

آٹھ سال قبل ۱۳ جولائی کا دن ایک بار پھر

زلفہ،اروہ اور غازیان کی ٹیبل سے تھوڑے ہی فاصلے پر دو لڑکے چہرے کو رومال سے چھپا ئے بیٹھے تھے. سب ان کے پلان کے مطابق تھا. غازیان کو کال پر کسی شخص نے باہر بلایا تھا اس لیے وہ باہر جا چکا تھا اور زلفہ،اروہ پودوں کے پاس. زلفہ اور اروہ کے پیڑوں کے پاس پہنچتے ہی اروہ پیچھے ہی ایک کونے میں رک گئی اور زلفہ آگے کہیں گم ہو گئی

عقب میں موجود انہیں چھپ کر دیکھتے دو افراد نے ایک دوسرے کو آنکھ سے اشعارہ کیا .ان میں سے ایک لڑکا آنکھ کے اشعارے پر آگے آیا اور رومال اروہ کے چہرے پر رکھ دیا. اروہ کی آنکھیں یک دم ہی بند ہو گئیں

"عبیر ہو گئی بے ہوش" کیا دوسرے شخص کے تعارف کی ضرورت ہے؟

"ٹھیک ہے اس کو کمرے میں لے چلو. وہاں ایک آدمی پہلے سے موجود ہے اور ہاں میرے آنے سے پہلے اسے ہاتھ نہیں لگانا اروہ حیدری پر سب سے پہلا حق میرا ہے"

ان کا پلان مکمل تھا وہ دونوں اروہ کو اٹھا کر اس کمرے تک لے آئے. ریسٹورانٹ کے سی سی ٹی وی فوٹیج عبیر پہلے ہی بند کروا چکا تھا.

عبیر نے اروہ کے انکار کا بدلہ اس کی عزت لوٹ کر لیا تھا

وہیں ٹیبل کی جانب واپس آتے غازیان کا موبائل پر ایک غیر شناسا نمبر سے میسج آیا. اس نے موبائل کھولا تو موبائل کی روشنی اس کے چہرے پر پڑی. وہ تقریباً ایک گھنٹا باہر لگا آیا تھا

"میں کمرہ نمبر 456 میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں اگر اپنی دوستوں کی فکر ہے تو آجاؤ بلکے دوستوں نہیں ایک تمہاری عاشق اور ایک کے تم عاشق"

پڑھتے ہی غازیان کا دماغ گھومنے لگا زلفہ اور اروہ خطرے میں تھیں.. اس ریسٹورانٹ میں ایک کمرا بھی تھا!؟.. وہ انہی تمام سوچوں کے درمیان دیوانہ وار بھاگ بھاگ کر کمرے کا

پتا پوچھنے لگا. تھوڑی ہی دیر میں وہ کمرے میں آپہنچا. کمرہ ریسٹورانٹ کے ایک کونے میں تھا کہ کوئی با مشکل ہی دیکھ سکے. وہ ڈرتا ڈرتا اندر داخل ہوا. اندر صرف اروہ موجود تھی وہ بھی نہایت ہی خراب حالت میں. غازیان کو آتا دیکھ کر اس نے فوراً خود پر چادر اوڑھ لی تھی. حالات مزید سنگین ہونے لگے تھے. چند لمحے بعد ہی زلفہ اندر داخل ہوئی. زلفہ کے ساتھ لوگوں کا ہجوم بھی اندر داخل ہوا. غازیان کو سمجھ نہ آیا زلفہ ہجوم کو اندر کیوں لائی تھی. اس سنسان کونے میں اچانک اتنے لوگ کیسے آسکتے ہیں. وہ اروہ کی حالت دیکھ کر اس وقت ہی سمجھ گیا تھا کہ اسے وکٹم بنایا گیا ہے."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اروہ کہانی سنا کر چپ ہو گئی

"زلفہ وہ لوگ، وہ ویڈیو بنانے والے، وہ میسج کرنے والا غازیان کو باہر بلانے والا یہ سب عبیر کے لوگوں کا کام تھا. اس نے مجھ سے انکار کا بدلہ لیا. سب کچھ عبیر اور شمویل کی ملی بھگت تھی. غازیان بے قصور تھا"

زلفہ کو لگا کسی نے اس پر کھولتا پانی ڈال دیا. عبیر تو اس کے بھائیوں جیسا تھا

"شمویل نے چند دن پہلے خود کشی کر لی. جانتی ہو؟"

"نہیں"

"شمویل نے مجھے ثبوت کے طور پر ایک ریکارڈنگ وڈیو اور چند تصاویر بھیجی تھیں. تم چاہو تو میں تمہیں دکھا سکتی ہوں" اروہ بولی

"اس کی ضرورت نہیں مگر افسوس تمہارے ایک الزام نے غازیان ظفر کی زندگی تباہ کر دی. تم چاہتی تو ہم سچ معلوم کروا سکتی تھیں اروہ تم چاہتی تو ایک بار میری بات سن سکتی تھیں مگر خیر چھوڑو" زلفہ طنزیہ لہجے میں بولی

"تم ٹھیک کہتی ہوں. مگر میرا دل بہت بری طرح ٹوٹا تھا. جانتی ہو کیوں؟"

"کیوں" زلفہ یک دم بولی

"مجھے ٹھوکر بچپن کی محبت کے ہاتھوں لگی تھی. عبیر کو میں پسند تھی مجھے غازیان اور غازیان کو تم"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھ سے ایسی باتیں نہیں کرو میں نکاح شدہ ہوں"

"کیا"اروہ کو حیرت ہوئی

"ہاں میرا نکاح ہو چکا ہے اور رہی بات غازیان کی تو اس سے مجھے محض انسانی ہمدردی تھی اس سے زیادہ کچھ نہیں"

"مگر زے غازیان بے قصور ہے"

زلفہ کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا

"زے ہم دوست تھے"اروہ دکھ سے بولی

"ہم دوست تھے ہیں نہیں اور میرا نام زے نہیں زلفہ ہے"زلفہ کہتے ہوئے اٹھنے لگی اروہ نے پیچھے سے اس کا ہاتھ تھاما

"بس آج رک جاؤ soulmate پلیز"اس کی آواز کانپی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

'اروہ میرے لیے یہ ملاقات مشکل نہ بناؤ" پچھلی ملاقات کے مقابل آج آنکھیں خشک تھیں مگر دل بھاری تھا۔ زلفہ نے بے دردی سے اپنا ہاتھ اروہ کی گرفت سے آزاد کروایا اور فالیشہ کے ساتھ جا بیٹھی

حقیقت جاننے کے بعد اب ہم واپس کراچی چلتے ہیں

"تمھارے ساتھ جو ہوا مجھے اس کا دکھ ہے غازیان۔۔ اُس ویڈیو سے جو بھی ہوا تمھارے لیے سہنا مشکل ہو گا" زلفہ کہہ کر ٹھہر گئی

"زلفہ وہ شاید قسمت تھی مگر اصل دکھ دوستوں کے ہاتھوں کھائے ہوئے زخموں کا ہے" اُس کے لہجے میں واضح اُداسی تھی

انسان سب بھول جاتا ہے اپنوں کے دیے ہوئے غم نہیں بھولتا۔ کچھ لوگ اور کچھ لمحات ذہن کے تہہ خانوں سے چپک کر رہ جاتے ہیں

زلفہ کی جانب سے کوئی آواز نہ آئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ویسے تم یہاں کیا کر رہی ہو کراچی میں..؟"

"میں یہاں کسی کام کے تحت آئی ہوں"

"واپسی کب ہے؟"غازیان نے پھر سوال کیا

"بس کل پھپھو سے مل کر چلی جاؤں گی"

"تم یہاں کراچی میں ہی رہتے ہو؟"اس بار سوال زلفہ نے کیا

"ہاں کئی سال سے یہاں ہی ہوں"غازیان عام سے لہجے میں بولا

"ویسے تم یہاں ہوٹل میں۔ پھپھو کے یہاں کیوں نہیں گئیں"غازیان کی آنکھوں میں اس بار تجسس تھا

"مجھے کام اس علاقے میں ہی تھا اور پھپھو کا گھر یہاں سے دور ہے تو اس لیے اور ویسے بھی یہ ہوٹل میرے شوہر کا ہے"زلفہ آخری جملہ کہتے ہوئے مسکرائی

"کک۔۔ کیا تمہارا شوہر"غازیان کو لگا کسی نے چوک پر کھڑا کر کے اس پر تیر چلا دیا ہو

"ہاں میرا کزن یاسع کچھ عرصے پہلے ہی ہمارا نکاح ہوا ہے"

"اچھا اب میں چلتی ہوں" وہ کہہ کر چلی گئی اور پیچھے کھڑے غازیان ظفر کو نمک کا مجسمہ بنا گئی

زلفہ کو اندازہ نہیں تھا کہ اُس نے غازیان کے دل کو کس طرح توڑا ہے۔اُس انسان کے دل کو جس نے اُس سے پاک محبتِ کی تھی

غازیان بھیگی ہوئی آنکھوں کے ساتھ اپنے کمرے میں آیا۔اتنی اذیت تو اسے خود پر الزام لگنے پر بھی نہیں ہوئی تھی۔اُسے اب خود کو سنبھالنا تھا جس اُمید پر وہ خود کو زندہ رکھتا آیا تھا کہ ایک دن وہ زلفہ سے ملے گا اور سب صحیح ہو جائے گا آج وہ اُمید بھی ٹوٹ گئی تھی

وہ اُسے کیسے بتاتا کہ اُس نے راتوں کو جاگ کر زلفہ کی سوچوں کو جگہ دی تھی۔اُس نے ان ہی خیالات کے درمیان خود کو بیڈ پر دھکیل دیا۔پاس رکھا موبائل اٹھایا اور کل کی میٹنگ کینسل کی اُسے دوبارہ اٹھنے کے لیے کچھ وقت چاہیے تھا

اُس کا دل بری طرح ٹوٹا تھا. وہ لڑکی جس کے اُس نے خواب دیکھے تھے وہ کسی اور کی منحو کا تھی۔

✷✷✷

دن بھر کی تھکی ہاری وہ گھر میں داخل ہوئی۔ پورا جسم تھکن سے بری طرح دکھ رہا تھا۔ اپنے کمرے تک جاتی ہوئی اروہ نے ڈرائنگ روم کی جانب گردن گھما کر دیکھا۔ وہاں مہمان موجود تھے۔ وہ ذرا اندر کو جھانکی تو اندر عمران اور انیشہ حیدری کے ہمراہ ارحان باسط بیٹھا نظر آیا

اروہ خاموشی سے اپنے کمرے کی جانب چلی گئی۔ نہ جانے یہ ارحان باسط آج کیوں آیا تھا

وہ تھوڑی دیر بعد نہا دھو کر فارغ ہی ہوئی تھی کہ عمران حیدری اندر داخل ہوئے۔ اُنہیں دیکھ کر اروہ سیدھی ہو بیٹھی پاس بیٹھی بلی کو گود میں اٹھالیا۔ عمران حیدری کمرے میں آ کر بیڈ کے ساتھ رکھے صوفے پر آ بیٹھے

"اروہ بیٹا کیسی ہو؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں"

"میں ٹھیک ہوں بیٹا۔ کام کیسا جا رہا ہے"

"اچھا جا رہا ہے بابا"

"انسپیکٹر ارحان باسط اچھا لڑکا ہے نہ" وہ مدعے کی جانب آئے

"مجھے کیا معلوم بابا"

"میرے حساب سے تو وہ کافی اچھا لڑکا ہے"

"آپ کی تو عبیر کے بارے میں بھی یہ ہی رائے تھی"

اروہ کے کہنے پر اُن کی گردن جھک گئی

"گردن نہ جھکائیں بابا آپ کو یہ زیب نہیں دیتا"

"بیٹا مجھے معاف کر دو میں لالچ میں آ گیا تھا۔ مگر میرا یقین کرو ارحان باسط عبیر سے مختلف ہے"

"آپ مجھے یہ ارحان ناما کیوں سنا رہے ہیں" اروہ نے اُکتاہٹ سے اپنی گود میں بیٹھی بلی کو دور ہٹایا

"میں چاہتا ہوں تم ارحان سے ملو۔ اپنی زندگی کے بارے میں کچھ سوچو۔ تمہاری شادی کی عمر ہو گئی ہے"

"بابا مگر"

"اگر مگر نہیں اروہ میں جانتا ہوں عبیر کو پکڑوانے میں ارحان نے تمہاری مدد کی۔ تم دونوں نے مل کر اُسے موت کے گھاٹ اتارا" اروہ کو جھٹکا لگا

"آپ کو یہ سب کیسے معلوم ہے" اروہ کی بات پر وہ مسکرائے

"بیٹا ایک سیاست دان سب کی خبر رکھتا ہے۔ تم ارحان باسط پر غور ضرور کرنا بہت اچھا لڑکا ہے تُمہیں خوش رکھے گا" وہ کہتے ہوئے اٹھنے لگے

"اور یہ سیاست دان میرے لیے یہ سب کیوں کر رہا ہے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیوں کے یہ سیاست دان تمہارا باپ بھی ہے اروہ. تمھاری آنکھیں دیکھ کر دل کا حال بتا سکتا ہے"

وہ کہہ کر چلے گئے اروہ حیرانی سے باپ کی پشت کو تکتی رہیں اگر وہ سب جانتے تھے تو انہوں نے اُسے روکا کیوں نہیں. ؟

✶✶✶

سیوئل میں بہار نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا. وہ تینوں گیونگ بک گونگ پیلس جانے کو تیار تھے. ایک صوفے پر فالیشہ اور زیان بیٹھے تھے اور دوسرے پر زلفہ. کوریا آکر فالیشہ اور زیان کا سادگی سے نکاح ہو گیا تھا. جس کے باعث وہ اب زیادہ تر ساتھ ہی رہا کرتے تھے. زلفہ کا اپارٹمنٹ فالیشہ کے برابر والا ہی تھا وہ اکثر اس کے پاس آکر بیٹھ جاتی. زلفہ آج بھی صبح ہی اس کے اپارٹمنٹ میں آگئی تھی.

آج ان سب کو گھومنے جانا تھا. غازیان سے ملے ہوئے اسے پندرہ دن گزر چکے تھے البتہ غازیان کی کسی بات پر غور اس نے با مشکل ہی کیا تھا.

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جلدی کرو فالیشہ "زیان گھڑی دیکھتا بولا

"چپ کر کے بیٹھ جاؤ اور مجھے آئی لائنر لگانے دو. کمبخت لگ کر ہی نہیں دے رہا"فالیشہ آئی لائنر کی وجہ سے پہلے ہی تین بار منہ دھو چکی تھی

"ادھر دکھاؤ میں لگاؤں "وہ فالیشہ کے ہاتھ سے آئی لائنر لیتا ذرا آگے کو آیا

پہلے ایک آنکھ اور پھر دوسری اس نے آرام سے فالیشہ کی دونوں آنکھوں پر سیم آئی لائنر لگا دیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہو گیا"وہ پیچھے کو ہٹا

"آگے سے ہٹو کہیں مجھے کارٹون تو نہیں بنا دیا"وہ آئینہ دیکھتی بولی

فالیشہ نے غور سے خود کو آئینے میں دیکھا دونوں آنکھوں کا آئی لائنر سیم تھا. وہ کام جو وہ آدھے گھنٹے سے نہیں کر پا رہی تھی زیان نے دو منٹ میں کر دیا تھا

"واؤ یہ تم نے کب سیکھا. کہیں مجھے سے پہلے کوئی گرل فرینڈ تو نہیں تھی تمہاری؟"فالیشہ پکی شکی بیوی بن گئی

"اہ کاش ہوتی مگر دیکھو کہاں پھنس گیا میں"وہ مایوس سا بولا

اس کا یہ انداز دیکھ کر زلفہ نے ہنستے ہوئے گردن جھکالی وہ اپنی ہنسی روکنے میں ناکام تھی

"میں تمہاری ان ادھوری خواہشوں کی ساتھ تمہارا بھی گلہ گھونٹ دون گی"فالیشہ کو یک دم غصہ آیا

"یار مذاق کر رہا ہوں لیشہ. تم میری زندگی کا وہ فیصلہ ہو جس پر مجھے کبھی پچھتاوا نہیں ہو گا"

✷✷✷

آدھی رات کے وقت اس کے کمرے کا دروازہ کھلا. وہ ہڑبڑا کر اٹھی. ایک دراز قد مرد اندر داخل ہوا. اس نے غور سے دیکھا اس کے ہاتھ میں ایک کانچ کی بوتل بھی تھی۔ وہ ایک دم اپنے بستر سے اُٹھی اور کمرے کے ٹھنڈے فرش پر پیر رکھے

"یاسع تم اتنی رات کو" یاسع نے کمرے میں داخل ہوتے ہی ہاتھ سے لائٹ کا بٹن دبایا۔ وہ نشے کے عالم میں لڑکھڑاتا ہوا چل رہا تھا

"یاسع تم۔۔ تم نشا کرنے لگے ہو۔۔ تم ایسا کیسے کر سکتے ہو"

لئیہہ اب چیخ رہی تھی۔ لئیہہ کی کسی بھی بات کی پرواہ کیے بغیر یاسع نے خود کو بیڈ پر دھکیل دیا

لئیہہ نے اُسے جھنجھوڑتے ہوئے اُس کے ہاتھ سے بوتل لے کر دور پھینک دی۔ کمرے میں یک دم کانچ کا شور پھیلا اور شراب کی بدبو اُٹھی۔ کمرے کے سفید فرش پر ہری بوتل کا کانچ چمکنے لگا

لئیہہ کی اس حرکت پر یاسع جلال کے عالم میں اٹھا۔ اُس کی آنکھیں لال ہو رہی تھی۔ خون سے بھی زیادہ لال۔ اُس کے اٹھتے ہی ایک زوردار آواز کمرے میں گونجی ساتھ ہی لئیہہ کا سفید رخسار لال ہوا۔ وہ چیخ بھی نہ سکی۔ وہ تھپڑ اُس کے چہرے پر نہیں اُس کی اُمیدوں پر مارا گیا تھا

"یاسع میں اس بچے کو مار ڈالوں گی اگر تم نے یہ سب نہیں چھوڑا" اُس کی آواز میں درد تھا

"اگر اُس بچے کو کچھ ہوا تو یہاں ایک جنازہ اور اٹھے گا" یاسع طیش کے عالم میں چیختا ہوا اُٹھا اور اپنی بیلٹ کھولنے لگا۔ چمڑے کی کالی بیلٹ نکل کر اُس کے ہاتھ میں آ گئی۔ اُس نے آگے آ کر بالوں سے پکڑ کر لئیہہ کو بیڈ پر دھکا دیا

"کیا کہہ رہی تھی تم میری اولاد مارو گی؟" نشے کی حالت میں وہ لئیہہ کو مارے جا رہا تھا ۔ لئیہہ کی دل دہلا دینے والی چیخیں پورے کمرے میں گونج رہی تھیں مگر یاسع کے ہاتھ نہیں رُک رہے تھے

"گالی۔۔۔ گالی" یاسع اب بھی چیخ رہا تھا۔ لئیہہ کے ہونٹوں سے خون بہنے لگا تھا۔ وہ اپنے تحفظ میں بری طرح ناکام ہوئی تھی۔ جسم پر نیل پڑھ گئے تھے

"یاسع اُسے مارتا مارتا نشے کے عالم میں خود ہی تھک کر بیڈ پر بیٹھ گیا مگر لئیہہ بری طرح رو رہی تھی۔ جان جسم سے جدا نہیں ہوئی تھی باقی پیچھے کچھ بچا نہیں تھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نیچے والے اتنے بہرے تو نہ تھے کہ آوازیں ان کے کانوں میں نہیں گئیں مگر شاید وہ سن کر بھی نہ آئے۔

خوشیاں کہیں غائب ہو گئیں تھیں۔یاسع نے اُس پر ہاتھ اٹھایا..اس پر

✶✶✶

اپریل کی دھوپ سڑک پر پڑ رہی تھی۔ سردی کی شدت نہ ہونے کی تھی۔ تھانے میں سناٹا چھایا تھا. تھانے کے سامنے کھڑی سیاہ ریوو سے چادر میں لپٹی ایک لڑکی اتری۔ وہ لڑکی اب اندر داخل ہو رہی تھی اُسے دیکھتے ہی ہر آتا جاتا انسان اُسے سیلوٹ کرنے لگا۔ وہ سیدھی چلتی ہوئی آئی اور انسپیکٹر روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔ اُس کی سیاہ نوک دار ہیل کی آواز سنسان تھانے میں گونج رہی تھی۔ اُس کے داخل ہوتے ہی سامنے بیٹھے فائلز میں منہ دیے شخص نے چہرا اٹھایا

"اروہ حیدری آپ" وہ اُسے دیکھتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا

"بیٹھئے"اروہ سامنے رکھی کُرسی پر بیٹھی۔اروہ کے بیٹھتے ہی ارحان بھی بیٹھا

"مجھے پورے مہینے کا ریکارڈ چاہیے،کتنے کیس آئے،کتنے چھوڑ پکڑے گئے،کتنے ابھی رہتے ہیں"

"آفاق میڈم کو فائلز دکھاؤ"ارحان نے حوالدار کو اشعارہ

"خیریت اروہ حیدری آج آپ خود آئیں ہیں"

"میں یہاں محض ایک کام کے لیے نہیں آئی"

حوالدار فائلز لے آیا اروہ ایک ایک کر کے دیکھنے لگی

"کیوں آئے تھے آپ گھر؟"اروہ فائلز بند کرتی بولی۔

"آپ کا رشتہ لینے. تو کہیے کیا جواب ہے آپ کا؟"ارحان بولا

"آپ کو مجھ سے شادی کیوں کرنی ہے ارحان؟"اروہ نے سوال کیا

"اروہ محبت پر انسان کا اختیار نہیں ہوتا تو اس بات کا جواب مشکل ہو گا اور۔۔"ارحان کے لہجے میں اپنائیت تھی

"اور"اروہ یک دم بولی

"اور مجھے لگتا ہے کہ میرے لیے آپ سے بہتر کوئی نہیں۔ آپ پڑھی لکھی دین دار عورت ہیں اور ایسی عورتیں صرف گھر نہیں بناتیں وہ معاشرے کو ایک بہترین نسل بھی دیتی ہیں

"اروہ کے رخسار بے ساختہ لال ہونے لگے

"ہر انسان اچھا نہیں ہوتا مجھے میں بھی عیب ہیں"

جب آپ کو اروہ حیدری مل رہی ہو تو کون کمبخت عیب دیکھے گا"

"اروہ عیب ہر انسان میں ہوتے ہیں مجھ میں بھی ہوں گے۔ اگر ہم کسی انسان کو قبول کرتے ہیں تو اُس کے عیبوں کو بھی کرنا چاہیے۔ کوئی بھی انسان بے عیب نہیں ہوتا"اُس کی مسکراہٹ سمٹی اور سنجیدگی سے بولا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں آپ کو زیادہ تنگ نہیں کروں گا۔ آپ ایک بار جواب دے دیں جو بھی ہو گا مجھے منظور ہو گا۔ مگر یاد رکھیے گا آپ میری پسندیدہ عورت ہیں"

"اور اگر میں نہ کر دوں تو؟" اروہ سنجیدگی سے بولی

"اتنا مضبوط نہیں ہوں میں اروہ بی بی" وہ دھیمے لہجے میں بولا

"مضبوط بننا پڑھتا ہے"

"ایسی مضبوطی کا کیا کرنا جو محبت کی ناکامی سے ملے"

"بابا آپ کو چند دونوں میں جواب دے دیں گے"

"مجھے جواب آپ سے چاہیے اروہ"

اروہ نے سن کر چائی کا کپ منہ سے لگا لیا۔ چائی کی تھکن اتار دینے والی خوشبو کسی کے دل سے ایک شخص کے لیے برف اتار گئی تھی۔

✷✷✷

اس حسین موسم میں زلفہ،فالیشہ اور زیان گیؤنگ بک پلیس میں مٹر گشت کر رہے تھے ۔دریا کے کنارے بنایہ محل کوریا کی ثقافت کا ایک بہترین نمونہ پیش کرتا تھا۔ موسم نے محل کے ارد گرد لگے درختوں کو گلابی کر دیا تھا۔ محل تک جانے کے لیے دریا پر بنا پل دریا سے چند ہی میٹر اونچا تھا۔ جبکہ دریا کے اُس پار بنا وہ محل کئی منزلوں پر مبنی تھا۔ محل کی ہر منزل کے باہر گول بالکونی بنی تھی۔ محل کے اطراف میں بنی عمارتوں کی چھت تکونوں والی ٹوپی نما تھی۔ساتھ ہی محل کے صحن میں مختلف مجسماعات بنے تھے بلاشبہ وہ محل بہت حسین تھا

"زیان اس شیر کی مورتی دیکھو" فالیشہ نے اُسے سامنے بنی مورتی کی جانب توجہ دلائی

"واؤ یہ تو بہت ہی عجیب ہے" فالیشہ کے اُسے توجہ دلانے پر وہ یک دم چہک کر بولا

"زیان تم بھی نہ" زیان کے انداز پر وہ ہنسی

زیان اور فالیشہ کی مثال اس طرح تھی کے ایک کہے دن تو دوسرا کہے دن. وہ دونوں متواز راستے تھے.

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ کیسی جگہ لے آئے تم دونوں مجھے" زلفہ اُکتاہٹ سے بولی۔ محل کی عجیب مورتیاں اُس کا دل دہلا رہی تھیں

"کوئی بادشاہ ملکہ کا بھی سین ہے یا یہاں یہ مورتیاں ہی حکومت کرتی تھیں؟" زلفہ دوبارہ بولی

"دیکھنے میں تو مورتیوں کی ہی حکومت لگ رہی ہے" زیان نے جواب دیا

"شکر موسم اچھا ہے ورنہ میں نے تو ان بھیانک مورتیوں کو دیکھ دیکھ کر مر ہی جانا تھا" فالیشہ کی بس ہوئی

"چلو واپس چلتے ہیں" زیان بولا

"اب آ ہی گئے ہیں تو دیکھ ہی لیتے ہیں یہ بھیانک مورتیاں کیا معلوم کوئی بادشاہ ملکہ کی کہانی دیکھنے کو مل جائے اور ویسے بھی اتنا مہنگا ٹکٹ لیا ہے وہ بھی تو وصول کرنا ہے" فالیشہ کہہ کر زلفہ کو لیتی آگے بڑھ گئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چند گھنٹوں بعد وہ تینوں پورا محل گھوم چکے تھے۔ کوریا کی یہ پرانی تاریخ اُنہیں کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی

محل سے باہر نکلتے ہوئے زلفہ کی گردن ایک جانی پہچانی آواز پر گھومی زلفہ کے رُکتے ہی زیان اور فالیشہ بھی رُکے۔ اُن کے سامنے ایک بھوری آنکھوں والا نوجوان کھڑا تھا

"غازیان تم" زلفہ کے سوال پر فالیشہ اور زیان نے ایک دوسرے کو ناسمجھی سے دیکھا

"زلفہ یہ کون ہے؟"

"یہ غازیان ہے وہ تمہیں بتایا تو تھا اسکول والا" اروہ سے ملاقات کے بعد وہ فالیشہ کو اُن چاروں سے متعلق سب کچھ بتا چکی تھی

زلفہ نے آگے جھک کر فالیشہ کے کان میں کچھ کہا۔ زلفہ کے کہنے پر فالیشہ اور زیان دور جا کھڑے ہوئے

"پیچھا کر رہے ہو تم میرا" زلفہ دبے دبے غصے میں بولا

"جو بھی تم سمجھو"

"غازیان میں تم سے شادی نہیں کر سکتی" زلفہ نے ڈائریکٹ بات کی

"کیوں" اُسے افسوس ہوا

"میں mentally depressed ہوں"

"میں ٹھیک کر لوں گا" لہجے میں مان تھا

"میں محبت نہیں کر سکتی"

"تم وفا تو نبھا سکتی ہو نہ محبت میں کر لوں گا" اُس بار اپنائیت تھی

"میں لوگوں کے لیے بد نصیب ثابت ہوتی ہوں" زلفہ نے آہ بھری

"اگر تم اس خوش قسمتی کو بد نصیبی کہتی ہو تو میں زندگی بھر بد نصیب رہنے کو تیار ہوں" اس بار عقیدت

اُس کی باتیں زلفہ کو جامد کر رہی تھیں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں خوبصورت نہیں ہوں" زلفہ کے کھلے بال اڑنے لگے

'میری نظر سے خود کو دیکھو اپنی ہر ادا خوبصورت لگے گی" اس بار محبت نے اطراف میں اپنے پر پھیلائے تھے

"اگر میں ماں نہ بن سکی تو" کہتے ہوئے یاسع کے الفاظ اُس کے ذہن میں گونجے "کیوں نہ کرتا میں دوسری شادی تم اولاد تو دے نہیں سکیں مجھے"

"ہم بچے اڈوپٹ کر لیں گے" یہ بھی تو ایک مرد تھا

"اگر گھر والے نہیں مانے تو" زلفہ نے ابرو اٹھائی

"میں منا لوں گا" وہ یقین سے کہہ رہا تھا

"مجھے تھوڑا وقت چاہیے"

"جتنا چاہو وقت لے لو زلفہ میں نے دس سال تمہارا انتظار کیا ہے آگے ہزار سال بھی کر سکتا ہوں"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سن کر زلفہ کی دھڑکن میں تبدیلی آئی

"چار مہینے بعد نام سان ٹاور کے قریب اُس ہی تاریخ کو میں تُمہیں جواب دے دوں گی اور ہاں اس وقت کے درمیان نہ تم میرا پیچھا کرو گے نہ مجھے سے رابطے کی کوشش"

"ٹھیک ہے تم یہ نمبر رکھو۔ بس مجھے بتا دینا کہ مس زلفہ سے مسئس غازیان کب بننا ہے غلام حاضر ہو جائے گا"وہ شرارتی انداز میں کہتا واپسی کے لیے پلٹ گیا

زلفہ بھی پلٹ کر فالیشہ تک جانے لگی۔ ایک دوسرے کی جانب پیٹھ کیے وہ اپنے اپنے راستوں پر تھے

اُن کے گزرنے پر محل کی دیواروں نے آپس میں کہا تھا"بلاشبہ غازیان ظفر زلفہ شاہ کے لیے ہزار سال بھی انتظار کر سکتا ہے۔

آخر کار محل کو بھی ایک بادشاہ ملکہ کی کہانی مل چکی تھی۔

✶✶✶

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دوپہر بھر مٹر گشت کے بعد وہ تینوں تھکے ہارے زلفہ کے اپارٹمنٹ میں آ گئے تھے۔دوپہر کے باوجود کوریا میں موسم ٹھنڈا تھا

"زلفہ ویسے کیا نام تھا اس کا۔۔۔ہاں غازیان کیوں آیا تھا وہ؟"فالیشہ سوچتی ہوئی بولی

"یوں سمجھو ایک نئی مصیبت گلے پڑ گئی ہے"

"کہیں پروپوز تو نہیں کر دیا اُس نے؟"فالیشہ جوش میں بولی اس کے انداز پر زلفہ ہنس دی

"یعنی میرا اندازہ صحیح ہے۔یہ بتاؤ تم نے جواب کیا دیا"فالیشہ اٹھ کر آئی اور اس کا شانا جھنجھوڑا

"چند مہینوں کا وقت لیا ہے دے دون گی جواب"اس نے فالیشہ کو دور ہٹایا

"چند مہینے زیادہ نہیں ہیں"

"چند مہینے تو پھر بہت ہیں آپ کی دوست نے تو مجھے سالوں رُلایا ہے"زیان بھی بولا

Clubb of Quality Content

"زیان بیچ میں نہ بولو۔ ویسے زلفہاں کرو گی یا نہ" وہ زیان کو بولتی تھوڑی کا وزن ہاتھوں پر لادے آگے کو آئی

Offcourse "نہ ہی کروں گی"؛ساتھ ہی کاندھے اُچکائے

"زلفہ ایسا تو نہیں کرو بیچارے کے ساتھ"

"بہت وہ بیچارہ"

"مجھے کیا معلوم وہ مجھ سے واقعی محبت کرتا بھی ہے یا نہیں"

"زلفہ محبت آنکھوں سے جھلکتی ہے. اس کی آنکھوں میں دیکھو اور تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے یا نہیں"

"زلفہ آپ اپنا پورا وقت لیں اور سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں۔ آپ کی زندگی کا معاملہ ہے"

زیان نے سمجھداری کا مظاہرہ کیا

"زیان ویسے کبھی کبھی تم بھی سمجھداری کا مظاہرہ کر ہی لیتے ہو" فالیشہ سے چپ نہ رہا گیا

"آپ اس کو برداشت کیسے کرتے ہیں" زلفہ نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ سوال کیا

"بس کرنا پڑتا ہے"

"کیا مطلب کرنا پڑھتا ہے زیان مجھ سے محبت کرتا ہے" وہ زلفہ کو جواب دے کر زیان کی جانب مڑی

"اور تم تو اب مجھ سے بات ہی نہیں کرو" فالیشہ نے منہ بنا کر اُس کی جانب پشت کر لی

"یار لیشہ میری بات تو سنو"

فالیشہ خاموش رہی

"لیشہ غلطی بھی تمہاری اور منائے بھی وہ" زلفہ نے اسے مزید تنگ کیا

"ہاں تو میں بیوی ہوں" اس نے زلفہ کے کان میں سرگوشی کی

"لیشہ" فالیشہ کے اس بار بھی نہ سننے پر زیان نے آگے بڑھ کر اسے اپنی جانب کھینچا اور اسے مضبوطی سے اپنے حصار میں لے لیا۔ سر اس کے بالوں میں دیے وہ نرمی سے بولا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

" You are the one who completes me"

فالیشہ نے پہلے تو اسے دور ہٹایا پھر ڈھیلی پڑھ گئی۔اپنے گرے ہاتھ مضبوطی سے اس کے گرد باندھ لیے۔یہ ہی تو وہ چاہتی تھی۔۔اس شخص کا احساس یہ لمس یہ نرمی۔۔

زلفہ چند لمحے اُنہیں یوں ہی دیکھتی رہی اسے یک دم یاسع یاد آیا. وہ اور یاسع بھی تو ایسے ہو سکتے تھے نہ. آنکھیں بے ساختہ نم ہوئیں. اس کی یادیں تکلیف دیں تھیں

"میں تمھیں کبھی معاف نہیں کروں گی یاسع"اس نے نم ہوتی آنکھیں صاف کیں اور خود سے سرگوشی کی

اسے لگتا تھا اس کے احساسات مر چکے ہیں مگر وہ تو اندر کہیں اب بھی زندہ تھے

✷✷✷

اروہ اور ارحان کی ملاقات کو کئی ہفتے گزر چکے تھے۔آج اسے ارحان کو جواب دینے جانا تھا ۔وہ حد سے زیادہ بے تاب تھی نا جانے یہ خوشی کیوں ہو رہی تھی۔ایک عجیب کیفیت تھی مگر سکون تھا

"بی بی آپ کا کون سا عبایہ استری کروں"ملازمہ نے سوال کیا

"میں نے ابھی سوچا نہیں ہے تم ایک کام کرو میرے ساتھ چلو میں نکال کر دیتی ہوں"اروہ اسے ساتھ لیتی اپنے کمرے کے ساتھ ہی بنے ایک چھوٹے کمرے میں آ گئی

اس چھوٹے کمرے کی دیواروں پر بڑی بڑی الماریاں بنی تھیں۔جس میں اروہ کے کپڑے رکھے جاتے تھے

اس نے ایک الماری کا دروازہ کھولا تو اندر رکھے ہر طرز کے عبائے دکھائی دیے۔الماری میں ایک جانب عبائے رکھے تھے۔ایک جانب ہر رنگ کا اسکارف موجود تھا تو تیسری جانب شال کی کلیکشن تھی

اس نے آگے بڑھ کر ایک ایک کو دیکھنا شروع کیا۔اور پھر چند منٹوں بعد ایک مہروں رنگ کا عبایا جس کے کنارے ہلکے چمک رہے تھے۔ساتھ ہی کاندھوں پر بھی ہم رنگ ہی کپڑا جھول رہا تھا۔نوکرانی کے ہاتھ میں تھمایا۔

"یہ کردو ہم رنگ ہی اسکارف کر دینا اور مہروں ہی ہیلز نکال دینا"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اروہ اسے ہدایات دے کر پلٹ گئی۔ عجیب خوشی تھی جو اسے ہو رہی تھی

چند گھنٹوں بعد وہ تیار ہونے کے لیے آئینے کے سامنے کھڑی تھی۔ وہ عبایا پہنے اروہ کسی سلطنت کی ملکہ لگ رہی تھی۔ اس نے ہلکا سا میک اپ کیا اور سفید چہرے کے گرد اسکارف باندھ لیا۔ انگلیوں میں انگوٹھیاں، پیروں میں ہیلز اروہ تیار تھی۔ آج کا دن یقیناً خوبصورت ہونے والا تھا

اس نے ارحان سے ملنے کے لیے شہر کے سب سے مہنگے اور بہترین ریسٹورانٹ کا انتخاب کیا تھا۔ وہ تھوڑی ہی دیر میں گاڑی میں جا بیٹھی۔ بغیر کوئی سیکیورٹی گارڈ لیے اروہ آج ایک عام انسان بن کر جا رہی تھی۔

گاڑی سکھر کی سڑکوں پر دوڑنے لگی۔ موسم آج کافی خوشگوار تھا۔ وہ بھی آج اروہ کا جواب سننے کو بے تاب تھا

وہ ریسٹورانٹ پہنچی اور ارحان کو ڈھونڈنے لگی وہ جانتی تھی ارحان پہلے سے موجود ہو گا ۔ریسٹورانٹ جدید طرز کا بنا تھا۔ شیشے کے دروازے تھے یہ ریسٹورانٹ شہر سے تھوڑا ہٹ کر تھا۔ قدرت سے محبت کرنے والوں کے لیے یہ جگہ بہترین تھی

ریسٹورانٹ میں آج لوگ معمول کے مطابق زیادہ تھے۔اسے ارحان نیچے نہ دکھا تو وہ بالائی منزل پر آ گئی

اروہ کو آتا دیکھتے ہی ارحان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

"بیٹھیں"

اروہ کے بیٹھنے پر وہ بھی اپنی جگہ بیٹھ گیا

" کیسی ہیں آپ" ٹیبل پر رکھی موم بتی اُن کے درمیان اُجالا کرنے لگی

"ہمیشہ کی طرح اچھی"

"شکریہ میری بات رکھنے کے لیے۔یہاں آنے کے لیے"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس کی کوئی ضرورت نہیں"

"مجھے نہیں لگا تھا آپ آئیں گیں" اس کی بات پر اروہ مسکرائی

"اور آپ کو ایسا کیوں لگا تھا؟"

"کہاں میں اور کہاں آپ"

"سامنے ارحان باسط ہو تو یہ سب معنی نہیں رکھتا"

"میں اسے ہاں سمجھوں"

"اتنے بھی خوش فہم نا ہوں اب" اروہ نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے اسے دیکھا

"دیکھیں سنبھل کر بات کریں میں بہت خوش فہم ہوں"

ساتھ ہی ارحان ہنس دیا اروہ بھی ہنس دی

"آپ...." ارحان کے ہلتے لب رکے سامنے سے ایک لڑکی بھاگتی ہوئی اوپر آتی نظر آئی۔

اس بچی نے آکر رونا شروع کر دیا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بچاؤ معما۔۔باباوہ ہمیں ماردیں گے معما"

اتنی ہی دیر میں پیچھے سے چہرے پر رومال باندھے کچھ لوگ بھی آئے

ریسٹورانٹ میں ہنگامہ مچ گیا۔ سیکیورٹی گارڈ خون میں لت پت اُن لوگوں کو روکنے میں ناکام تھے

"ارحان یہ کیا ہے"

"اروہ آپ کے سیکیورٹی گارڈ کہاں ہیں؟"

"میں اکیلی آئی ہوں"ارحان نے گردن دائیں بائیں گھمائی تو اسے ایک محفوظ جگہ نظر آئی

ارحان اس کو اپنے ساتھ لیتا ایک کونے میں جا چھپا

اروہ بے آواز رونے لگیں۔اس کے شہر کے لوگ اس کی آنکھوں کے سامنے مر رہے تھے ،لوٹے جا رہے تھے

"اروہ مجھ پر بھروسہ کریں میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گیا"اس نے اروہ کو چپ کروانے کی کوشش کی۔وہ اسے یہ نہ کہہ سکا کے آپ کے آنسو مجھے بھی کمزور کر رہے ہیں

"مگر یہ سب کون ہیں"وہ کونہ ایک چھوٹے کمرے جیسا تھا. کمرے میں پرانی ٹیبل ،کرسیاں اور ریسٹورانٹ کا سامان بے دردی سے پڑا تھا.

"میں نہیں جانتا ممکن ہے کے ٹیرورسٹ آٹیک ہو"

"کیا آپ نے کسی کو آج یہاں آنے سے متعلق بتایا تھا؟"ارحان کا دماغ چلا

"نہیں"وہ ڈرتی ڈرتی بولی

"اروہ آپ یہاں ہی رہیں میں باہر کا نظام دیکھتا ہوں"اس نے جانے سے پہلے موبائل نکالا اور کال ملائی

"سگنلز کو کیا ہوا"موبائل پر سم کی جگہ کراس بنا نظر آیا۔کوئی تھا جس نے پلاننگ کی تھی

"مجھے اکیلے ہی دیکھنا ہو گا" ارحان نے اپنی جیب سے گن نکالی اور آگے بڑھ گیا۔

یک دم ہی گولی چلنے کی آواز آئی۔ اروہ کی دبی دبی چیخ نکلی

"جب تک میں یا کوئی ٹیم نا آجائے باہر مت نکلیے گا" وہ کہہ کر پلٹ گیا۔ اروہ اسے موت کے منہ میں جاتا دیکھتی رہی۔ کیا ہر بار وہ اسے یوں ہی چھوڑ کر جایا کرے گا۔ ارحان بہادر تھا مگر کیا وہ اتنی بہادر بن سکے گی؟ یا یہ ادھوری ملاقات آخری ملاقات ثابت ہو گی

وہ آدھا گھنٹا یوں ہی کھڑی رہی۔ ارحان کا اس کے بعد سے کوئی نام و نشان نہیں تھا۔ نیچے سے گولیاں چلنے کی آوازیں اب بھی آ رہی تھیں۔ وہ دبی دبی آواز میں روتی رہی۔ زندگی نے اسے کہاں لا کر بے بس کیا تھا۔ وہ بہادر تھی مگر اتنی نہیں کے اپنی آنکھوں کے سامنے اموات دیکھے۔ اروہ نے آج سیکیورٹی ساتھ نہ لا کر بہت بڑی غلطی کی تھی

"کہیں یہ آفت اس ہی کی وجہ سے تو نہیں آئی۔ کیا کوئی اسے ڈھونڈھ رہا تھا؟" اروہ کو اچانک خیال آیا

باہر سے دوبارہ ایک بچی کے چیخنے کی آوازیں آنے لگیں "ہٹو۔۔ دور ہٹو"

اروہ کا انہماک ٹوٹا۔اس نے باہر جھانک کر دیکھا۔ایک چھوٹی بچی تھی جو ایک درندے سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی۔اروہ سے مزید دیکھا نہ گیا۔اس نے پاس رکھی ایک لوہے کی بھاری سلاخ اٹھائی اور باہر نکل گئی۔ایک پل کو اسے ارحان کی بات یاد آئی مگر وہ باہر نکل گئی

اروہ باہر نکل کر بھاگتی ہوئی بچی تک گئی اور ساتھ ہی وہ بھاری سلاخ اس آدمی کے سر پر مارنے کی کوشش کی۔وہ مرد اعصاب کا مضبوط تھا اس لیے اسے کچھ نہ ہوا

"یہاں تو ایک اور شکار بھی موجود ہے"اس شخص نے بھاری آواز میں کہا۔بچی بھاگ کر اروہ سے آلگی

"اب تم دونوں کو کون بچائے گا"ساتھ ہی اس نے بیچ میں آتی ٹیبل الٹا دی۔ٹیبل پر رکھی موم بتی نیچے فرش کو چومتے اروہ کے عبائے پر جا گری۔عبایا ہلکا ہلکا جلنے لگا

اس نے دل ہے دل میں خدا سے دعا مانگی۔بچی کو دور ہٹایا

"اب میں اس شہر کی جانی مانی شخصیت کو زندہ جلتا دیکھوں گا"وہ آدمی پاس آنے لگا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اروہ کی سانس گلے تک آ پہنچی۔اس نے بھاگ کر سامنے رکھا پانی کا جگ اٹھانا چاہا جسے اس رومال والے آدمی نے ناکام بنا دیا

"اب کیا کرو گی؟"

اروہ اسے سننے کے بجائے زور زور سے اپنے عبائے کو ہیل سے گھسنے لگی بچی بھی اس کے ساتھ اس میں شامل ہو گئی

وہ مرد آگے آتا رہا اروہ بچی کو لے کر پیچھے ہوتی رہی۔ایک جانب وہ بچی تھی۔ تو دوسری جانب اس کا عبایا جل رہا تھا۔ارحان کا کچھ پتہ نہیں تھا۔اس نے بے دردی سے آنکھوں میں آنے والے آنسو صاف کیے. پیچھے ہوتے ہوئے وہ ایک ٹیبل سے ٹکرائی۔اس بار اروہ نے ٹیبل اس شخص پر الٹا دی۔اور بچی کو لے کر ایک کونے میں آ چھپی عبائے کی آگ اب بند ہو چکی تھی البتہ جلا ہوا کپڑا اروہ کی ٹانگ سے چپک گیا تھا۔اروہ نے کراہ کر آنکھیں میچیں۔ آنسوں ایک بار پھر ندی بن کر بہنے لگے

وہ اپنے پیر کو دیکھ ہی رہی تھی کہ سامنے سے ایک اور مرد آ گیا

اسے دیکھ کر اروہ اور بچی کی چیخ نکلی

"اس سے تو بچ گئیں مگر اب تمہیں مرنا ہو گا اروہ حیدری"

سامنے کھڑے شخص نے گن اروہ کی جانب کی۔ اروہ جامد رہ گئی۔ اس کی موت سامنے تھی

یک دم ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ گولی کی آواز پورے ریسٹورانٹ میں گونجی۔ خون کے قطرے اس کے چہرے پر آ کر لگے

اروہ نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولیں۔ خدایا وہ زندہ تھی۔ وہ زندہ تھی۔ اس نے سامنے دیکھا تو ارحان باسط کھڑا تھا۔ اس نے اروہ کی جان بچا لی تھی۔ اروہ روتے ہوئے اس تک جانے لگی یکدم ہی ایک اور گولی کی آواز گونجی۔ گولی پھر گولی ایک ہی آواز بار بار۔۔۔

جسم ڈھیلا پڑھ گیا۔ آنکھیں بند ہوئیں۔ سرخ سیال اُبل اُبل کر جسم سے نکلنے لگا۔ ارحان باسط زمین بوس ہو گیا تھا۔ تکلیف ختم ہو رہی تھی یا شاید کسی کے لئے ایک نئے سرے سے شروع ہو رہی تھی

اروہ نے اگلے ہی لمحے خود کو زور زور سے چیختا پایا۔ایک گولی اس کے بازو پر بھی آ کر لگی

(ویسے آپ کو کیا کہا جائے mini بے نظیر یا سندھ کی مریم نواز)

پولیس آ گئی تھی ہر چیز کی تلاشی لی جا رہی تھی۔عمران حیدری بھی آ گئے تھے۔مگر اس کی آنکھوں میں بس ارحان کا چہرہ ثبت تھا

(سیاست دان مکار ہوتے ہیں)

عمران حیدری نے اپنی شال اتار کر اسے اڑھائی۔۔اس کا چہرہ گرد سے آلودہ ہو رہا تھا۔ہیلز ٹوٹ گئی تھیں۔بازو سے خون اُبل اُبل کر نکل رہا تھا

(مجھے یہ دھمکی پسند آئی سیاست دان تو دھمکیاں بھی بہت اچھی دیتے ہیں)

اس نے ارحان کو جاتے اور خود کو عمران حیدری سے لگ کر روتے دیکھا۔آوازیں رک سی گئیں تھیں کوئی ساتھ ہو کر بھی ساتھ نہیں تھا۔دنیا جیسے اس کے آنسوؤں میں ڈوب سے گئی تھی

(ایسی مضبوطی کا کیا کروں گا جو محبت کی ناکامی سے ملے)

وہ گاڑی میں تھے. گاڑی ہسپتال کی جانب گامزن تھی۔ گاڑی رکی سب ارحان کو اسٹریچر پر لٹا کر اندر لے جانے لگے

(آپ میری پسندیدہ عورت ہیں)

اروہ آپریشن تھریٹر کے باہر بیٹھی تھی. خون میں لپٹا بازو اب سفید پٹی سے لپٹا تھا۔یہ ادھوری ملاقات کیا واقعی اُن کی آخری ملاقات تھی

سب اس سے حملے کے متعلق پوچھ رہے تھے مگر اُسکی زبان جیسے تالو کو چپک گئی تھی

(میں اسے ہاں سمجھوں)

آپریشن تھریٹر سے ایک ڈاکٹر باہر آیا۔اس کے الفاظ سنتے ہی اروہ کی سماعت دھندلائی ۔اس نے خود کو فضا میں آزاد پایا۔اندھیرے نے اس کی راہ لے لی تھی ایک بار پھر وہ اندھیرا جو اسے کئی سال پہلے دکھا تھا۔

✶✶✶

چار مہینے بعد...

مدت کے لئے دیے ہوئے چار مہینے گزر چکے تھے اور اب پیشی کا وقت تھا. ستمبر کے موسم، زرد پتوں کی خوشبوں میں سیوَل کے حسین درخت اپنے پتے کھو رہے تھے. یہ موسم تو اداسی کا موسم نہیں؟.. مگر یہ اداسی ہی تو خوشی ساتھ لاتی ہے. خزاں پت جھڑ کا موسم. اداس شجر، فضا کی خاموشی، مگر ایک اندرونی سکون یا بے چینی فرق کرنا مشکل ہے

موسم خزاں میں بہاروں کا سما ہے یعنی،

وہ جب آتے ہیں پھول کھلتے ہیں

پیروں تلے درختوں کے نارنجی لال پتے، نام سان ٹاور کے نیچے، سیاہ جینز پر لمبا کوٹ پہنے اس نے ہاتھ پر بنی گھڑی کی جانب دیکھا.. وہ یہاں کسی کا انتظار کر رہا تھا

کسی نہیں یہاں وہ اپنی محبت کا انتظار کر رہا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سیؤل کا ٹاور نام سان شہر کی اونچی،روشنی سے جگمگاتی عمارتوں سے دور ایک پہاڑی پر واقع تھا. جدید طرز پر مبنی یہ اپنے ملک کا پہلا ریڈیو ٹاور ہے. سیاہ کوریا آئیں اور اس کا دیدار نہ کریں..ناممکن اس کے نیچے کھڑے غازیان نے سر اٹھا کر دیکھا تو دور آتی زلفہ اسے ہی دیکھ رہی تھی. وہ قریب پہنچی اور اس تک آ کر رکی

"کیسی ہو"سوال نہیں تھا حال جاننے کی منت تھی

"مجھے لگتا ہے ہمیں کام کی بات کرنی چاہیے"نہایت ہی تمیز سے منت ٹھکرا دی گئی

"تم نے جواب سوچ لیا"

"یس"زلفہ کی کہنے پر وہ اسے تحسین بھری نگاہوں سے تکنے لگا

"بتاؤ"وہ لاپرواہی سے کہہ کر واپس اپنے ناخون آپس میں رگڑنے لگی

"میں اپنا جواب دے چکی ہوں"زلفہ کے کہنے پر غازیان نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

"یہ اتنا بے وقوف تو نہیں ہے کہ اسے سمجھ نا آئے"زلفہ نے بس سوچا

غازیان چند لمحے خاموش رہا اور پھر اس نے اگلے ہی لمحے گتھی سلجھالی. یک دم ہی ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے

"میں تمہیں آگاہ کر دوں۔ محبت میری بس کی نہیں۔ میں جس انسان سے محبت کرتی تھی وہ اب میرے ساتھ نہیں" آخری جملہ بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا

"مگر میں جس انسان سے محبت کرتا ہوں وہ ابھی میرے سامنے کھڑی ہے" آنکھوں میں محبت تھی.

زلفہ نے سر اٹھا کر اُس کی آنکھوں میں دیکھا۔ بھوری آنکھوں دو رنگ کی آنکھوں کو محبت کا یقین دلا رہی تھی۔ وہ باتیں کہہ رہی تھی جو زبان نہ کہہ سکی۔ ساحر آنکھیں اپنا سحر دکھا رہی تھیں. دو لوگوں کو نہ چاہتے ہوئے بھی دیکھتے رہنے پر مجبور کر رہی تھیں۔

زلفہ نے خفت سے گردن دائیں بائیں گھمائی۔ غازیان کی نگاہیں اب بھی اس پر مرکوز تھیں ۔وہ ان آنکھوں کے سحر سے کبھی نکلا ہی نہیں تھا نہ کبھی نکل سکتا تھا۔۔ کبھی نہیں

اس کے رخسار بے اختیار گلابی ہوئے غازیان اس بار مسکرایا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تمہارا یہ اقرار میری خوش نصیبی ہے.. میں تمہیں اپنی آزمائشوں کا انعام سمجھوں گا"

"اُمید کرتی ہوں اپنے فیصلے پر پچھتاوا نہیں ہو گا"

غازیان کا چہرہ ایک دم بجھا.. نہیں.. یہ اس بات پر نہیں تھا۔

زلفہ نے اس کا چہرہ دیکھا اور وہ وجہ سمجھ گئی

"غازیان میں نے یہ فیصلہ اپنی مرضی سے لیا ہے نہ کہ تمہارے اسرار کرنے پر" اس بار زلفہ کے لہجے میں اپنائیت تھی

"شادی کے انتظامات دیکھ لو گے یا"

"مادام آپ فکر نہ کیجئے گا میں سسر جی سے بات بھی کر لوں گا آپ بس ایک ہفتے بعد وہاں آجائیے گا جہاں یہ سب شروع ہوا تھا" وہ ہنستا ہوا بولا۔ ہنسنے پر اس کے دونوں گالوں کے گڑھے واضح ہوئے

زلفہ نے اس بار اس کے گڑھے غور سے دیکھے۔ وہ واقعی ہینڈسم ہو گیا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں چلتا ہوں اپنا خیال رکھنا اور ویڈنگ ڈریس مجھ سے شیئر کرنا نہیں بھولنا زے" وہ کہہ کر واپسی کے لیے پلٹ گیا

زلفہ چند لمحے سوچتی رہی۔۔ہاں وہ اسے سکھر آنے کی دعوت دے کر گیا تھا۔زندگی ایک بار پھر وہیں جا رہی تھی جہاں سے شروع ہوئی تھی

✷✷✷

عمران حیدری کے گھر کو دلہن کی طرح سجا دیکھ کر آپ یہ تو سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ نکاح ورخصتی کی تقریب گھر میں منعقد کی گئی ہے

وقت اب شام میں ڈھل رہا تھا ساتھ ہی مہمانوں کی آمد بھی شروع ہو گئی تھی

اروہ نے میک اپ آرٹسٹ کو گھر ہی بلا لیا تھا۔اس نے آج ارحان ہی کی خواہش پر سرخ لہنگا پہنا تھا۔بقول ارحان باسط دلہن کے لیے سرخ سے بہترین بھی کوئی رنگ ہو سکتا ہے کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اروہ کا میک اپ مکمل تھا. سرخ لہنگے کے ساتھ سرخ ہی ہیل، ہلکی جیولری اور ہم رنگ ہی اسکارف باندھے وہ آج ارحان باسط کی دھڑکنیں روکنے کو تیار تھی.

وہ اندر بیٹھی خود کو آئینے میں دیکھنے لگی. اچانک ہی دروزہ کھلا

"ماشااللہ میری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے" ان کے ہاتھ میں ایک معتدل سائز کی تصویر بھی تھی.

وہ اروہ کے قریب آ کر بیٹھے اسے سینے سے لگایا

" کتنی جلدی گزر گیا نا وقت اروہ. ابھی مجھے تمہارے ملنے کی خبر ملی تھی اور آج تمہارے جانے کا وقت ہے" انہوں نے وہ تصویر آگے کی. وہ تصویر اروہ اور عمران حیدری کی پہلی تصویر تھی. جس میں وہ چند منٹ کی اروہ کو سینے سے لگائے چوم رہے تھے

"اروہ میں جانتا ہوں میں نے کئی بار تم پر حد سے زیادہ سختی کی. میں شاید اچھا باپ نہیں بن سکا مگر تم ایک بہترین بیٹی ہو" وہ ساتھ ہی رونے لگے

"ایسا نا بولیں بابا. آپ مجھے کمزور کر رہے ہیں"

"اگر کبھی بھی تمھیں لگے کے ارحان تمہارے ساتھ اچھا نہیں. تو بلا جھجھک اپنے باپ کے گھر چلی آنا" وہ پھر اسے گلے لگائے آنسو بہانے لگے

"بابا اگر آپ ایسے روئیں گے تو میں نہیں جا آر ہی کہیں بھی"

"میں یہیں رہوں گی آ کے پاس"

عمران حیدری چند منٹ اسے یوں ہی سینے سے لگائے بیٹھے رہے اور پھر اسے خود سے جدا کیا

"یہ بات اب پوری نہیں ہو سکتی تمہارا پولیس والا باہر بیٹھا انتظار کر رہا ہے"

انہوں نے اروہ کی پیشانی چومی اور باہر کی جانب نکل گئے

ان کے جاتے ہی اروہ کی کزنز اندر آئیں اور اسے نکاح کے لیے اپنے ساتھ لے جانے لگیں

گھر کی سیڑھیوں پر مختلف رنگ کے پھول سجے تھے. اروہ پھولوں کی بنی سیج کے نیچے گھونگھٹ اوڑھے چل رہی تھی. پھولوں کی سیج کا اوپر کا حصہ سفید پھولوں کا تھا اور چاروں اعتراف پر لگے گلابی ڈنڈے گلابوں سے سجے تھے.

وہ سیڑھیوں سے اترتی ہوئی لان میں داخل ہوئی. نکاح کا وقت قریب سے قریب تر آرہا تھا. اروہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا. ایک نئی زندگی کا آغاز دل میں ڈر مگر خوشی اور سکون بھی. اروہ نے دائیں بائیں لان میں دیکھا. درخت بھی جھوم جھوم کر ان کی خوشی میں شریک ہونے کا ثبوت دے رہے تھے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لان میں سامنے ہی ارحان باسط بیٹھا نظر آیا. ایک ناقابل بیان احساس تھا جو اس وقت اروہ کو محسوس ہوا. ہاں مگر ایک بات تھی ارحان باسط کُرتا شلوار میں معمول سے زیادہ وجیہہ لگ رہا تھا

وہ شرماتی ہوئی اسٹیج تک آئی اور ایک مخمل کے صوفے پر آکر بیٹھ گئی. ان دونوں کے درمیان اب بس ایک پھولوں کی سیج تھی

ارحان کے ساتھ مولوی بھی آ بیٹھے. دو لوگ مل کر ایک زندگی بننے کو تیار تھی.

مولوی صاحب نے دونوں فریقین سے سوال کیے. تین بار کلمت ادا کرنے کے ساتھ دستخط ہوئے. اروہ حیدری اور ارحان باسط ایک خوبصورت بندھن میں بند چکے تھے. وہاں موجود ہر شخص نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے، اچھے نصیب خوش حال زندگی کی دعائیں

نکاح کے بعد عمران حیدری نے انیشہ حیدری کے ہمراہ اروہ کو لا کر ارحان کے ساتھ بیٹھا دیا . سفید کُرتا شلوار میں ملبوس ارحان باسط حسین تھا مگر مکمل نہیں. اروہ کو اس کے ملحق لا کر بٹھایا گیا تو وہ مکمل ہو گیا. آتے جاتے لوگ انہیں رشک کی نگاہ سے دیکھنے لگے

"مبارک ہو بیگم" اس نے اروہ کے نرم ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے. یہ لمس نیا تھا مگر پر سکون تھا

وہ دونوں ساتھ تھے. اس سے بہترین کیا ہو سکتا تھا.

"خیر مبارک" اروہ نے شائستہ انداز میں مبارک وصول کی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیسی لگ رہی ہوں؟"

"انسپکٹر ارحان باسط کی بیوی جیسی" اس کے منہ میں یہ ہی الفاظ آئے حالانکہ دل اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ لال جوڑا پہنے اسے سانسیں دے رہی تھی

"میں کیسا لگ رہا ہوں؟"

"آپ بھی بس اچھے لگ رہے ہیں"

لان میں ایک سمت دیکھو تو ہلکے میوزک پر لڑکیاں انجوئے کرتی نظر آئیں گی اور دوسری سمت دیکھو تو مرد حضرات اپنی باتوں میں اور عورتیں اپنی باتوں میں مصروف نظر آئیں گیں.

ارحان کا بس ایک بھائی تھا. والدین بہت پہلے ہی فوت ہو چکے تھے. اروہ ارحان کو بیٹھا دیکھ ارحان کے بھائی بھابھی اسٹیج پر چڑھے ساتھ ہی ایک دو یا تین سال کا بچا بھی چڑھا

وہ بچا بھاگتا ہوا آیا اور ارحان کی گود میں چڑھ گیا.

"ھود چاچی" ارحان نے بچے کو اروہ کی جانب کیا

"چاچی..چاچی" ھود خوشی خوشی ایک ہی لفظ بار بار دہرانے لگا

"ارحان ایک بات ہے تم دونوں ساتھ میں لگ .بہت اچھے رہے ہو" اس کے بھابھی نے چھیڑنے والے انداز میں کہا

"بس بھابھی آپ کی دیورانی ہے ہی اتنی خوبصورت سب اس کا ہی کمال ہے"

"بھائی تم تو ابھی سے زن مرید ہو گئے" اس کے بھائی نے لقمہ دیا

"بس اس معاملے میں ابھی تم سے پیچھے ہوں." ارحان بھی کم نہ تھا

ان کی باتوں پر اروہ اور بھابھی کھلکھلا کر ہنس دیں ارحان بھی ہنس دیا

✶✶✶

زلفہ سے ملاقات کے دو دن بعد وہ سکھر آ گیا تھا. انسان کہیں بھی رہ لے اپنا شہر اپنا ہوتا ہے . سکھر آج بھی ویسا ہی تھا جیسا کئی سال پہلے غازیان ظفر اسے چھوڑ کر گیا تھا. بس صفائی اور ترقی مزید بڑھ گئی تھی یہ سب اروہ حیدری کی نسبت تھا`

"زلفہ سے شادی کیوں کرنا چاہتے ہو؟"سامنے بیٹھے شخص نے سوال کیا

"میں زلفہ سے محبت کرتا ہوں انکل"وہ بلا جھجک بولا

"زلفہ کو اس بارے میں علم ہے؟"

"آپ ہاں کر دیں میں اسے راضی کر لوں گا"غازیان نے جھوٹ کہا وہ نہیں چاہتا تھا کے شاہ احمد کے ذہن میں کوئی منفی خیال آئے. مختصر وہ زلفہ کے کردار پر ایک خراش بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا

"اگر زلفہ راضی ہو جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں"شاہ احمد مزید زلفہ کی زندگی میں دخل نہیں دینا چاہتے تھے اس لیے مان گئے

"آپ نکاح کی تیاری کر لیں. میں ایک ہفتے میں زلفہ کو لے آؤں گا. زیادہ تکلّف نہ کیجئے گا"

غازیان نے کہنے کے بعد کافی کا کپ منہ سے لگایا

کیا تمھیں اس نکاح کا انتظار ہے؟؟

✷✷✷

رخصتی کے بعد ارحان اور اروہ گھر آ گئے تھے۔ اروہ سنگار میز کے سامنے کھڑی آئینے میں اپنا سراپا دیکھ رہی تھی کپڑے وہ پہلے ہی تبدیل کر چکی تھی۔ ارحان بیڈ پر بیٹھا تھا۔ بیڈ پر قریب ہی اس کے لائے گل لالہ رکھے تھے۔ اروہ آئینے میں دیکھتے ہوئے اپنا سر پر پہنا اسکارف اتار کر بال سلجھاتے ہوئے ارحان کی طرف مڑی

"ارحان"

موبائل چلاتی ارحان کی اُنگلیاں تھمیں۔

"کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے" اس کے لبوں سے بے ساختہ نکلا. یک دم ہی ارحان کی دل کی دھڑکن بڑھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسے دیکھتے ہوئے ارحان کی نظروں میں ستائش جھلکنے لگی۔ اروہ کے سیاہ بال گھنے، ملائم اور لمبے تھے اتنے کے اس کی پشت بھی بالوں نے چھپا دی تھی۔

"کوئی اتنا حسین کیسے ہو سکتا ہے" وہ سوچتا ہوا نرمی سے اُس کے قریب آیا اور اُس کے ریشم جیسے بالوں کو اپنی انگلیوں سے چھوا۔ وہ بال اپنی انگلیوں میں تھامتا اپنے ہونٹوں تک لے گیا نرمی سے انہیں چوما اور اپنی گرفت آزاد کی

"تم یقیناً میری کسی نیکی کا صلہ ہو" وہ عقیدت سے کہہ کر تھوڑا اور قریب آتا اپنے اور اروہ کے درمیان کا فاصلے پُر کر گیا۔ اُس کی باہوں میں گھرے اروہ کو اپنا آشیانہ مل گیا تھا. ارحان کو اپنا آپ مکمل محسوس ہو رہا تھا

چند لمحے بعد اروہ سے الگ ہوتے ہوئے اُس نے محبت کی مہر اُس کی پیشانی پر چھاپ دی اور کان کے قریب جھکا۔ اروہ کی سانسیں گہری، کان کی لو ہیں تک سرخ ہو گئیں

ساتھ ہی اُس نے اروہ کے نیچے گرے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ اس لمس میں محبت، اپنائیت کیا نہیں تھا۔

"" I'm blessed to have you wifey سر کو خم کرتا آہستگی سے بولا اور پھر اُس کے جھمکے سے کھیلنے لگا

اروہ کا دل پھیلنے لگا۔ اصل نیکیوں کہ صلہ تو اسے ملا تھا۔ شوہر محبت کرنے والا ہو تو عورت کو یہ دنیا بھی جنت لگتی ہے۔

اسی درمیان ارحان دوبارہ سیدھا کھڑا ہوا۔ اُس کا دوسرا ہاتھ بھی تھاما اور عقیدت سے اپنے دل کے مقام پر رکھ لیا۔

"مان تو محبت کیاں تھو(i love you)"اُس نے سندھی زبان استعمال کی

وہ اسے دیکھتی رہی۔ نم آنکھوں کے ساتھ پھر مسکراتی ہوئی بولی

"تم نے سندھی کہاں سے سیکھی؟"

"سندھی نہیں سیکھی۔ تمہارے لیے ایک جملہ سیکھا ہے"اروہ اسے یوں ہی محبت سے تکتی رہی۔

"آپ کا جواب میڈم" اُس نے اروہ کے ہاتھوں پر گرفت مضبوط کی

"اگر میں نہ دوں تو" اُس نے ارحان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔ واضح تھا وہ اُسے تنگ کر رہی تھی

"مان بھی(me too)"

ہنس کر کہتے ہوئے اروہ نے اپنا سر اُس کے دل کے مقام پر رکھ دیا۔ ارحان کے دل کی دھڑکن بڑھ گئی۔ ایک دل اندر دھڑک رہا تھا اور ایک باہر۔ محبت کی خوشبو اطراف میں پھیل چکی تھی۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے زخموں پر مرہم کی مانند اثر کر رہے تھے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

✷✷✷

نہروں کے شہر سکھر میں بالآخر سردی کی آمد شروع ہو گئی تھی۔ اچھلتی ہوئی ڈالفن۔ زرد پتے اور ابلتا ہوا دریا سردی کی آمد پر خوش ہونے کا ثبوت تھے

زلفہ ایک دن پہلے ہی سکھر پہنچی تھی۔ آج اُس کا اور غازیان کا نکاح تھا جو شاہ احمد کے گھر میں ہی منعقد کیا گیا تھا

زلفہ فالیشہ اور زیان کے ہمراہ اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی۔ جہاں کبھی وہ اور دادی بیٹھا کرتے تھے یا شاید زلفہ اور یاسع۔

اُسے دادی شدت سے یاد آ رہی تھیں۔ کچھ لوگ کتنی جلدی دنیا سے چلے جاتے ہیں نہ۔

اُس نے شادی کے لیے ہلکی گلابی فراک مخصوص کی تھی۔ جس میں اُس کی زیتونی رنگت دمکتی محسوس ہو رہی تھی۔ آنکھیں آج بھی ویسی ہی تھیں ایک نیلی تو دوسری سبز۔ آج اُس نے لینس نہیں لگائے تھے اپنے آپ کو اوّن کرنا ہی ہے تو کیوں نہ انسان مکمل طور پر کرے۔ فالیشہ آج اُس کی میک اپ آرٹسٹ بنی تھی

دروازے کا لاک مڑا اور اگلے ہی لمحے دروازہ کھل گیا۔ نعیمہ سر جھکاتی اندر داخل ہوئیں۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتیں زلفہ تک آ کر رکیں۔ اُن کی آمد پر فالیشہ میک اپ چھوڑ کر زیان کے ساتھ جا بیٹھی

"ماما کوئی کام تھا آپ کو"

"نہیں بس تُمہیں دیکھنے آئی تھی" چند لمحے وہ اُسے یاسیت سے دیکھتی رہیں اور پھر دھیمے لہجے میں بولیں

"زلفہ میں اپنے ہر اُس عمل پر شرمندہ ہو جب میں نے تمہاری ساتھ زیادتی کی"

وہ روتی ہوئیں اُس کے پیروں میں گرنے لگیں

"ماما اٹھیں آپ یہ کیا کر رہی ہیں" زلفہ نے جھک کر انہیں اٹھایا۔

اُن کا یہ پچھتاوا زلفہ کو اُس کا بچپن تو نہیں لوٹا سکتا تھا نہ

"ماما مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں۔ وہ میری قسمت تھی۔ آپ بس اپنا اور بابا کا خیال رکھا کریں" زلفہ دل پر پتھر رکھ کر بولی. نعیمہ سے پوچھنے کے لیے ہزار سوال تھے۔ کروڑوں شکایتیں تھیں۔ مگر اُسے سمجھ آ گیا تھا جس کے لیے دل میں جگہ نہ ہو تو پھر اُس کے لیے کہیں بھی جگہ نہیں ہوتی۔

نعیمہ نے اٹھ کر اُسے گلے سے لگایا زلفہ شل رہ گئی۔ زندگی میں پہلی بار آج اُس کی ماں نے اُسے گلے سے لگالیا۔ دل سے مسلسل بس ایک ہی آواز آ رہی تھی "ماں کی محبت سے محروم انسان دشمن کو بھی نہ دکھائے"

"ماما میں نے آپ کے لیے نوکرانی کا انتظام کر دیا ہے" وہ نعیمہ کے سخت ہاتھ دیکھ کر بولی

"اور بابا سے بھی کہیں انہیں کام کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں پیسے بھیجتی تو ہوں"

"خوش رہو بیٹا۔ تُمہیں غازیان سے ہر وہ خوشی ملے جو یاسع تُمہیں نہیں دے سکا" وہ آنسو صاف کرتی اُسے دعا دے کر واپس چلی گئیں۔

یاسع کے نام پر زلفہ نے ایک لمبی آہ بھری۔ نہ جانے یاسع اور لئیہہ کیسے ہوں گے کہاں ہوں گے اُس کے ذہن میں خیال آیا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ مکمل تیار شاہ احمد کے ہمراہ صوفے پر بیٹھی تھی سامنے غازیان اور اُس کی والدہ تھیں۔ بیچ میں قاضی صاحب بیٹھے تھے۔ قاضی نے شاہ احمد سے اجازت لیتے ہوئے نکاح پڑھوانا شروع کیا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"زلفہ شاہ ولد شاہ احمد کیا آپ کو اپنا نکاح غازیان ظفر ولد ظفر ابراہیم سے بعوض چار لاکھ حق مہر سکّہ رائج الوقت قبول ہے" زلفہ نے بولنے کے لیے لب کھولے اُسے وہ پہلا نکاح یاد آیا جہاں سامنے یاسع بیٹھا تھا۔ فالیشہ پہلے کی طرح اُس کے پاس ہی تھی۔ اُس کی آنکھیں نہ چاہتے ہوئے بھی نم ہوئیں

لمحے گزر رہے تھے۔ سب کو زلفہ کی آواز کا انتظار تھا

"قبول ہے" زلفہ کی دبی دبی آواز نمودار ہوئی

تین بار کلمات ادا ہوئے اور پھر دستخط کروا کر قاضی صاحب غازیان کی جانب جا بیٹھے

زلفہ شل سی بیٹھی رہی اُس کی جذباتی کیفیت اس وقت بس وہ ہی جان سکتی تھی

دوسری جانب بھی نکاح مکمل ہوا تو کمرے میں بیٹھے تمام افراد ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگے۔ دوڑ بیٹھا غازیان زلفہ کے برابر میں آبیٹھا۔ نرمی سے جالی دار دوپٹے کا گھونگھٹ اٹھایا پھر اُس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرا اور محبت سے اُس کا ماتھا چوما۔ ساتھ ہی ایک ہیرے کی انگوٹھی اُس کی انگلیوں کے حوالے کر دی

غازیان کے لمس میں محبت تھی، فکر، اعتماد یا اپنائیت زلفہ کے لیے فرق کرنا مشکل تھا ۔ محبت سچی ہو تو سالوں بعد بھی مل جاتی ہے

چند گھنٹوں بعد رخصتی کی رسم سے فارغ ہو کر وہ غازیان کے ہمراہ ہوٹل میں آ گئی۔ فالیشہ اور زیان بھی اس ہی ہوٹل میں تھے۔ ہوٹل میں دو دن کی رہائش کے بعد اُن چاروں کو واپس کوریا جانا تھا۔ غازیان اپنا بزنس آہستہ آہستہ کوریا میں شفٹ کر رہا تھا

آئینے کے سامنے کھڑی زلفہ تھوڑی دیر پہلے ہی لباس تبدیل کر کے آئی تھی اور اب میک اپ اُتار رہی تھی۔ بال اب بھی روکھے اور بے جان تھے۔ خود میں مگن اُسے آئینے میں غازیان کا عکس دکھائی دیا اس کے ہاتھ میں ایک مخمل کی ڈبی بھی تھی۔ وہ پیچھے بیٹھا اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔ زلفہ واپس خود میں مگن ہو گئی۔ میک اپ اتارنے کے بعد ظالمانہ انداز میں اپنے بال جوڑے کی شکل میں باندھتی وہ غازیان کی آواز پر رکی

"زلفہ آؤ تمہارے بالوں میں تیل لگا دوں" وہ مسکراتا ہوا ہاتھ میں تیل کی بوتل تھامے اُسے افر کر رہا تھا

زلفہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اُس کے برابر میں صوفے پر جا بیٹھی

غازیان نرمی سے اُس کے بالوں میں تیل لگانے لگا۔ زلفہ کے بال جو کبھی کسی نے نہ بنائے آج اُن کو بھی اپنا آشیانہ مل گیا تھا آج اُسے کوئی بال بنانے والے مل گیا تھا

اُس کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے اپنے انسوں کو روکنے میں ناکام وہ سسکیاں لینے لگی

اُس کی سسکیاں سن کر مالش کرتے غازیان کے ہاتھ رکے۔ اُس نے ڈرتے ڈرتے زلفہ کو اپنی جانب موڑا۔ نرمی سے اُس کے آنسوں صاف کیے۔ غازیان کے ہاتھ لگاتے ہی اُس نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا۔ غازیان کچھ کہہ رہا تھا۔ کچھ پوچھ رہا تھا۔ زلفہ سن نہیں رہی تھی

وہ روتے روتے صوفے پر بیٹھی ذرا آگے کو آئی اور آہستگی سے بازو اُس کے گرد پھیلائے ۔غازیان نے بھی آگے بڑھ کر اُسے اپنے حصار میں لیا۔ اور اُس کے گرد دائرہ مضبوط کر لیا۔ زلفہ نے سر اُس کے سینے پر رکھ دیا

وہ آہستہ سے اُس کے بالوں پر ہاتھ پھیر تا وقفے وقفے سے اُس کے بالوں کو چوم رہا تھا۔

زلفہ اب بھی رو رہی تھی۔غازیان کے اتنا قریب آج وہ زندگی میں پہلی بار تھی۔زلفہ نے نوٹ کیا تھا کہ وہ آج بھی وہی پرفیوم لگاتا ہے جو دس سال پہلے لگایا کرتا تھا۔یہ مہک زلفہ کو جنت کی مہک کی مانند لگی.

زلفہ کو آج وہ سہارا مل گیا تھا جو وہ زندگی بھر ڈھونڈتی آئی تھی۔کتنے سال اُس نے کبھی یاسع کی ٹھوکریں کھائیں تو کبھی اپنی ماں کی۔کبھی کسی نے اُس کے رونے پر اُسے گلے نہیں لگایا۔وجہ نہیں پوچھی۔مگر آج تو صرف ایک آنسوں بہانے پر اس شخص نے اُسے گلے لگایا تھا وجہ پوچھی تھی۔زلفہ کو اُس کا پسندیدہ شخص مل کر بھی نہ ملا تھا مگر جو اب ملا تھا وہ کسی نعمت کی مانند تھا

"میں تمہاری آنکھوں میں آنسوں نہیں دیکھ سکتا زلفہ"زلفہ کے خود سے الگ ہونے پر وہ اپنے ہاتھ کا انگوٹھا محبت سے اُس کی ٹھوڑی پر پھیرتا بولا

"تُمہیں میری آنکھیں پسند ہیں"معصومیت سے سوال پوچھا گیا

مجھ سے پہلی سی محبت میرے محبوب نہ مانگ

میں نے سمجھا تھا تو ہے تو ہے درخشاں ہے حیات

تیرا غم ہے تو غم دیر کا جھگڑا کیا ہے

تیری صورت سے ہے عالم میں بہاروں کو ثبات

تیری آنکھوں کے سوا اُس دنیا میں رکھا ہی کیا ہے

"مجھے تم سر تا پیر پوری کی پوری پسند ہو" وہ بھوری آنکھیں دو رنگ کی آنکھوں میں ڈالے بولا

ہلکی پھلکی باتوں کے بعد غازیان نے آہستگی سے اُس کے پیر اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیے

زلفہ جھینپی "نہ۔۔"

"رکھ لو تم تھک گئی ہو گی" وہ اُس سے باتیں کرتا اُس کے پیر کی پایل سے کھیلنے لگا۔ یہ پایل

فالیشہ نے اُسے زبردستی پہنائی تھی

اس نے زلفہ کی پشت اپنی جانب کر کے وہ مخمل کی ڈبی کھولی. اور اس میں موجود چیز اس

کی گردن کی ہڈی کی نظر کر دی. زلفہ نے اپنی گردن پر چمکتے ہوئے اس ہیرے کو حیرانی

Clubb of Quality Content

سے دیکھا. سفید ہی چین میں ایک سفید ہیرہ جھول رہا تھا. یہ کوئی معمولی برانڈ کا نیکلیس نہیں تھا یہ تو cartier کا معروف ڈیزائن تھا

"غازیان یہ"

"تمھیں پسند ہے نا یہ برانڈ میں جانتا تھا" وہ یہ بھی جانتا تھا کہ زلفہ کو زیادہ بھاری زیورات نہیں پسند. اس لیے ایک نہایت ہی سادہ ڈیزائن لے آیا

"تم مجھے انگھوٹی دے چکے تھے تو پھر یہ نیکلیس؟"

"ایک نکاح کا گفٹ ہے اور دوسرا منہ دکھائی کا" زلفہ مسکراہ کر رہ گئی

"زلفہ اب بھی ہلکی پھلکی باتیں کر رہی تھی۔ اگر زلفہ بولتی رہے تو غازیان بغیر تھکے زندگی بھر اُسے سن سکتا ہے۔ ارد گرد موجود ہر چیز اُس بات کا اعتراف کر رہی تھی

زلفہ کے خاموش ہونے پر وہ اُس کے پیر اپنی گود سے اٹھاتا کھڑا ہونے لگا۔ زلفہ نے اُس کو ناسمجھی سے دیکھا اور پھر پوچھا

"کہاں جا رہے ہو"

"نوافل آدا کرنے" وہ کہتے ہوئے غسل خانے میں چلا گیا

زلفہ بس اُسے دیکھتی رہی۔ نوافل تو اُسے بھی آدا کرنے چاہیے تھے مگر اس نے تو کئی سالوں سے نماز اور قرآن کو ہاتھ ہی نہیں لگایا تھا۔۔ وہ کیسے۔۔

وضو بنانے کے بعد اب غازیان جائے نماز بچھانے لگا

وہ اُسے دیکھتی رہی۔ وہ اب سجدے میں جھک رہا تھا۔ وہ سجدے میں جھکتا حسین لگ رہا تھا ۔ زلفہ کو اس بات کا احساس ہوا۔ یہیں بیٹھے اُس نے عظم کیا کے وہ غازیان سے نماز سیکھے گی۔

غازیان نماز ختم کر کے اٹھنے لگا۔ زلفہ اب بھی اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔ وہ زلفہ کے ہی برابر والے صوفے پر آبیٹھا

"زلفہ تم تھک گئی ہو گی تھوڑا آرام کر لو"

"غازیان تم مجھے نماز سکھا سکتے ہو" وہ ندامت سے بولی

غازیان نے اُسے جج نہ کیا اور چونکہ عورتوں کی نماز میں سجدہ کرنے اور بیٹھنے کا طریقہ مردوں سے مختلف ہوتا ہے۔ اس کی بناء پر غازیان نے نماز کا طریقہ سیکھنے کے لیے ایک ایپ اُسے لگا کر دے دی۔

زلفہ کے لب بے ساختہ ہلے۔ وہ اتنے سالوں بعد بھی یہ ایک آیت نہیں بھولی تھی۔

اور بے شک۔ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

✷✷✷

دروازے سے جھانک کر اندر دیکھو تو بیڈ پر موجود دو لوگ نظر آئیں گے. ایک بیزار سا اپنے موبائل میں مگن تھا. دوسرا آنکھوں میں یاسیت سے اسے دیکھ رہا تھا

"یاسع ہم کل بے بی کی شوپنگ کے لیے چلیں" لئیہہ نے آرام سے پوچھا

"کل نہیں میرے پاس ٹائم نہیں ہے"

"مگر مجھے تو کل ہی جانا ہے" اس نے ضد کی

"ضد مت کرو. میں کل ویسے بھی اسلام آباد جا رہا ہوں"

"ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ جاؤں گی"

"ایسی کوئی کہانی نہیں ہے. تم گھر میں رہو گی"

"یاسع"

"میں یہ بات دوبارہ نہیں دہراؤں گا" وہ اس بار سخت لہجے میں بولا

لئیہہ خاموش ہو گئی. وہ نہیں چاہتی تھی کہ یاسع ایک بار پھر اس پر ہاتھ اٹھائے

"میرا کچھ اچھا کھانے کو دل کر رہا ہے"

یاسع سننے کے باوجود بھی خاموش رہا

"یاسع"

"یار تمہاری پرابلم کیا ہے. کیوں میرا سکون برباد کیا ہوا ہے"

"یاسع میں تمہارے بچے کی ماں...."وہ بولتے بولتے یاسع کے بولنے پر رکی

"کیا بچہ، بچہ لگا رکھا ہے. میرا دماغ خراب کر دیا ہے تم نے. اٹھو ابھی کے ابھی اٹھو اور نکلو کمرے سے"وہ بیڈ سے اٹھا اور معمول سے بلند آواز میں بولا

"یاسع میں کہاں"

"لئیہہ باہر جاؤ..ابھی کے ابھی"لئیہہ کے نا اٹھنے پر اس نے لئیہہ کا ہاتھ تھاما اور اسے بے دردی سے اپنے ساتھ لے جانے گا. لئیہہ روتے روتے اس سے اپنا ہاتھ چھڑوانے لگی

"لئیہہ اگر تم مار کھانا نہیں چاہتی تو عزت سے باہر نکل جاؤ"اس نے لئیہہ کو باہر نکال کر پوری طاقت سے دروازہ بند کر دیا

پیچھے لئیہہ روتے روتے دروازے سے ٹیک لگا کر نیچے بیٹھتی چلی گئی. آنسوں بہے جا رہے تھے یوں کے کبھی رکیں گے ہی نہیں یا شاید وہ بھی سہہ سہہ کر تھک چکے تھے. ارد گرد موجود ہر چیز نے دکھ سے لئیہہ کو دیکھا.

اسے روتے روتے ذوالکفل یاد آیا.. کیا آگر آج یہاں ذوالکفل ہوتا تو وہ بھی یوں ہی کرتا ؟.. نہیں. لئیہہ نے خود کو یقین دلایا. دل میں پچھتاوے اور دکھ کی لہر دوڑ گئی۔ پچھتاوا اور مایوسی نے لئیہہ کو ڈھانپ لیا تھا

"مجھے معاف کر دو ذوالکفل" اس نے سسکیوں کے درمیان چند الفاظ ادا کیے اور پھر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ ایک غلط انتخاب پوری زندگی تباہ کر سکتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

✷✷✷

"غازیان ایک بات پوچھنی تھی" صوفے پر بیٹھی زلفہ قرآن ہاتھوں میں تھامے بولی

"کہو میں سن رہا ہوں"

"تم نے مجھے ایپ کیوں لگا کر دی تم مجھے خود بھی تو سکھا سکتے تھے"

"زلفہ بات سنو" وہ زلفہ کے قریب آ بیٹھا

"عورتوں کی نماز میں سجدہ کرنے اور بیٹھنے کا طریقہ الگ ہوتا ہے"

"کیوں"

"دیکھو زلفہ عورت کے معنٰی ہیں چھپانے کی چیز. اور اگر عورت مرد کی طرح سجدہ کرے گی تو اس سے اس کا سطر واضح ہو گا. اس لیے عورت کو سمٹ کر سجدہ کرنے کی تاکید کی گئی ہے"

"المومنین حضرت عائشہ رضی تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں "جب عورت سجدہ میں جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے پیچھے کی جانب بیٹھے اور ایک طرف جھکے اور اپنی رانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے رکھے" (مصنف ابن ابو شہاب ۳۰۲/احدیث ۲۷۷۳)

"المومنین نے تمام چیزیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھیں اور پھر ہمیں سکھائیں. کیا اب بھی کوئی گنجائش باقی ہے "غازیان کی بات پر زلفہ نے فوراً نا میں گردن ہلائی پھر سر اس کے کاندھے پر رکھ دیا. غازیان نے نرمی سے اس کا ماتھا چوما

"تم نے مخارج سے قرآن پاک پڑھا ہے نہ "زلفہ اس سے الگ ہوتی بولی

"ہمم"

"تم مجھے سکھا سکتے ہو؟"وہ آنکھوں میں معصومیت لئے بولی

"بلکل"وہ صوفے سے اٹھنے لگا

"تم اتنے اچھے کیوں ہو"زلفہ کی آواز اس کے پیروں میں زنجیر بنی

"کیوں کے مجھے تم جیسی اچھی بیوی ملی ہے"وہ پیچھے مڑ کر بولا

"اور اگر اچھی بیوی نہیں ملتی تو"وہ شرارت سے بولی

"مجھے تم نہیں ملتیں تو میں شادی ہی نہیں کرتا"وہ واپس صوفے پر بیٹھتا زلفہ کو لاجواب کر گیا۔وہ بس تسکین بھری نگاہوں سے اسے تکنے لگی

آس پاس رکھی چیزیں غازیان کو جوروں کا غلام کا ٹیگ دے چکی تھیں

"آج زیادہ اچھا لگ رہا ہوں"وہ اپنے کام میں مصروف بولا

"مطلب"

"تم دیکھ رہی ہو نہ اس لیے پوچھ رہا ہوں"

زلفہ نے کچھ کہنے کے بجائے نظریں پھیر لیں

غازیان نے اپنا لیپ ٹاپ ایک جانب رکھا اور زلفہ کا چہرہ ہاتھوں میں بھر کر اپنی جانب کیا.

ساتھ ہی وہ مسکرایا مسکراتے ہوئے اس کے گال میں گڑھا واضح ہوا

زلفہ اب بھی خاموش رہی. وہ نرمی سے آگے آیا اور اس کی دونوں آنکھوں کو باری باری چوما

. زلفہ کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا.

"میری خوش نصیبی ہے کہ یہ آنکھیں مجھے دیکھتی ہیں" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے

بولا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

✷✷✷

چند سالوں بعد

صبح کی نہ ہونے والی دھوپ سیؤل کی عالیشان عمارتوں پر چھائی تھی. وہ اپنی الماری میں منہ ڈالے کھڑی بچوں کے کپڑے نکال رہی تھی. وہ ایک سوٹ نکال کر پیچھے مڑی اور سامنے بیٹھے بچوں اور ان کے باپ کی جانب دیکھا

دو سالہ بھرے بھرے گالوں والے بچے اسے ہی دیکھ رہے تھے. وہ دونوں ٹوئنز تھے.

شادی کے چار سالوں بعد زلفہ اور غازیان کو اولاد کی نعمت ملی تھی

"غازیان دیکھو یہ ماوی پر اچھا لگے گا یا شیث پر یا دونوں کو سیم پہناؤں" وہ پیلے رنگ کی سینڈو کی جانب اشعارہ کرتی بولی

"دونوں کو سیم پہناؤ" غازیان نے اس کا مسئلہ حل کیا

غازیان کے کہنے پر زلفہ دو ہم رنگ سوٹ ہاتھ میں لیے بچوں تک آئی ان کے قریب آتے ہی دو مختلف آنکھوں والا بچا باپ کو چھوڑ کر اس تک آیا. اس کے بچوں کو پیدائشی ہیڑو کرومیا تھا. جس کے باعث شیث کی ایک آنکھ سبز اور دوسری بھوری تھی.

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بھائی کے ماں کے پاس جانے پر بچی نے بھی سر اٹھا کر ماں کو دیکھا. اس بچی کی ایک آنکھ نیلی اور دوسری بھوری تھی. ان بچوں نے آنکھیں اپنے ماں باپ دونوں سے چرائی تھی. ہاں یہ کہنا مناسب ہے

"ماما کا بیٹا آ گیا" زلفہ اسے بہلا کر کپڑے پہنانے لگی. بچوں کو نہلانے کا کام غازیان پہلے ہی کر چکا تھا

شیث کا نام زلفہ نے رکھا تھا اور ماوی کا غازیان نے. غازیان نے یہ نام اپنی مرحوم بہن کے نام پر رکھا تھا. غازیان کا اس سے چھوٹا ایک ہی بھائی تھا اور ایک بہن تھی جو کے بچپن میں ہی وفات پا گئی تھی

"ماوی آپ بھی آجاؤ" زلفہ نے بیٹی کے گرد ہاتھ پھیلائے

"نہیں بابا" بچی نے توڑ توڑ کر الفاظ ادا کیے. وہ اپنے بھائی سے چار منٹ چھوٹی تھی اس کی عادات بلکل غازیان جیسی تھیں. کم گو. اپنے کام سے کام رکھنے والی.

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور محبت بھی اسے باپ سے ہی زیادہ تھی. اس کے نکوش کافی حد تک لئیہہ جیسے تھے وہی بڑی بڑی آنکھیں. دودھیا رنگت. مگر زلفہ نے غور کیا تھا وہ ضدی بھی بلکل لئیہہ کی طرح تھی.

وہ غازیان کے ساتھ رہتی. اس کے ہاتھ سے کھانا کھاتی اور بعض دفع تو زلفہ اور غازیان کو ساتھ بیٹھا دیکھ کر چڑ کر بیچ میں آ کر بیٹھ جاتی. زلفہ اور غازیان اس کی اِس حرکت پر ہنس کر رہ جاتے

زلفہ نے ماوی کو زبردستی کپڑے پہنا کر دوبارہ شیث کو گود میں اٹھالیا. وہ بچہ اپنے باپ کا پرتو تھا بلکل غازیان کی کاربن کاپی مگر مزاج زلفہ جیسا. بچپن سے ہی ذمہدار اپنی چیزیں خود سے چار منٹ چھوٹی بہن کے لیے قربان کر دینے والا. شیث اسے کھانے پینے میں پریشان نہ کرتا کیوں کے اس کی بہن اس کام کے لیے کافی تھی. جب بھی بچوں کے کھانے کا وقت ہوتا. ان کے اپارٹمنٹ سے آنی والی آوازیں پوری بلڈنگ میں گونج رہی ہوتیں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

✷✷✷

پہاڑوں کی فضا میں اڑتے ہوئے پرندوں کی نظر سے دیکھو تو تمہیں چار لوگ پہاڑ کے ایک کونے میں بیٹھے نظر آئیں گیں. زلفہ اور غازیان یہاں فالیشہ اور زیان کے ساتھ گرمیوں کی پکنک کے لیے آئے تھے.

زیان اور فالیشہ کا ایک بیٹا تھا. میران جو عمر میں چار سال کا تھا. ہاں مگر اس چار سالہ نے سب کے ناک میں دم کر رکھا تھا. مجال ہے جو میران ٹِک کر بیٹھ جائے. فالیشہ اور زیان اس کی شرارتوں پر ایک دوسرے کو الزام دیتے رہتے. فالیشہ کا کہنا تھا وہ زیان پر گیا ہے اور زیان بیچارے کو یہ بات قبول کرنی پڑتی تھی. بیوی سے ڈرتا جو تھا

وہ شرارتی بچا اب بھی کود رہا تھا

"میران بیٹا ادھر آؤ" زلفہ نے اسے نرمی سے اپنے پاس بٹھایا

"جی خالہ" وہ بچہ کچھ بھی تھا بد تمیز نہیں تھا

"آپ خالہ کے پیارے گڈے ہو نہ"

"جی"ساتھ ہی آنکھیں پٹپٹائیں

"تو آپ ایسے بھاگو نہیں. گر گئے تو لگ جائے گی. آپ ادھر شیث اور ماوی کے ساتھ بیٹھ کر کھیلو"زلفہ کے کہنے پر وہ خاموشی سے اس کے برابر میں بیٹھ گیا.

زلفہ نے بچوں کو ایک کونے میں بٹھادیا. میران سربراہ کی طرح ان کے بیچ میں آبیٹھا

"اتنا پیارا ہے میرا میران تم دونوں فضول میں بچے کی برائیاں کرتے رہتے ہو"زلفہ فالیشہ سے مخاطب ہوئی

"مجھے لگتا ہے میرے بیٹے میں کچھ منٹوں کے لیے میری روح آگئی ہے"زیان فالیشہ کو دیکھتا بولا. اس کی فالیشہ کو ستانے کی عادت آج بھی پہلے جیسی تھی

"ہمم بس میں ہی تو ایک بری انسان ہوں یہاں"فالیشہ تپ ہی تو گئی.

Clubb of Quality Content

"اچھا ہے تمھیں معلوم ہے کہ تم بری ہو مگر پھر بھی میری پسندیدہ ہو" وہ شرارتی انداز میں بولا. اس کے کہنے پر فالیشہ نے ایک زوردار مکا اس کی کمر میں جکڑ دیا

"آہ تمہارا یہ ظالمانہ انداز محبت" وہی فلمی انداز. غازیان اور زلفہ انہیں دیکھ کر ہنس دیے

"پاگل کہیں کے" غازیان اس سب میں پہلی بار بولا

"چھوڑو انہیں تم کھانا کھاؤ. ان کا تو روز کا ہے" زلفہ کہہ کر زرواپس اپنا سینڈوچ کھانے لگی

✶✶✶

نیویارک کی ایک عالیشان عمارت میں رہاش پزیر وہ اپنے کمرے میں موجود ایک ٹیبل پر بیٹھا تھا. سامنے ہی موبائل بھی رکھا تھا. کیا کوئی وڈیو ریکارڈ ہونے والی تھی. کہیں ذوالکفل کونٹینٹ کریٹر تو نہیں بن گیا.... نہیں نہیں.

وہ یہاں اپنے دکھ ریکارڈ کرنے بیٹھا تھا

"میں اسے آج بھی یاد کرتا ہوں. مجھے سے سب سے زیادہ پوچھے جانے والا سوال تم نے اب تک شادی کیوں نہیں کی. اب ہر ایک کو کیسے بیان کیا جائے کے ایک لڑکی ہے جس

سے ناچاہتے ہوئے بھی نفرت نہیں ہوتی. اس کی محبت کی زنجیریں کسی اور کو دیکھنے نہیں دیتیں" آنکھیں ہلکی نم ہونے لگیں. دنیا میں کوئی تو ایسی شہ ہوتی جو دل سے محبت ختم کر دیتی. اس نے ایک گہری سانس لی اور پھر بولا

"میں نے سنا تھا من پسند انسان دھوکہ دے تو محبت ختم ہو جاتی ہے. مگر محبت تو نہ کبھی ختم ہوتی ہے اور نہ ہی کبھی انسان کو اپنے طلسم سے آزاد کرتی ہے. میرے دل میں اس کا انتظار نہیں ہے مگر اس کا خیال ذہن سے جاتا نہیں ہے. تم نے تو مجھے واقعی تباہ کر دیا لئیہہ."

ذوالکفل سے مزید الفاظ ادا نہ ہوئے تو اس نے ریکارڈنگ بند کر دی

وہ اٹھ کھڑا ہوا. وہ چند سالوں پہلے ہی نیویارک آیا تھا. وہ سب کچھ پیچھے چھوڑ تو آیا تھا مگر لئیہہ کی محبت نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے ساتھ آ گئی تھی.

رنجش ہی سہی دل ہی دکھانے کے لیے آ

آ پھر سے مجھے چھوڑ کے جانے کے لیے آ

کس کس کو بتائیں گے جدائی کا سبب ہم

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تو مجھ سے خفا ہے تو زمانے کے لیے آ

اب تک دل خوش فہم کو تجھ سے ہیں امیدیں

یہ آخری شمعیں بھی بجھانے کے لیے آ

اس نے نم آنکھوں کے ساتھ غزل پڑھی اور بے دردی سے آنکھیں صاف کیں. اسے لگتا تھا وہ سنبھال جائے گا. غلط لگتا تھا. ذوالکفل وارث پر سکون تھا مگر اندر کہیں بے چین بھی.

✶✶✶

"مجھے پیسے دو" لئیہہ چیخ کر بولی

"نہیں ہیں کہاں سے دوں" یاسع مزید چیخ کر بولا. اس کا کاروبار ٹھپ ہو گیا تھا اور رہی صحیح کسر اس کی نشے کی لت نے پوری کر دی تھی

لئیہہ اور یاسع مزید لڑنے لگے. کمرے کے دروزے سے چھپ کر دیکھتا چھ سالہ ظارف مزید ڈر گیا. وہ بچہ پری میچور تھا.

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے جب سے ہوش سنبھالا تھا زیادہ تر والدین کے جھگڑے ہی دیکھے تھے. دروازے کے قریب بیٹھا وہ بچہ بے آواز آواز رونے لگا. وہ دونوں اپنے مسائل میں اسے ذہنی مریض بنا رہے تھے. اس چھ سالہ بچے کا کیا قصور تھا. ایک اور انسان کا بچپن ڈراؤنا خواب بننے جا رہا تھا. محبت سے محروم آسیب نما بچپن

ماں باپ کے جھگڑے صرف زندگی تباہ نہیں کرتے گھر کا ماحول بھی خراب کر دیتے ہیں. ایسے ماحول میں پلنے والے بچے صرف ذہنی مریض نہیں بنتے وہ اندر سے ٹوٹ جاتے ہیں اتنے کے کوئی انہیں جوڑ نہ سکے. کیا ان بچوں کا بچپن پر کوئی حق نہیں ہوتا.

ان کا دل نہیں کرتا کہ وہ بھی ایک پر سکون ماحول میں زندگی گزاریں جیسے عام بچے گزارتے ہیں.

ظارف نے روتے ہوئے آنکھیں صاف کیں. ایک نئی عفریت خود کو سنبھالنا سیکھ رہی تھی

✷✷✷

وادی مہران کے دروازے سکھر کی ہوائیں آج بھی ویسی ہی تھیں ٹھنڈی ہواؤں والی دریا کو چومتی. جو انسانی جسم کو چھوتی ہیں تو لگتا ہے دنیا میں کوئی غم ہی نہیں. وہی بہتا دریا. وہی ڈالفن، وہی سکھر بیراج کچھ بھی تو نہیں بدلہ تھا بس وقت پر لگا کر آگے بڑھ گیا تھا

شام کے اس وقت ایک شخص یونیفورم میں ملبوس اپنی پانچ سالہ بچی کے پیچھے بھاگ رہا تھا . تھوڑی دیر بعد وہ بالا آخر تھک ہار کر اب لان کی گھاس میں آبیٹھا

"زروہ بابا پاس آؤ" ارحان نے اسے اپنی جانب بلایا. وہ تھوڑی دیر پہلے ہی تھانے سے آیا تھا. وہ اب انسپکٹر سے اے ایس پی کے درجے پر فائز تھا اس لیے زیادہ تر مصروف ہی رہتا.

بچی بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی اور اس سے لپٹ گئی. ارحان نے باری باری اس کے دونوں گال چومے

"بابا میں بھی بڑی ہو کر آپ کی طرح پولیس آفیسر بنوں گی" زروہ اس کی داڑھی پر ہاتھ پھیرتی بولی

ان دونوں باپ بیٹی کی باتوں کے درمیان ہاتھوں میں چائے کا کپ تھامے اروہ بھی لان میں آ بیٹھی

"اگر آپ پولیس آفیسر بنو گی تو ماما کی طرح سیاستدان کون بنے گا؟"اس نے کہتے ہوئے چائے کا کپ ارحان کے ہاتھ میں تھمادیا

"ماما سیاستدان آنے والا بھائی بن جائے گا"وہ اروہ کی گود کی جانب اشعارہ کرتی بولی. اروہ سات ماہ کی حاملہ تھی اس لیے آج کل آفس کم ہی جاتی.

"ادھر آؤ زروہ زیادہ چالاک ہو رہی ہو"اروہ ہنستی ہنستی بولی. ارحان بھی زور سے ہنسنے لگا

"دیکھ رہے ہو کیسا دماغ چل رہا ہے تمہاری لاڈلی کا"

"ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہے میری بیٹی میری طرح پولیس والی بنے گی. ویسے بھی سیاستدان مکار ہوتے ہیں"وہ آخری جملہ شرارت سے بولا

"اپنے بارے میں کیا خیال ہے. رشوت خور پولیس والے"اروہ سلگ کر بولی

اروہ کے دبے دبے غصے پر ارحان زور سے ہنسنے لگا اور نرمی سے اس کا سر اپنے کندھے پر رکھ دیا۔ اس کی گرفت میں آج بھی محبت اور تحفظ کا احساس تھا۔

وہ آج بھی اس کی پسندیدہ عورت تھی

✶✶✶

رات گہری ہوتی جا رہی تھی۔ مئی کا مہینہ تھا۔ سیؤل میں گرمی نہ ہونے کے برابر تھی۔ زلفہ ہلکی چادر خود پر ڈالے بیٹھی تھی کہ غازیان کافی کے دو مگ تھامے اس کے برابر میں آ بیٹھا۔ اس نے ایک مگ زلفہ کے ہاتھ میں تھما دیا

"ماوی سو گئی"

"ہاں"

"بچے کتنی جلدی بڑے ہو رہے ہیں نہ۔ ابھی کل کی بات تھی ہم ان کے پیدائش کے کپڑوں کی شوپنگ کر رہے تھے" زلفہ خواب کی کیفیت میں بولی

"وقت گزرتا جا رہا ہے مگر کچھ اب بھی پہلے جیسا ہے"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا" زلفہ نے اسے آنکھیں جھپکا کر دیکھا

"میری تمہارے لیے محبت" اس نے اپنا بازو زلفہ کی طرف مائل کیا. انہیں ساتھ بیٹھا دیکھ کر چاند نے ان کی نظر اتاری

وہ زلفہ کو لاجواب کر گیا. آج کتنے دنوں بعد غازیان نے اظہار محبت کیا تھا. زلفہ کو اندر تک سکون اترتا محسوس ہوا. وہ بولتا نہیں تھا سحر پھونکتا تھا. اس کو اپنے چھ سال پہلے کیے فیصلے پر کوئی پچھتاوا نہیں تھا. شادی کے ان چھ سالوں میں وہ اور زلفہ پانچ ممالک کی سیر کر چکے تھے. cartier کا کوئی ایسا نیا ڈیزائن نہیں تھا جو زلفہ کے پاس نہ ہو.

اسے تکتے ہوئے زلفہ کی آنکھیں نم ہونے لگیں. کیوں تھا وہ اتنا اچھا.. غازیان نے اسے روتا دیکھ کر کافی کا کپ ایک کونے میں رکھا اور محبت سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا. نرمی سے اس کے آنسوں صاف کیے

"میں تمہاری آنکھوں میں آنسوں نہیں دیکھ سکتا زلفہ"

"غازیان ظفر ابراہیم ایسا کیوں نہیں کر سکتا"

"کیوں کے زلفہ شاہ غازیان ظفر کی پہلی اور آخری محبت ہے" بھوری آنکھیں دور نگ کی آنکھوں کو محبت سے دیکھ رہی تھیں

زلفہ نے تھوڑا آگے آکر سر اس کے سینے پر رکھ دیا. وہ لمس آج بھی ویسا ہی تھا محبت اور اپنائیت سے بھرپور. زلفہ کا آشیانہ....

✶✶✶

تمت بالخیر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842